روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	04:57
طلوع آفتاب	06:15
زوال آفتاب	12:44
غروب آفتاب	07:13

آج کی حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم جنت میں نہیں جا سکتے تا وقتیکہ پورے مومن نہ ہو جاؤ (اور تمہاری زندگی ایمان والی زندگی نہ ہو جائے) اور یہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ تم میں باہم محبت نہ ہو جائے، کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے (وہ یہ ہے کہ) آپس میں سلام کو خوب پھیلاؤ۔'' (مسلم)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 221, Tuesday- 11 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08
جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۲۱ ۞ منگل، ۱۱؍اگست، ۲۰۲۶ء، ۲۷؍صفرالمظفر ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴؍روپے، صفحات:۸

سپریم کورٹ نے سی بی آئی، این آئی اے کے زیر تفتیش

منی پور تشدد کے معاملات کیلئے عدالتوں کا مطالبہ کیا

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے پیر، 10 اگست کو منی پور اور آسام حکومتوں اور دیگر سے کہا کہ وہ منی پور میں 2023 کے نسلی تشدد سے پیدا ہونے والے سی بی آئی اور این آئی اے کے مقدمات کی خصوصی طور پر سماعت کے لیے دو خصوصی ٹرائل کورٹس کے قیام پر غور کریں۔ منی پور میں نسلی تشدد سے پیدا ہونے والے معاملات کی تحقیقات کی صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے، چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جویمالیہ باگچی اور وی موہنا پر مشتمل بنچ نے حکام کو ان مقدمات کی تفصیلات مرتب کرنے کی بھی ہدایت دی جن میں چارج شیٹ داخل کی گئی ہیں تاکہ متاثرین، ان کے اہل خانہ اور قانونی مشیر متعلقہ ریکارڈ تک رسائی حاصل کرسکیں۔ بنچ نے متعلقہ ہائی کورٹ کے رجسٹرار جنرل کو بھی ہدایت کی کہ وہ اگلی سماعت کی تاریخ سے پہلے اس معاملے پر اسٹیٹس رپورٹ پیش کریں۔ "حکام دو الگ الگ خصوصی عدالتیں قائم کرنے پر غور کریں گے، ایک سی بی آئی کے معاملات کو نمٹانے کے لیے اور دوسرا منی پور تشدد سے پیدا ہونے والے این آئی اے کے معاملات سے نمٹنے کے لیے۔ ہائی کورٹ کے رجسٹرار جنرل اگلی تاریخ کی سماعت سے پہلے اس سلسلے میں اسٹیٹس رپورٹ پیش کریں،" بنچ نے حکم دیا۔ سی جے آئی نے کہا کہ بنچ نے تحقیقات کی نگرانی کے لیے ایک طریقہ کار وضع کیا ہے اور اس طرح کی تحقیقات سے متعلق رپورٹس کے حوالے سے بھی ہدایات جاری کی ہیں۔ بنچ نے کہا کہ ایسے معاملات ہیں جہاں چارج شیٹ داخل کی گئی ہیں۔ بنچ نے کہا، "درخواست یہ ہے کہ ان مقدمات کی تفصیلات، بشمول متعلقہ کیس نمبر اور کارروائی کی حیثیت، دستیاب کرائی جائے تاکہ قانونی مشیر کے ساتھ ساتھ متعلقہ خاندانوں کو رپورٹس اور کارروائی تک رسائی حاصل ہو۔ ہم درخواست کو قبول کرتے ہیں اور ہدایت کرتے ہیں کہ متعلقہ تفصیلات اور رپورٹس کو مرتب کرکے عدالت کے سامنے پیش کیا جائے،" بنچ نے کہا۔ "ہم نے سی بی آئی اور این آئی اے کے ذریعہ جانچ کی گئی مقدمات اور ان عدالتوں سے متعلق اسٹیٹس رپورٹس پر بھی غور کیا ہے جن کے سامنے چارج شیٹ داخل کی گئی ہیں۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ سی بی آئی اور این آئی اے کے معاملات کو نمٹانے والے خصوصی جج ہیں"۔ بنچ نے کہا کہ اس کی تشویش یہ ہے کہ آیا یہ عدالتیں منی پور تشدد سے پیدا ہونے والے سی بی آئی اور این آئی اے کے معاملات سے خصوصی طور پر نمٹ رہی ہیں یا کیا وہ دیگر معاملات سے بھی نمٹ رہی ہیں۔ اس کے بعد اس نے حکام سے دو الگ الگ خصوصی عدالتیں قائم کرنے پر غور کرنے کو کہا، ایک سی بی آئی کے معاملات سے نمٹنے کے لیے اور دوسرا منی پور تشدد سے پیدا ہونے والے این آئی اے کے معاملات سے نمٹنے کے لیے۔ بنچ نے آسام رائفلز پر حملوں اور مردم شماری سے قبل این آر سی (شہریوں کے قومی رجسٹر) کے لیے ہونے والے مظاہروں سے متعلق حقائق کو بھی نوٹ کیا۔ "منی پور میں حفاظت اور سلامتی کی صورت حال کے حوالے سے، منی پور پولیس اور سیکورٹی فورسز کی مشترکہ کارروائی نے ہتھیاروں اور گولہ بارود کی برآمدگی کے ساتھ ساتھ گرفتاریوں کے عمل کو تقویت بخشی ہے۔ امن و امان کی صورتحال کے حوالے سے، سی بی آئی اور این آئی اے کو سہولت فراہم کی جائے گی تاکہ وہ بلا روک ٹوک اپنی تحقیقات کرسکیں،" اس نے کہا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ریاست منی پور کے ساتھ ساتھ مرکزی ایجنسیاں اور سیکورٹی ایجنسیاں طلباء کی حفاظت سمیت نظام کے مناسب کام اور سیکورٹی کی بحالی کو یقینی بنانے کے لیے ضروری تعاون اور تال میل فراہم کریں گی۔ سماعت کے دوران، بنچ کو ایڈیشنل سالیسٹر جنرل ایشوریہ بھاٹی کی طرف سے بتایا گیا کہ سی بی آئی نے 31 مقدمات کی تحقیقات کی ہیں، جن میں 27 میں حتمی رپورٹیں داخل کی گئی ہیں، جن میں 22 چارج شیٹ اور پانچ کلوزر رپورٹس شامل ہیں۔ چار مقدمات زیر تفتیش ہیں۔

امرناتھ یاترا غیر معینہ مدت کیلئے معطل

جموں وکشمیر میں آئندہ ۲؍دنوں میں شدید بارش کی پیش گوئی

افسران نے بتایا کہ رواں سال کی 'امرناتھ یاترا' کے لیے رجسٹریشن بھی بند کردی گئی ہے اور اب عقیدت مندوں کو وادیٔ کشمیر کی طرف جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ شمالی اور جنوبی کشمیر کے بالتال اور پہلگام راستوں پر ٹریک متاثر ہونے اور خراب موسم کے حوالے سے جاری وارننگ کی وجہ سے 'امرناتھ یاترا' کو غیر معینہ مدت کے لیے معطل کردیا گیا ہے۔ افسران نے بتایا کہ دونوں بیس کیمپ سے جانے والے 2 راستوں کو ٹھیک کرنے میں کافی وقت لگے گا۔ زائرین کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے 'امرناتھ یاترا 2026' کو روک دیا گیا ہے اور بیس کیمپ و جموں میں 'بھگوتی نگر یاتری نواس' میں موجود تمام زائرین سے گھر لوٹنے کو کہا گیا ہے۔ افسران نے بتایا کہ رواں سال کی 'امرناتھ یاترا' کے لیے رجسٹریشن بھی بند کردی گئی ہے اور اب عقیدت مندوں کو وادیٔ کشمیر کی طرف جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ حالانکہ 'چھڑی مبارک' (بھگوان شیو کا مقدس گدا) روایتی پہلگام کے راستے سے سفر کرتے ہوئے 28 اگست کو مقدس غار تک پہنچے گی۔ اسی دن 'امرناتھ یاترا' کا رسمی اختتام ہوگا۔ واضح رہے کہ 3 جولائی سے شروع ہونے والی 57 روزہ 'شری امرناتھ یاترا 2026' کے دوران اب تک 4.80 لاکھ سے زائد عقیدت مند سطح سمندر سے 3880 میٹر کی بلندی پر واقع مقدس غار میں 'بابا برفانی' کے درشن کرچکے ہیں۔ افسران نے کہا ہے کہ اب صرف انہی زائرین کے قافلوں کو جانے کی اجازت ہوگی جو عقیدت مندوں کو وادیٔ کشمیر سے واپس لارہے ہوں گے۔ محکمہ موسمیات نے آئندہ 2 دنوں میں جموں وکشمیر میں شدید سے انتہائی شدید بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ مقدس غار مندر کی جغرافیائی صورتحال اور بلندی کو دیکھتے ہوئے، خراب موسم کا آنے والے دنوں میں یاترا کے دونوں راستوں اور غار مندر کے علاقے پر بہت برا اثر پڑے گا۔ قابل ذکر ہے کہ دونوں بیس کیمپ سے آگے کے علاقے کو 'نو فلائی زون' قرار دیا گیا تھا، اس لیے رواں سال زائرین کے لیے ہیلی کاپٹر خدمات دستیاب نہیں تھی۔ جموں وکشمیر پولیس، سی اے پی ایف اور فوج کی نگرانی میں رواں سال کی 'امرناتھ یاترا' بغیر کسی ناخوشگوار واقعے کے جاری رہی اور سیکورٹی کے سخت انتظامات کی وجہ سے کسی قسم کی دشواری پیش نہیں آئی۔

دہلی: عآپ اراکین اسمبلی نے سائیکل گھوٹالے پر کیا احتجاج

نعرہ والی ٹی شرٹ پہن کر پہنچے اسمبلی، مارشل نے ۶؍ کو کیا باہر

عآپ کا الزام ہے کہ 4000 روپے کی سائیکل پر اسٹیکر لگا کر اسے 7000 روپے میں خریدی گئی۔ دہلی حکومت کے ذریعہ ایک لاکھ 30 ہزار سائیکل کی 90 کروڑ روپے میں خریداری کے دوران 36 کروڑ روپے کا گھوٹالہ ہوا ہے۔ مانسون اجلاس کے دوسرے دن دہلی اسمبلی میں زبردست ہنگامہ دیکھنے کو ملا۔ عام آدمی پارٹی (عآپ) کے اراکین اسمبلی وزیر آشیش سود کے استعفیٰ کا مطالبہ کرنے والا نعرہ لکھے ٹی شرٹ پہن کر سائیکل سے اسمبلی پہنچے۔ بی جے پی نے عآپ اراکین اسمبلی کی اس حرکت پر سخت اعتراض کیا، جس کے بعد اسپیکر نے اراکین اسمبلی کو ایوان سے باہر کردیا۔ دراصل عآپ کا الزام ہے کہ 4000 روپے کی سائیکل پر اسٹیکر لگا کر 7000 روپے میں خریدی گئی۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ دہلی حکومت کے ذریعہ ایک لاکھ 30 ہزار سائیکل کی 90 کروڑ روپے میں خریداری کے دوران 36 کروڑ روپے کا گھوٹالہ ہوا ہے۔ اس کو لے کر عآپ کے اراکین اسمبلی وزیر آشیش سود کے استعفیٰ کا مطالبہ کررہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق دہلی اسمبلی کے اسپیکر وجیندر گپتا نے عام آدمی پارٹی کے اراکین اسمبلی سنجیو جھا، جرنیل سنگھ، کلدیپ کمار، اجے، پریم کمار اور سوم دت کو مارشل آؤٹ کیا۔ یہ اراکین اسمبلی آشیش سود کے استعفیٰ کا مطالبہ کرنے والی ٹی شرٹ پہن کر ایوان میں پہنچے تھے۔ بی جے پی رکن اسمبلی اور دہلی اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر موہن سنگھ بشٹ نے اسپیکر وجیندر گپتا سے مطالبہ کیا عام آدمی پارٹی کے اراکین اسمبلی ایوان میں نعرہ والی ٹی شرٹ پہن کر آئے ہیں، انہیں ایوان سے باہر نکالا جائے۔ اسپیکر وجیندر گپتا نے عآپ اراکین اسمبلی کو کہا کہ نعرہ لکھی ٹی شرٹ پہن کر ایوان میں آنا قوانین کے خلاف ہے، اس کے لیے سخت کارروائی ہوسکتی ہے۔ وجیندر گپتا نے اراکین اسمبلی کو ایوان سے باہر جانے کے لیے کہا لیکن ان لوگوں نے اسپیکر کی بات نہیں مانی، جس کے بعد انہیں مارشل آؤٹ کیا گیا۔ اسپیکر نے کہا کہ عام آدمی پارٹی کی لیڈر آف اپوزیشن ایوان میں نہیں آئی ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کا لیڈر کون ہے؟ ہم لیڈر آف اپوزیشن یا گوپال رائے کو نامزد کریں گے۔ اس کے بعد عآپ اراکین اسمبلی نے کہا کہ ہم صرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں، آپ ہمیں یہ مسئلہ اٹھانے کا موقع دیں۔

امریکی بحری ناکہ بندی جاری رہی تو آبنائے ہرمز نہیں کھلے گی: ایران

ایران نے کہا ہے کہ امریکی بحری ناکہ بندی ختم ہونے تک آبنائے ہرمز نہیں کھولی جائے گی۔ تہران نے امریکہ سے کارروائیاں روکنے کا مطالبہ کیا

تہران: ایران نے کہا ہے کہ امریکی بحری ناکہ بندی ختم ہونے تک آبنائے ہرمز نہیں کھولی جائے گی۔ تہران نے امریکہ سے کارروائیاں روکنے کا مطالبہ کیا، جبکہ عمان سے متبادل بحری راستے پر بات چیت جاری ہے۔ ایران نے امریکہ کے ساتھ جاری کشیدگی کے درمیان آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے معاملے پر اپنا موقف واضح کر دیا ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا ہے کہ جب تک امریکہ ایران کے خلاف اپنی بحری ناکہ بندی جاری رکھے گا، آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے لیے ضروری حالات پیدا نہیں ہوں گے۔ تہران میں ہفتہ وار پریس بریفنگ کے دوران بقائی نے کہا کہ ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی فوجی کارروائیوں کے نتیجے میں آبنائے ہرمز کو بند کیا گیا۔ ان کے مطابق اس اہم آبی گزرگاہ کو دوبارہ کھولنے کا معاملہ امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران اور آبنائے ہرمز پر عائد کی گئی شرائط سے جڑا ہوا ہے۔ ایران کی نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی تسنیم کے مطابق، بقائی نے کہا کہ امریکہ کو اپنی تباہ کن کارروائیاں روکنے اور اپنے رویے میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے، تاکہ دونوں فریق مستقبل کے اقدامات کے بارے میں بات چیت کرسکیں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک امریکی بحری ناکہ بندی جاری رہے گی، آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے لیے درکار حالات پیدا نہیں ہوسکتے۔ ان کے مطابق امریکہ کو اپنی موجودہ پالیسی میں تبدیلی لانی ہوگی تاکہ آگے بڑھنے کے لیے مذاکرات کی راہ ہموار ہوسکے۔ آبنائے ہرمز خلیج فارس کو خلیج عمان اور بحیرہ عرب سے ملاتی ہے۔ اسے دنیا کی اہم ترین توانائی گزرگاہوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ خلیج کے بڑے تیل اور گیس پیدا کرنے والے ممالک سے عالمی منڈیوں تک خام تیل، تیل کی مصنوعات اور مائع قدرتی گیس (ایل این جی) کی ترسیل کے لیے اس آبی گزرگاہ کی اہمیت انتہائی زیادہ ہے۔ اس لیے آبنائے ہرمز کی بندش سے عالمی توانائی کی فراہمی اور بین الاقوامی منڈیوں پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔ دوسری جانب ایران اور عمان کے درمیان جہازوں کی آمدورفت کے لیے ایک متبادل سمندری راستہ قائم کرنے کے سلسلے میں بات چیت جاری ہے۔ بقائی نے واضح کیا کہ ایران اور عمان کے درمیان شپنگ روٹ سے متعلق مذاکرات مکمل طور پر دوطرفہ معاملہ ہیں، جس میں دونوں ممالک شامل ہیں۔ ایرانی وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے بھی اتوار کو کہا تھا کہ اس وقت امریکہ کے ساتھ کوئی براہ راست مذاکرات نہیں ہو رہے ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

قتل معاملہ میں رام رحیم کی بریت کے خلاف سپریم کورٹ میں عرضی، نوٹس جاری

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے صحافی رام چندر چھترپتی قتل معاملہ میں گرمیت رام رحیم کی بریت کے خلاف دائر عرضی پر رام رحیم اور سی بی آئی کو نوٹس جاری کیا ہے۔ عدالت عظمیٰ اس معاملے کی نومبر میں سماعت کرے گی۔ سپریم کورٹ نے صحافی رام چندر چھترپتی قتل معاملے میں ڈیرہ سچا سودا کے سربراہ گرمیت رام رحیم کو پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کی جانب سے بری کیے جانے کے خلاف دائر عرضی پر پیر کو نوٹس جاری کیا۔ عدالت نے گرمیت رام رحیم اور مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) سے جواب طلب کیا ہے۔ جسٹس جوئے مالیہ باگچی کی سربراہی والی بنچ نے معاملے کی سماعت 16 نومبر سے شروع ہونے والے ہفتے میں کرنے کی بات کہی۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی واضح کیا کہ ریاستی حکومت نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر نہیں کی ہے۔ رام چندر چھترپتی کے بیٹے نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ یہ معاملہ 2002 میں صحافی رام چندر چھترپتی کے قتل سے متعلق ہے۔ مارچ 2026 میں پنجاب-ہریانہ ہائی کورٹ نے اس معاملے میں گرمیت رام رحیم کو بری کر دیا تھا۔ ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ اسے قصور ثابت کرنے کے لیے کافی ثبوت موجود نہیں ہیں اور اسی بنیاد پر خصوصی سی بی آئی عدالت کی جانب سے سنائی گئی عمر قید کی سزا کو کالعدم قرار دے دیا تھا۔ تاہم، عدالت نے قتل کے معاملے میں دیگر 3 مجرموں کی سزائیں برقرار رکھی تھیں۔ رام چندر چھترپتی نے اپنے اخبار کے ذریعے ڈیرہ سچا سودا سے متعلق کئی حساس معاملات کو اجاگر کیا تھا۔ اکتوبر 2002 میں انہیں ان کے گھر کے باہر موٹر سائیکل سوار حملہ آوروں نے گولی ماردی تھی۔ شدید زخمی حالت میں انہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا، جہاں علاج کے دوران 21 نومبر 2002 کو ان کی موت ہوگئی۔ اس قتل معاملے کی تفتیش بعد میں سی بی آئی کے سپرد کی گئی تھی۔ پنچکولہ کی خصوصی سی بی آئی عدالت نے جنوری 2019 میں گرمیت رام رحیم اور 3 دیگر ملزمان بی گلدیپ سنگھ، نرمل سنگھ اور کرشن لال کو قتل کا مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا سنائی تھی۔ خصوصی سی بی آئی عدالت کے فیصلے کو گرمیت رام رحیم اور دیگر شریک ملزمان نے پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ مارچ 2026 میں ہائی کورٹ نے گرمیت رام رحیم کو اس معاملے میں بری کردیا، جبکہ دیگر تینوں کی عمر قید کی سزائیں برقرار رکھیں۔ اب چھترپتی کے بیٹے کی جانب سے دائر اپیل پر سپریم کورٹ نے رام رحیم اور سی بی آئی سے جواب طلب کیا ہے۔ گرمیت رام رحیم 2017 میں دو سادھویوں کے ساتھ عصمت دری کے معاملے میں قصوروار قرار دیے جانے کے بعد سے جیل میں ہے۔ اس کے بعد وہ کئی مرتبہ پیرول اور فرلو پر جیل سے باہر آچکا ہے۔ جیل سے رہائی کے دوران وہ اتر پردیش کے باغپت میں واقع ڈیرہ سچا سودا کے برناوا آشرم میں قیام کرتا رہا ہے۔ سرسا، ہریانہ میں مرکزی دفتر رکھنے والے ڈیرہ سچا سودا کے پیروکار شمالی ہندوستان کی کئی ریاستوں، خصوصاً ہریانہ، پنجاب اور راجستھان میں بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ رام رحیم کی پیرول اور فرلو پر رہائی کے معاملے پر ماضی میں بھی سیاسی اور سماجی سطح پر سوالات اٹھتے رہے ہیں۔

معروف میوزک کمپوزر اے آر رحمٰن کے بیٹے

اے آر امین کی گاڑی حادثے کا شکار، بال بال بچی جان

اے آر امین ایک پلے بیک سنگر کے طور پر اپنی پہچان بنا رہے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے رام چرن کی فلم 'پیڈی' کے گانے 'چکیری چکیری' کے تمل ورژن کے لیے اپنی آواز دی تھی۔ اے آر رحمٰن کے بیٹے اور گلوکار اے آر امین پیر کی صبح چنئی کے گنڈی علاقے میں کار حادثہ کا شکار ہو گئے۔ اولمپیا ٹیک پارک سگنل کے پاس ایک کیب سے ٹکر ہونے کے بعد امین اور ان کے دوست کو معمولی چوٹیں آئیں اور انہیں علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا۔ بعد میں دونوں کو چھٹی دے دی گئی اور وہ گھر لوٹ آئے ہیں۔ اب پولیس اس معاملے کی تحقیقات میں مصروف ہے۔ 'نیوز 18' کی ایک رپورٹ کے مطابق اے آر امین پیر کو صبح تقریباً 3:30 بجے اپنے دوست کے ساتھ کار میں جا رہے تھے۔ اسی دوران گنڈی میں اولمپیا ٹیک پارک سگنل کے پاس سائیڈ روڈ سے آ رہی کیب ان کی گاڑی سے ٹکرا گئی۔ ٹکر سے دونوں کاروں کو نقصان پہنچا۔ غنیمت کی بات یہ ہے کہ امین اور ان کے دوست کو کوئی شدید چوٹ نہیں آئی ہے۔ ٹکر کے بعد امین اور ان کے دوست کو کاویری اسپتال لے جایا گیا، جہاں معمولی چوٹوں کا علاج کرنے کے بعد انہیں چھٹی دے دی گئی اور وہ گھر لوٹ آئے۔ ٹکر کے باعث کیب میں سفر کر رہے ایک مسافر کو بھی چوٹیں آئیں اور انہیں علاج کے لیے کلیگنار سنٹینری سپر اسپیشلٹی اسپتال لے جایا گیا، جس کے بعد انہیں بھی چھٹی دے دی گئی۔ واضح رہے کہ انویسٹی گیشن ونگ نے اب معاملہ اپنے ہاتھ میں لے کر حادثے کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ پولیس نے دونوں گاڑیوں کو قبضے میں لے لیا ہے، مزید تفصیلات تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہی سامنے آسکیں گی۔ قابل ذکر ہے کہ اے آر امین اپنے خاندان کی موسیقی کی وراثت کو آگے بڑھاتے ہوئے ایک پلے بیک سنگر کے طور پر اپنی پہچان بنا رہے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے رام چرن کی فلم 'پیڈی' کے گانے 'چکیری چکیری' کے تمل ورژن کے لیے اپنی آواز دی تھی اور جسلین رائل، ذوالقر سلمان اور مرنال ٹھاکر کے ساتھ انڈیپینڈنٹ ٹریک 'بھیگی بھیگی' میں بھی نظر آئے تھے۔

مدھیہ پردیش: راج گڑھ میں سیلابی پانی میں بہہ گئی کار

۴؍بچوں سمیت ۹؍افراد لاپتہ

گاؤں والوں نے بتایا کہ بائی پاس کے پل پر پانی جمع تھا۔ اس دوران وہاں موجود لوگوں نے کار ڈرائیور کو پل کی جانب جانے سے روکنے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں مانا۔ اس کے بعد پانی کے تیز بہاؤ میں کار بہہ گئی۔ مدھیہ پردیش میں مسلسل ہو رہی بارش کے باعث معمولات زندگی درہم برہم ہو گئے ہیں۔ راج گڑھ ضلع میں اتوار کی رات سے جاری بارش کے سبب کئی علاقوں میں سیلاب کی صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔ ضلع کے کئی قصبے اور شہر زیر آب آ گئے ہیں۔ سارنگپور بلاک کے پڑانا میں اتوار کی رات ایک خاندان ایکو کار میں سوار ہوکر نئے بائی پاس کے راستے دیواس ضلع کے ستواس سے سارنگپور کے کڑلا وہ جا رہا تھا۔ اس دوران بائی پاس پر بنے پل پر بارش کا پانی جمع تھا۔ باہر سے آئے ہوئے ڈرائیور کو پانی کی گہرائی اور پل کی صورتحال کا اندازہ نہیں ہوسکا۔ کار جیسے ہی پانی میں اتری، بے قابو ہوکر بہہ گئی۔ کار میں سوار 11 افراد میں سے 2 کسی طرح باہر نکل آئے جبکہ 4 بچوں سمیت 9 افراد اور کار کا اب تک کچھ پتہ نہیں چل سکا ہے۔ گاؤں والوں نے بتایا کہ بائی پاس کے پل پر پانی جمع تھا۔ اس دوران وہاں موجود لوگوں نے کار ڈرائیور کو پل کی جانب جانے سے روکنے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں مانا اور گاڑی کو آگے لے گیا۔ اس کے بعد پانی کے تیز بہاؤ میں ایکو کار بہہ گئی۔ فی الحال موقع پر ریسکیو ٹیم، پولیس اور انتظامیہ کی ٹیمیں موجود ہیں۔ لاپتہ افراد کی تلاش کے لیے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ واقعے کی اطلاع ملنے کے بعد ایس ڈی ایم، ایس ڈی او پی، تھانہ انچارج سارنگ پور سمیت پولیس انتظامیہ کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ ریسکیو ٹیم نے تلاش شروع کر دی ہے۔ کرین کی مدد سے پانی میں کار اور لاپتہ افراد کی تلاش کی جا رہی ہے۔ موقع پر بڑی تعداد میں گاؤں والے جمع ہیں۔ حادثے کے وقت کار میں مجموعی طور پر 11 افراد سوار تھے۔ ان میں 3 مرد، 4 خواتین اور 4 بچے شامل تھے۔ فی الحال کار اور لاپتہ افراد کی تلاش جاری ہے۔ قابل ذکر ہے کہ بارش اور آبی جماؤ کے باعث بھوپال سمیت کئی اضلاع میں انتظامیہ نے تمام اسکولوں کو بند کر دیا ہے۔

مریضوں کے نام پر جعل سازی، آیوشمان اسکیم سے ۲۳۵۹؍اسپتال باہر، ۱۲۰۰؍پر پابندی

مرکزی وزیر صحت جے پی نڈا نے ۷؍اگست کو لوک سبھا میں تحریری جواب میں بتایا کہ حکومت نے اسپتالوں کے خلاف کارروائی کی ہے، چنانچہ بلیک لسٹ یا معطل اسپتالوں کے مریض متاثر ہوں گے

'آیوشمان بھارت یوجنا' کے نام پر بڑی جعل سازی کا معاملہ سامنے آیا ہے، جس کے بعد 2359 اسپتالوں کو اس اسکیم سے باہر نکال دیا گیا ہے اور 1200 اسپتالوں پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ ممکن ہے کہ جس اسپتال میں آپ اپنا کارڈ لے کر جانا چاہتے ہوں، وہ اسپتال اب آیوشمان اسکیم کا حصہ نہ ہو۔ دراصل مرکزی حکومت نے 'آیوشمان بھارت- پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا' (اے بی۔ پی ایم جے اے وائی) میں بدعنوانی میں ملوث اسپتالوں پر اب تک کی سب سے بڑی کارروائی کی ہے۔ اصول وضوابط کی خلاف ورزی اور فرضی بلنگ کے الزام میں ملک کے 2359 اسپتالوں کو اسکیم سے باہر (ڈی ایمپینل) کردیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ 1200 دیگر اسپتالوں کو معطل کردیا گیا ہے۔ مرکزی وزیر صحت جے پی نڈا نے 7 اگست کو لوک سبھا میں ایک تحریری جواب کے ذریعہ پوری کارروائی کی اطلاع دی۔ حکومت کے ان اقدامات کا اثر عوام پر پڑے گا، جو اسپتال بلیک لسٹ یا معطل ہو چکے ہیں، ان اسپتالوں میں اب آیوشمان کارڈ کے ذریعہ مفت علاج نہیں ہوسکے گا۔ اگر آپ کسی پرائیویٹ یا سرکاری اسپتال میں داخل ہونے جا رہے ہیں تو پہلے پتہ کرلیں کہ وہ اسپتال اب آیوشمان اسکیم کے تحت رجسٹرڈ ہے یا نہیں۔ حکومت نے صاف کہہ دیا ہے کہ جعل سازی کرنے والوں کو بخشا نہیں جائے گا۔ اب تک ایسے اسپتالوں پر کل 328.49 کروڑ روپے کا جرمانہ لگایا جا چکا ہے اور 29 معاملوں میں ایف آئی آر بھی درج کرائی گئی ہے۔ حکومت نے اتنی بڑی تعداد میں اسپتالوں کی چوری 'اے آئی' اور مشین لرننگ کی مدد سے پکڑی ہے۔ نیشنل ہیلتھ اتھارٹی (این ایچ اے) نے جعل سازی روکنے کیلئے مضبوط سسٹم تیار کیا ہے۔ جیسے ہی کوئی اسپتال فرضی کلیم، ایک ہی مریض کے نام پر دوبارہ بل، شناخت کا غلط استعمال یا بغیر ضرورت کے میڈیکل جانچ کا بل پورٹل پر ڈالتا ہے، تو سسٹم 24 گھنٹے کے اندر الرٹ بھیج دیتا ہے۔ اس تکنیک کی مدد سے ادائیگی ہونے سے پہلے ہی فرضی دعوے کی جانچ ہو جاتی ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 31 جولائی 2026 تک اس ہائی ٹیک سسٹم نے 676.14 کروڑ روپے کی سرکاری رقم کی حفاظت کی ہے۔ بدعنوانی کے خلاف اس بڑی کارروائی کے باوجود 'آیوشمان بھارت اسکیم' کی توسیع جاری ہے۔ مالی سال 26-2025 کے اعداد و شمار پر نظر ڈالیں تو اس دوران 3.75 کروڑ نئے آیوشمان کارڈ بنائے گئے۔ وہیں 2.74 کروڑ مریضوں کے اسپتال میں داخل ہونے کی منظوری دی گئی۔ مرکزی حکومت نے علاج کے خرچ کے لیے ریاستوں کو 8438.27 کروڑ روپے کی رقم بھی جاری کی ہے۔ اس میں اتر پردیش سب سے آگے ہے۔ جہاں 30.6 لاکھ مریضوں کا علاج ہوا اور ریاست کو 1047.53 کروڑ روپے کا مرکزی فنڈ ملا۔ 'آیوشمان بھارت یوجنا' کے تحت ایک غریب کنبے کو ہر سال 5 لاکھ روپے تک مفت علاج کی سہولت ملتی ہے۔ اس میں 1900 سے زیادہ بیماریوں کا علاج اور آپریشن کا کور شامل ہے۔ 8 اگست 2026 کے اعداد و شمار کے مطابق ملک میں اب بھی 38437 اسپتال آیوشمان اسکیم سے جڑے ہوئے ہیں، جس میں 20363 سرکاری اور 18074 پرائیویٹ اسپتال شامل ہیں۔

گوونڈی شیواجی نگر میں بس شیلٹرز کی فوری تنصیب کا مطالبہ

ایم ایل اے ابو عاصم اعظمی کا بیسٹ انتظامیہ کو میمورنڈم، مسافروں کے تحفظ پر تشویش

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) شیواجی نگر اور گوونڈی (ایم۔ایسٹ وارڈ) علاقوں کے رہائشیوں کو اہم بس اسٹاپس پر بس شیلٹرز اور بیٹھنے کے انتظامات کی کمی کی وجہ سے گرمیوں، مانسون اور خراب موسم میں خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس پس منظر میں، سماج وادی پارٹی مہاراشٹر کے ریاستی صدر اور ایم ایل اے ابو عاصم اعظمی نے بیسٹ کمیٹی کی چیئر پرسن ترشنا وشواسراؤ کو ایک میمورنڈم پیش کیا ہے، جس میں ان مقامات پر مضبوط بس شیلٹرز اور بیٹھنے کی سہولیات کی فوری تنصیب کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ شیواجی نگر ڈپو ممبئی کے سب سے بڑے ڈپو میں سے ایک ہے، جو روزانہ مسافروں کی ایک بڑی تعداد کی خدمت کرتا ہے۔ اس علاقے میں تقریباً 132 بیسٹ بسیں چلتی ہیں، اور ہزاروں اسکول اور کالج کے طلباء، خواتین، بزرگ شہری، حاملہ خواتین، معذور افراد اور کارکنان بیسٹ سروسز پر انحصار کرتے ہیں۔ اپنے میمورنڈم میں اعظمی نے کہا کہ علاقے کے چھ بڑے بس اسٹاپس میں سے کئی پر مسافروں کی ضروری سہولیات غائب ہیں۔ خاص طور پر، ان میں شیواجی نگر ڈپو جنکشن، کوکن بینک اور سائی مندر، جعفری اسکول، 10 فٹ روڈ نمبر 2، سنت نیرنکاری نگر، اور نیو بس ڈپو کے اسٹاپ شامل ہیں۔ محفوظ انتظار گاہیں نہ ہونے کی وجہ سے مسافر سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر بسوں کا انتظار کرنے پر مجبور ہیں۔ یادداشت میں روشنی ڈالی گئی ہے کہ یہ صورتحال خاص طور پر خواتین، بزرگ شہریوں، حاملہ خواتین اور معذور مسافروں کے لیے ہے۔ اعظمی نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ مقامی باشندے 2023 سے ڈپو مینیجر اور شہری محکمہ کے ساتھ مسلسل پیروی کر رہے ہیں۔ حالانکہ روڈ نمبر 2 پر بس اسٹاپ کی منظوری مبینہ طور پر 2024 میں دی گئی تھی، لیکن کام ابھی تک شروع نہیں ہوا ہے، جس کی وجہ سے رہائشیوں میں عدم اطمینان ہے۔ تمام بس اسٹاپوں کے مشترکہ معائنہ کا مطالبہ اعظمی نے کیا ہے کہ اس مسئلہ کو سنجیدگی سے لیا جائے اور مقامی شہریوں کے نمائندوں کے ساتھ فوری طور پر تمام بس اسٹاپس کا مشترکہ معائنہ کیا جائے۔ انہوں نے مزید زور دیا کہ بیسٹ کے انفراسٹرکچر فنڈ کا استعمال کرتے ہوئے متعلقہ مقامات پر مضبوط بس شیلٹرز اور بیٹھنے کے انتظامات کی تنصیب کے ذریعے کام مکمل کیا جائے۔ بیسٹ ممبئی کے لاکھوں شہریوں کے یومیہ سفر کے لیے ایک اہم لائف لائن کے طور پر کام کرتا ہے، اور یہ ضروری ہے کہ مسافروں کو محفوظ اور باوقار سفری سہولیات تک رسائی حاصل ہو۔ اس لیے اعظمی نے اس معاملے پر فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ گوونڈی شیواجی نگر میں بس شیلٹرز کی فوری تنصیب ایک انتہائی اہم ضرورت ہے تاکہ مسافر شدید دھوپ اور بارش سے محفوظ رہ سکیں۔ اس عوامی مسئلے کے فوری حل کے لیے شہری انتظامیہ اور منتخب نمائندگان تک اپنی آواز پہنچانا ضروری ہے۔ اس مطالبے کو مؤثر انداز میں آگے بڑھانے کے لیے تفصیلی معلومات، متعلقہ حکام کے پتے اور درخواست کا ایک تیار کردہ خاکہ نیچے درج ہے۔ گوونڈی شیواجی نگر کے مختلف مقامات پر بس شیلٹرز کی فوری تنصیب کا مطالبہ۔ ہم آپ کی توجہ گوونڈی شیواجی نگر کے رہائشیوں اور مسافروں کو درپیش ایک سنگین مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں۔ اس علاقے میں کئی ایسے بس اسٹاپس ہیں جہاں سرے سے کوئی بس شیلٹر یا سایہ دار جگہ موجود نہیں ہے۔ مقامی مسافروں، خاص طور پر خواتین، بزرگوں اور اسکول جانے والے بچوں کو شدید گرمی اور مانسون کی طوفانی بارشوں کے دوران کھلے آسمان تلے بسوں کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ شیواجی نگر بس ڈپو کے قریبی روڈز اور بیگن واڑی جیسے علاقوں میں یہ مسئلہ مزید سنگین شکل اختیار کر چکا ہے۔

ریزرویشن کیلئے جان دینے اور لینے کو تیار ہوں

مراٹھا ریزرویشن تحریک کے لیڈر جرنگے فرنویس حکومت پر برہم

کنبی سرٹیفکیٹ منسوخ کیے جانے پر مراٹھا تحریک کے لیڈر منوج جرنگے پاٹل شدید ناراض ہیں۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس، نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے اور وزیر چندر شیکھر باونکولے کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ جرنگے نے الزام عائد کیا ہے کہ باونکولے کے حکم پر ہی کنبی سرٹیفکیٹ منسوخ کئے گئے ہیں۔ جرنگے اس وقت مغربی مہاراشٹر کے دورے پر ہیں۔ سانگلی ضلع میں ان کی چار عوامی جلسے ہوں گے۔ اس سے قبل انہوں نے شولاپور، تلجاپور اور پنڈھرپور میں مراٹھا سماج کے لوگوں سے بات چیت کی۔ پنڈھرپور کے جلسے میں انہوں نے سخت بیان دیا، جس کے بعد سیاسی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی۔ ٹی وی نائن مراٹھی کی رپورٹ کے مطابق جرنگے پاٹل نے کہا کہ باونکولے کی ایک غلطی کی وجہ سے مراٹھا برادری میں شدید ناراضگی پیدا ہوئی ہے۔ وہ کنبی سرٹیفکیٹس کو جعلی قرار دے رہے ہیں، جبکہ اصل میں وزیر ہی جعلی ہیں۔ اس معاملے کی وجہ سے ریاست بھر کے مراٹھا سماج میں ناراضگی کی لہر ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ باونکولے کی وجہ سے فرنویس مشکل میں پھنس گئے ہیں۔ حکومت میری جان لینے کی کوشش کر رہی ہے اور میں بھی جان دے دوں گا۔ لیکن بدلہ لوں گا اور حکومت کو نہیں چھوڑوں گا۔ اگر میں جان لیوا بھوک ہڑتال کر سکتا ہوں تو جان بھی لے سکتا ہوں۔ منوج جرنگے کے اس سخت بیان کے بعد سیاسی اور سماجی حلقوں میں زبردست بحث شروع ہوگئی ہے۔ خیال رہے کہ مراٹھا ریزرویشن تحریک کے لیڈر منوج جرنگے پاٹل کے مغربی مہاراشٹر کے دورے کا آغاز اتوار سے ہو چکا ہے۔ سانگلی ضلع میں ان کے چار مقامات پر عوامی جلسے ہوں گے۔ یہ جلسے آٹپاڑی، کوٹھے مہانکال، بورگاؤں اور کڑے گاؤں میں منعقد کیے جائیں گے۔ جرنگے پاٹل اتوار کو آٹپاڑی پہنچے اور شام کو عوامی جلسے سے خطاب کیا۔ آج (پیر) کی صبح وہ کوٹھے مہانکال تعلقہ کا دورہ کریں گے، جہاں صبح ۱۰ بجے عوامی جلسہ ہوگا۔ اس کے بعد دوپہر ۳ بجے والشوا تعلقہ کے بورگاؤں میں مراٹھا سماج کی جانب سے عوامی جلسے کا انعقاد کیا گیا ہے۔ جبکہ کڑے گاؤں تعلقہ کے دیوراشٹرے میں شام کے وقت جرنگے پاٹل کا عوامی جلسہ ہوگا۔ منوج جرنگے پاٹل نے کہا کہ وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس کی بات مان کر ہی وزیر باونکولے نے کنبی سرٹیفکیٹس کو درست ہونے کے باوجود منسوخ کرنے کا کام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرنویس اور شندے کو بتانا چاہیے کہ آخر یہ سرٹیفکیٹس منسوخ کیوں کیے گئے۔ جرنگے پاٹل نے الزام لگایا کہ فرنویس نے نئے منصوبے بنائے ہیں۔ دھاراشیو سے سڑکوں کی سکیورٹی بھی ختم کر دی گئی۔ منصوبہ یہ تھا کہ مجھ پر حملہ ہو، پتھراؤ ہو اور مار پیٹ کی صورتحال پیدا کی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اکثریت کی وجہ سے حکمرانوں کے سر پر اقتدار کا نشہ چڑھ گیا ہے۔ حکمرانوں کو غرور ہو گیا ہے۔ جب تک ان کا یہ غرور نہیں توڑوں گا، میں خاموش نہیں بیٹھوں گا۔

نشہ مخالف ریلی کے تناظر میں رضوان بیٹری والا اور لیاقت شیداء سر کی شہر اے ایس پی سورج گنجال اور

ڈی وائے ایس پی سدھارتھ بروال سے ملاقات

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں میں منشیات کے بڑھتے ہوئے رجحان کے خلاف عوامی بیداری کے مقصد سے میکس اسٹیپس فاؤنڈیشن کی جانب سے 11 اگست کو اسکولی بچوں کی زیرِ قیادت نکالی جانے والی عظیم الشان نشہ مخالف بیداری ریلی کی تیاریاں جاری ہیں۔ ریلی کے سلسلے میں میکس اسٹیپس فاؤنڈیشن کے چیئرمین رضوان بیٹری والا، مہاراشٹر ٹیچر ایسوسی ایشن کے ضلعی صدر لیاقت شیداء سر، مالیگاؤں ہائی اسکول کے سینئر کلرک رئیس سر، فاؤنڈیشن کے فعال رکن اعجاز شاہین اور دیگر ذمہ داران نے شہر کے اے ایس پی سورج گنجال اور ڈی وائے ایس پی سدھارتھ بروال سے ملاقات کی۔ اس موقع پر وفد نے 11 اگست کو منعقد ہونے والی نشہ مخالف ریلی کے اغراض و مقاصد، ریلی میں شریک ہونے والے طلبہ و طالبات کی متوقع تعداد، مقررہ روٹ، پروگرام کے مختلف مراحل اور دیگر انتظامی امور پر تفصیلی گفتگو کی۔ رضوان بیٹری والا اور لیاقت شیداء سر نے بتایا کہ اس ریلی کو شہر کے کسی ایک اسکول یا ادارے تک محدود نہیں رکھا گیا ہے بلکہ مالیگاؤں کے تمام اسکولوں کے طلبہ و طالبات کو اس میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے، تاکہ نشے کے خلاف بیداری کا پیغام زیادہ سے زیادہ بچوں، نوجوانوں، والدین اور معاشرے تک پہنچایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ نشہ صرف ایک فرد کی زندگی کو متاثر نہیں کرتا بلکہ اس کے منفی اثرات پورے خاندان اور معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں، اس لیے اس کے خلاف عوامی بیداری اور اجتماعی جدوجہد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ فاؤنڈیشن کی جانب سے شہر کی سیاسی، سماجی، تعلیمی، ادبی، ثقافتی، مذہبی اور علمی شخصیات کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ اداروں اور تنظیموں کو بھی اس اہم بیداری مہم میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ منتظمین کا مقصد ہے کہ 11 اگست کو مالیگاؤں میں نشے کے خلاف ایک مؤثر اور مثبت عوامی پیغام عام ہو اور نئی نسل کو نشے کے تباہ کن اثرات سے آگاہ کرتے ہوئے انہیں اس لعنت سے دور رہنے کی ترغیب دی جائے۔ ملاقات کے دوران ریلی کے شرکاء، ان کی متوقع تعداد، ریلی کے روٹ، پروگرام کے مختلف مراحل اور دیگر انتظامی امور کے حوالے سے بھی تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔

سانتا کروز نقب زنی کا معمہ حل ایک گرفتار

ممبئی پولیس کی کارروائی کے دوران چوری کی رقومات بینک میں جمع کرنے والے کا بھی خلاصہ

ممبئی: سانتا کروز علاقہ میں نقب زنی کے معمہ کو حل کر کے پولیس نے 76.36 لاکھ روپے کی نقدی سمیت دیگر زیورات ضبط کرنے کا دعویٰ کیا ہے تفصیلات کے مطابق سانتا کروز علاقہ میں 20 جون سے 27 جون کے درمیان جوہو تارہ روڈ پر واقع ایک گھر کی کھڑکی توڑ کر نامعلوم چوری نے نقب زنی کے غرض سے داخلہ لیا اور یہاں الماری میں موجود زیورات نقدی اور سونے کے بسکٹ لے کر فرار ہو گیا اس معاملہ میں پولیس نے ٹیکنیکل تفتیش کے دوران ملزم چندن کملیش کھیا 26 سالہ دربھنگہ ساکن کو گرفتار کیا کرلیا اس کا ٹرانزٹ ریمانڈ حاصل کر کے اسے ممبئی میں حاضر کیا گیا اس معاملہ میں مزید مفرور ملزم کی تلاش اری ہے تفتیش میں انکشاف ہوا ہے کہ مفرور ملزم کی مدد سے چور نے اپنے شناسا کیلاش شاہ کو رقم اور چوری کا مال سے زمین خریدنے کو کہا تھا اس لئے کیلاش شاہ نے نقدی رقم جمع کی اور اسے بینک اکاؤنٹ میں منتقل کر دیا پولیس کو تفتیش کے دوران معلوم ہوا کہ کیلاش شاہ نے چوری کی رقم 46.31 لاکھ روپے جمع کی ہے اس لئے اسے نوٹس دیا ہے پولیس نے 200 گرام سونے کے زیورات رولیکس کمپنی کی گھڑیاں بھی برآمد کر لی ہے یہ کارروائی ممبئی کے ایڈیشنل کمشنر ابھینو دیشمکھ ڈی سی پی موہیت کمار گرگ کی رہنمائی میں انجام دی گئی جبکہ سانتا کروز کے سینئر پولیس انسپکٹر دتاترے مسویکر نے اس چوری کے معمہ کو حل کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

ممبئی میں سائبر فراڈ ایک کروڑ سے زائد کی ٹھگی ۷ ملزمین گرفتار

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) سائبر پولس اسٹیشن نے ایک ایسے سائبر جرائم کا معمہ حل کرنے کا دعویٰ کیا ہے جس میں شکایت کنندہ کو وہاٹس اپ پر ۲ اپریل سے ۱۸ اپریل ۲۰۲۶ تک ڈیجیٹل اریسٹ کر کے منی لانڈنگ کیس میں پھنسانے کی دھمکی دی تھی اور فرضی الیکٹرانک ڈستاویزات ارسال کر کے آن لائن ایک کروڑ ۷۶ لاکھ ۴۰ ہزار کی دھوکہ دہی کی تھی اس معاملہ میں ٹیکنیکل تفتیش کے دوران پولس نے ۷ ملزمین کو گرفتار کیا ہے جس کی شناخت سنجے ہیرالال ۵۷ سالہ جو اوٹی پی تیار کیا کرتا تھا، ۳۲ سالہ خاتون ملزمہ دھوکہ کی رقم ٹھکانہ لگایا کرتی تھی، رشی رام چندر مینا ۳۸ بینک اکاؤنٹ میں دھوکہ دہی کی رقومات کی منتقلی کیا کرتا تھا، نوشاد علی ۳۱ سالہ شکایت کنندہ اور متاثرہ کو ڈیجیٹل اریسٹ کرنے کے ساتھ ڈیجیٹل طریقے سے اس گروہ میں کام کیا کرتا تھا محمد خالد حفیظ الدین سیف ۲۷ ڈیجیٹل ماہر، جوگیش مہتا ۴۳ سالہ اور زبیر حسین کو اپنے اکاؤنٹ میں دھوکہ دہی کی رقم جمع کرنے میں تعاون کیا کرتے تھے ملزمین کے قبضے سے ۲۷ موبائل، ۲ لیپ ٹاپ، ۵ ڈیجیٹل سائن ڈیوائس ۲۱۳ متعدد کمپنیوں کے سم کارڈ ۱۰ چیک بک ۲ پاس بک ۱۲ اے ٹی ایم کارڈ ضبط کیے ہیں ڈی سی پی بجرنگ بنسوڑے نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ ڈیجیٹل اریسٹ نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

ممبئی نامور دودھ کمپنیوں کی تھیلیاں تیار کر کے ملاوٹی دودھ فروخت کرنے والا گروہ بے نقاب

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) نامور دودھ کمپنی میں گندہ پانی کر ملاوٹی دودھ تیار کرنے والے گروہ کو ممبئی کرائم برانچ نے بے نقاب کیا تھا اور دسمبر میں نامور کمپنی کے دودھ میں ملاوٹ کرنے والے ملزمین کو گرفتار کیا تھا امول اور تازہ دودھ کی تھیلیوں میں ملاوٹی دودھ بھر کر اسے فروخت کیا جاتا تھا اس معاملہ میں دو ملزمین کو ۹ جولائی کو گرفتار کیا گیا تھا اس کے بعد تفتیش میں پیش رفت میں یہ انکشاف ہوا کہ وسئی میں امول اور نامور کمپنیوں کی تھیلیاں طبع کی جاتی ہے اور اس گروہ کا ماسٹر مائنڈ کو تلنگانہ سے گرفتار کیا گیا دودھ کی تھیلیاں تیار کرنے والی مشین کو ۱۰ لاکھ روپے کو بھی ضبط کیا گیا ہے یہ ممبئی شہر و مضافات میں ۲۰۲۱ سے دودھ میں ملاوٹ کر رہے تھے اور ملاوٹی دودھ کی فروخت کی جا رہی تھی اس معاملہ میں کل ۴ ملزمین کو گرفتار کیا گیا ہے اس معاملہ میں پولس نے چھاپہ مار کارروائی میں ملاوٹی دودھ کی تھیلیاں اور دیگر اسباب ضبط کیا ہے یہ کارروائی ممبئی کرائم برانچ کی یونٹ ۱۲ نے انجام دی تھی یہ کارروائی ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی کی ایما پر جوائنٹ پولس کمشنر انیل کنبھارے اور ڈی سی پی نوناتھ ڈھولے نے انجام دی ہے۔

مہاراشٹر کے کلیان میں آوارہ کتے کا خوف، ۷ گھنٹوں میں ۱۲۵ سے زیادہ افراد بنے شکار، کئی بچوں کی حالت نازک

ڈاکٹر انیس نے کہا کہ ''ایک ہی دن میں اتنی بڑی تعداد میں 'ڈاگ بائٹ' کے معاملے سامنے آنے سے اسپتال انتظامیہ پر بھی مریضوں کے علاج کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔'' مہاراشٹر کے کلیان میں واقع سندیپ ہوٹل سے کھڑک پاڑا کے درمیان ایک آوارہ کتے کا زبردست خوف پیدا ہو گیا ہے۔ اس آوارہ کتے نے محض 7 گھنٹوں میں تقریباً 125 لوگوں کو کاٹ لیا ہے، جس کی وجہ سے علاقے میں خوف و دہشت کا ماحول پیدا ہو چکا ہے۔ کتے کے کاٹنے کے بعد بڑی تعداد میں لوگ علاج کے لیے اسپتال پہنچے ہیں۔ رکمنی بائی اسپتال کے ڈاکٹر محمد انیس کے مطابق 9 اگست کو اسپتال میں کتے کے کاٹنے کے مجموعی طور پر 48 معاملے سامنے آئے ہیں، جب کہ کئی زخمی افراد علاج کے لیے پرائیویٹ اسپتالوں میں گئے ہیں۔ ڈاکٹر انیس نے بتایا کہ اسپتال پہنچنے والے مریضوں میں بیشتر مغربی کلیان کے چک گھر، گودریج بل، آدھار واڑی اور ریتی بندر علاقوں کے رہنے والے ہیں۔ ایک ہی دن میں اتنی بڑی تعداد میں 'ڈاگ بائٹ' کے معاملے سامنے آنے سے اسپتال انتظامیہ پر بھی مریضوں کے علاج کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔ ڈاکٹر کے مطابق کتے کے کاٹنے سے زخمی ہوئے مریضوں کی حالت نازک ہے۔ خصوصاً بچوں کو گہرے زخم ہونے کے معاملے سامنے آئے ہیں، جن کے لیے خصوصی علاج کی ضرورت ہے۔ گہرے زخم والے بچوں کو بہتر اور خصوصی علاج کے لیے سائن اسپتال بھیجا گیا ہے۔ وہاں پیڈیاٹرک سرجن یعنی بچوں کے خصوصی سرجن ان کا علاج کریں گے۔ صرف 7 گھنٹوں کے اندر تقریباً 125 سے 135 لوگوں کے زخمی ہونے کی وجہ سے مقامی لوگوں کی پریشانیاں بڑھ گئی ہیں۔ بڑی تعداد میں آوارہ کتے کے حملے کا شکار ہونے کے بعد علاقے میں تحفظ اور روک تھام کو لے کر سوال اٹھنے لگے ہیں۔ مہاراشٹر کے ضلع ٹھانے میں واقع کلیان (مغرب) میں ایک ہی آوارہ کتے نے قہر برپا کر دیا ہے، جس نے محض چند گھنٹوں کے اندر 125 سے 130 سے زائد افراد کو کاٹ کر زخمی کر دیا ہے۔ اس ہولناک واقعے کے بعد پورے علاقے میں شدید خوف و ہراس کا ماحول پایا جا رہا ہے۔ اتوار (9 اگست) کی دوپہر کو ایک سفید رنگ کا آوارہ کتا اچانک انتہائی جارحانہ ہو گیا اور اس نے سڑک سے گزرنے والے راہگیروں، موٹر سائیکل سواروں اور آٹو رکشہ کے مسافروں پر پیچھے سے حملے شروع کر دیئے۔

مالیگاؤں کے مفتی اسمٰعیل کی کارکردگی پر مستقیم ڈگنیٹی کا سخت حملہ

نعمانی پل کی تعمیر میں پرون ٹوون پنچایت کا چیلنج

مالیگاؤں: (نامہ نگار) سماج وادی پارٹی کے گٹ نیتا مستقیم ڈگنیٹی نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقامی رکن اسمبلی مفتی اسمٰعیل کی تین ادوار پر مشتمل سیاسی کارکردگی کو نشانہ بنایا اور نعمانی پل کے معاملے پر ان سے ون ٹو ون پنچایت کا چیلنج دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلسل تین بار عوامی نمائندگی ملنے کے باوجود مالیگاؤں میں کوئی ایسا نمایاں تعمیری یا بنیادی کام نظر نہیں آتا جسے کامیابی قرار دیا جا سکے۔ مستقیم ڈگنیٹی نے پریس کانفرنس میں کہا کہ تعلیم، صحت اور بنکر برادری کے مسائل پر محض سیاست کی گئی ہے، جبکہ ان شعبوں میں کسی طویل مدتی منصوبے یا روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آج کا بیدار نوجوان سوشل میڈیا اور یوٹیوب کے دور میں پرانے بیانات اور وعدوں کا حساب مانگ رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ نعمانی پل سے متعلق ماضی کے دعووں کی ویڈیوز عوام کے سامنے لائی جا رہی ہیں تاکہ سچائی واضح ہو سکے۔ سماج وادی پارٹی کے رہنما نے نعمانی پل کے معاملے پر ایم ایل اے کے سابقہ بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 2019 سے اس پل کے حوالے سے مسلسل وعدے کیے جا رہے ہیں۔ 2022 میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ اگلی بارش سے قبل پل کی تعمیر مکمل کر لی جائے گی، لیکن 2026 کا موسمِ برسات شروع ہونے کے باوجود پل کا کام ادھورا ہے۔ انہوں نے ٹھیکیدار کے 19 جون 2026 کے خط کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ٹھیکیدار نے مالی اور تکنیکی مسائل، بالخصوص نگروکاس اور کارپوریشن سے متعلق رکاوٹوں کی تفصیل تحریری طور پر دی ہے۔ ایسے میں عوام کے سامنے میونسپل کارپوریشن پر فنڈ روکنے کا الزام لگانا درست نہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ٹھیکیدار کو دی گئی رقم کارپوریشن کے ذاتی فنڈ سے نہیں بلکہ نگروکاس کے ذریعے آئی ہے، لہٰذا اگر ایم ایل اے نے فنڈ منظور کرانے کا دعویٰ کیا تھا تو حکومت سے بقایا فنڈ ریلیز کرانا بھی انہی کی ذمہ داری ہے۔ مستقیم ڈگنیٹی نے اعلان کیا کہ اگر موجودہ نمائندے سے کام نہیں ہو رہا ہے تو نعمانی پل کی تعمیر کی ذمہ داری ان کے سپرد کی جائے، وہ مارچ 2027 تک متعلقہ محکموں اور حکومت سے رابطہ کر کے اس کام کو مکمل کرانے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کا مقصد کریڈٹ لینا نہیں بلکہ شہر کا مسئلہ حل کرنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مالیگاؤں کے بنکر اور انصاری برادری بجلی، ایم پی ایس ایل اور روزگار جیسے مسائل سے جوجھ رہی ہے۔ تین ادوار کے اقتدار کے باوجود بنکروں کے لیے کوئی جدید ٹیکنیکل سینٹر یا ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قائم نہیں کیا گیا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ شہر کے عوام اب خالی نعروں اور الزام تراشی کی سیاست کے بجائے پائیدار اور عملی ترقی چاہتے ہیں۔ اس موقع پر راحل حنیف نے نعمانی پل بناؤ کمیٹی کے ممبران کا نام پیش کیا جس میں شکیل احمد، جمیل چشتی، اطہر تارے، حسن شاہ، عبدالسلام سلو، انور خان، الیاس کامریڈ شامل ہیں۔

مالیگاؤں پاپلین صنعت پر بحران کے سیاہ بادل

بنکروں کی اہم میٹنگ میں بڑا فیصلہ، پیداوار پر قابو پانے کیلئے ۱۱ تا ۱۷ اگست کارخانے بند رکھنے پر اتفاق، بحران کی گھڑی میں اتحاد و اجتماعی مفاد کا مظاہرہ

مالیگاؤں: (نامہ نگار) پاپلین صنعت اس وقت ایک ایسے نازک اور بحرانی دور سے گزر رہی ہے جہاں ہر گزرتا دن بنکروں، مزدوروں، کاریگروں، تاجروں اور اس صنعت سے وابستہ ہزاروں خاندانوں کے لیے نئی تشویش لے کر سامنے آ رہا ہے۔ کاروباری حالات میں مسلسل دباؤ، پروسیسنگ کے اہم مرحلے میں پیدا ہونے والی رکاوٹ اور مستقبل کے غیر یقینی حالات نے پاپلین بنکر برادری کو گہری فکرمندی میں مبتلا کر دیا ہے۔ اسی سنگین صورتحال کے پیشِ نظر گزشتہ سنیچر 8 اگست 2026 کو پاپلین بنکروں کی ایک اہم مشاورتی میٹنگ منعقد ہوئی، جس میں موجودہ کاروباری حالات، پروسیسنگ کے بحران اور قانونی صورتحال سمیت صنعت کو درپیش مختلف مسائل پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا اور اجتماعی مفاد میں ایک اہم فیصلہ کیا گیا۔ میٹنگ میں اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ موجودہ بحرانی حالات میں پیداوار کو کنٹرول کرنے اور مارکیٹ پر بڑھتے ہوئے دباؤ کو کم کرنے کے لیے تمام پاپلین بنکر اپنے اپنے پاورلوم کارخانے 11 اگست 2026 سے 17 اگست 2026 تک مکمل طور پر بند رکھیں گے۔ اس اجتماعی فیصلے کا مقصد کسی فرد، گروپ یا ادارے کو نقصان پہنچانا ہرگز نہیں بلکہ موجودہ حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے صنعت کو مزید بڑے بحران سے محفوظ رکھنے، غیر ضروری پیداوار کو قابو میں رکھنے اور آنے والے دنوں کے لیے ایک محتاط اور اجتماعی حکمتِ عملی اختیار کرنا ہے۔ بنکروں کے مطابق یکم جون 2026 سے پالی، بالوترہ کا پروسیس مکمل طور پر بند ہے، جس کے باعث پاپلین صنعت سے وابستہ کاروباری حلقوں میں پہلے ہی شدید بے چینی اور اضطراب پایا جا رہا ہے۔ پروسیسنگ کے اس اہم سلسلے میں رکاوٹ نے پوری صنعتی زنجیر کو متاثر کیا ہے اور اب صنعت کار اس سوال سے دوچار ہیں کہ جب پروسیسنگ کا بنیادی نظام ہی متاثر ہو چکا ہو اور مستقبل کی صورتحال واضح نہ ہو تو کاروبار کو معمول کے مطابق کس طرح جاری رکھا جائے۔ دوسری جانب اس معاملے میں 22 ستمبر کو عدالت میں شنوائی مقرر ہے، جس پر پوری پاپلین صنعت کی نظریں مرکوز ہیں۔ عدالت کی آئندہ کارروائی اور پروسیسنگ کے معاملے میں ہونے والی پیش رفت کو صنعت کے مستقبل کے لیے انتہائی اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ مشاورتی میٹنگ میں شبیر ڈیگ والا اور راجو بھکو نے موجودہ کاروباری حالات پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے صنعت کو درپیش مشکلات، مارکیٹ کی صورتحال اور پیداوار کو منظم رکھنے کی ضرورت پر اپنی آراء پیش کیں، جبکہ محیب اللہ انصاری نے قانونی نکات پر اپنی بات رکھتے ہوئے موجودہ معاملے کے قانونی پہلوؤں اور آئندہ کی صورتحال کے حوالے سے اہم نکات پر روشنی ڈالی۔ تفصیلی تبادلۂ خیال کے بعد شرکائے میٹنگ نے اس بات پر اتفاق کیا کہ موجودہ حالات میں انفرادی مفاد سے بالاتر ہو کر پوری پاپلین صنعت کے اجتماعی مفاد کو سامنے رکھنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ میٹنگ میں اس حقیقت کو بھی خصوصی طور پر اجاگر کیا گیا کہ پاپلین صنعت محض پاورلوم، مشینوں، کپڑے اور کاروباری لین دین کا نام نہیں بلکہ اس صنعت کے ساتھ ہزاروں مزدوروں، کاریگروں، ٹرانسپورٹروں، تاجروں اور ان کے خاندانوں کی روزی روٹی جڑی ہوئی ہے۔ ایک بنکر کے کاروبار پر آنے والی مشکل کا اثر صرف ایک کارخانے تک محدود نہیں رہتا بلکہ اس کے اثرات پوری صنعتی زنجیر میں محسوس کیے جاتے ہیں۔

جمعیۃ علماء ضلع بلڈھانہ کی میٹنگ اور دینی تعلیمی بیداری مہم کے تحت تشکیلی و تربیتی پروگرام کا انعقاد

بچوں کی تعلیم کے ساتھ تعلیم بالغان اور مستورات کیلئے دینی مکاتب کی طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے

بلڈانہ: (پریس ریلیز) جمعیۃ علماء ضلع بلڈھانہ کی میٹنگ اور کھامگاؤں تحصیل میں دینی تعلیمی بیداری مہم کے تحت ایک اہم تشکیلی و تربیتی پروگرام کھیان مسجد، کھامگاؤں میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا شریف خان صاحب، صدر جمعیۃ علماء ضلع بلڈھانہ نے فرمائی، جبکہ نظامت کے فرائض مفتی صدیق صاحب اشاعتی، سیکریٹری جمعیۃ علماء ضلع بلڈھانہ نے انجام دیئے۔ پروگرام میں ضلع بلڈھانہ کی مختلف تحصیلوں کے عہدیداران، کھامگاؤں تحصیل و شہر کے جمعیۃ علماء کے اراکین و عہدیداران اور مختلف مکاتب کے معلمین، ائمہ، حفاظ اور علماء کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر مولانا عبداللہ صاحب نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع بلڈھانہ، مولانا ظل الرحمٰن جنرل سکریٹری، مولانا بسم اللہ صاحب رسولپور، مفتی شعیب صاحب، مولانا عطاء اللہ صاحب، مولانا خلیل اشرفی صاحب، حافظ عبدالکریم صاحب، حافظ نورالدین صاحب، مفتی نوالدین، مفتی اسلم، مفتی عامر، مولانا نثار ندوی، مفتی نوید، مولانا ذہین، حافظ مستقیم، مفتی سمیع صاحب سمیت متعدد علماء، ائمہ و حفاظ اور مکاتب کے معلمین شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ ملکاپور، ناندورہ، موتالہ، بلڈھانہ، چکھلی، مہکر، شیگاؤں، سنگرام پور اور جلگاؤں جامود تحصیلوں کے عہدیداران نے بھی شرکت کی۔ مؤثر و منظم مکاتب کے قیام پر خصوصی توجہ پروگرام کے اہم ایجنڈے میں مؤثر اور منظم مکاتب کا قیام، نیز بالغان اور مستورات کے لیے دینی مکاتب کا آغاز شامل تھا۔ مولانا ظل الرحمٰن صاحب نے بالغان و مستورات کے مکاتب کے قیام کی ضرورت، طریقۂ کار اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ صوبائی صدر محترم مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی سرپرستی اور مفتی محمد روشن شاہ قاسمی صاحب صدر دینی تعلیمی بورڈ مہاراشٹر کی نگرانی میں یکم اگست سے دینی تعلیمی بیداری مہم چلائی جا رہی ہے۔ مختلف تحصیلوں کے پروگراموں کی تاریخ اور مقامات کے تعین کے ساتھ ساتھ ضلعی سطح کے پروگرام کی تاریخ و مقام کے سلسلے میں بھی غور و خوض کیا گیا۔ اس موقع پر مولانا عبداللہ صاحب نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع بلڈھانہ نے تشکیلی امور کے حوالے سے اہم گفتگو فرمائی۔ دینی تعلیمی بورڈ کی یونٹس کی تشکیل اپنی اپنی تحصیل اور تحصیل کے مختلف مقامات پر دینی تعلیمی بورڈ کی یونٹس کے قیام کے سلسلے میں بھی اہم پیش رفت ہوئی۔ مولانا شریف خان صاحب نے اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کھامگاؤں تحصیل و شہری یونٹ کے ساتھ ضلع کی باڈی کی تشکیل کا عمل بھی مکمل کیا۔ SIR مہم اور وقف املاک کے کاغذات کی درستگی پر زور میٹنگ میں SIR کے سلسلے میں عمومی بیداری پیدا کرنے اور عوام کو اس حوالے سے ضروری معلومات فراہم کرنے پر بھی گفتگو ہوئی۔ اسی طرح وقف املاک کے کاغذات کی درستگی اور قانونی دستاویزات کی تکمیل کے لیے سنجیدگی کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا گیا۔ ان امور پر مفتی صدیق صاحب اشاعتی، سیکریٹری جمعیۃ علماء ضلع بلڈھانہ نے تفصیلی معلوماتی گفتگو کرتے ہوئے شرکاء کو ضروری رہنمائی فراہم کی۔ آئندہ پروگراموں کا اعلان میٹنگ میں طے پایا کہ ضلع بلڈھانہ کی مختلف تحصیلوں میں دینی تعلیمی بیداری و تربیتی پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ طے شدہ پروگراموں کی تفصیل درج ذیل ہے: مہکر تحصیل: مقام ڈون گاؤں، 7 اگست، بروز جمعہ، مہکر تحصیل: مقام مہکر، 8 اگست، بروز سنیچر، چکھلی تحصیل: مقام اندری، 17 اگست، بروز پیر، جبکہ بلڈھانہ، شیگاؤں، جلگاؤں جامود اور ناندورہ تحصیلوں کے پروگراموں کی تاریخوں کا اعلان اگلے دو روز میں کیا جائے گا، ان شاء اللہ۔ ضلعی سطح کے پروگرام کے لیے ملکاپور اور کھامگاؤں دو مقامات زیرِ غور ہیں۔ صوبائی و زونل ذمہ داران سے مشاورت کے بعد ضلعی پروگرام کے مقام اور تاریخ کا اعلان بھی آئندہ چند دنوں میں کیا جائے گا، ان شاء اللہ۔ آئندہ میٹنگ ملکاپور میں ہوگی شرکاء کو بتایا گیا کہ جمعیۃ علماء ضلع بلڈھانہ کی آئندہ میٹنگ ملکاپور، ضلع بلڈھانہ میں منعقد ہوگی، جس کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا، ان شاء اللہ۔ آخر میں تمام مقامی و بیرونی شرکاء کے لیے ضیافت کا خصوصی انتظام کیا گیا۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 70399 66616 = 75061 00010
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

نیتن یاہو کے مسترد کرنے کے باوجود غزہ منصوبہ ہی آگے بڑھنے کا واحد راستہ

ملادینوف نے معاہدے کے موجودہ مرحلے کو ایک ایسا عہد قرار دیا جس میں امریکہ، حماس اور بورڈ آف پیس شامل ہیں، جبکہ اسرائیل کو خاص طور پر اس سے باہر رکھا گیا ہے

ملادینوف نے معاہدے کے موجودہ مرحلے کو ایک ایسا عہد قرار دیا جس میں امریکہ، حماس اور بورڈ آف پیس شامل ہیں، جبکہ اسرائیل کو خاص طور پر اس سے باہر رکھا گیا ہے۔ انہوں نے گزشتہ ہفتے نیتن یاہو کو دی گئی اس یقین دہانی کا اعادہ کیا کہ حماس کے مکمل غیر مسلح ہونے کے بعد ہی اسرائیل پیچھے ہٹے گا۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی قیادت میں بنائے گئے 'بورڈ آف پیس' کے غزہ کیلئے ہائی کمشنر نکولے ملادینوف نے اسرائیل کے چینل ۱۲ کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ ۷ اکتوبر جیسے کسی حملے کو دہرائے جانے سے روکنے کیلئے امریکہ کی حمایت یافتہ غزہ منصوبہ ہی "آگے بڑھنے کا واحد راستہ" ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہم آج جو متبادل پیش کر رہے ہیں وہ آگے بڑھنے کا واحد طریقہ ہے، یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ یہ المیہ دوبارہ پیش نہ آئے۔" انہوں نے مزید کہا کہ تبادلۂ خیال جاری ہے اور انہیں "ہر ایک کیلئے ایک مثبت نتیجہ" نکلنے کی امید ہے۔ ملادینوف نے معاہدے کے موجودہ مرحلے کو ایک ایسا عہد قرار دیا جس میں امریکہ، حماس اور بورڈ آف پیس شامل ہیں، جبکہ اسرائیل کو خاص طور پر اس سے باہر رکھا گیا ہے۔ انہوں نے گزشتہ ہفتے نیتن یاہو کو دی گئی اس یقین دہانی کا اعادہ کیا کہ حماس کے مکمل غیر مسلح ہونے کے بعد ہی اسرائیل پیچھے ہٹے گا۔ ملادینوف اپنے اس بیان سے پیچھے ہٹ گئے جس میں انہوں نے مرحلہ وار انخلاء کی تجویز دی تھی۔ انہوں نے کہا کہ "اگر واقعی غیر عسکری سازی ہوتی ہے، تو اسرائیل غزہ پٹی سے انخلاء کر لے گا۔" انہوں نے مزید کہا کہ غیر مسلح کرنے کا دائرہ کار حماس کے تمام ہتھیاروں کو احاطہ کرے گا، جن میں کلاشنکوف رائفلیں بھی شامل ہیں۔ دریں اثناء، غزہ منصوبے کے پیچھے موجود سینئر حکام نے اسرائیلی نیوز ویب سائٹ 'وائی نیٹ' (Ynet) کو دیئے گئے ایک بیان میں دعویٰ کیا کہ زمینی سطح پر اسرائیل کے اقدامات ۱۵ نکات پر مشتمل تجویز کے ساتھ ہم آہنگ ہیں، حالانکہ نیتن یاہو نے اتوار کے دن عوامی طور پر غزہ منصوبے کو مسترد کر دیا ہے۔ غزہ کی "پیس کونسل" کے ذرائع نے کہا کہ "ہم عمل پر توجہ دیتے ہیں اور الفاظ واعلانات پر کم۔" انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ اسرائیل نے ہدف بنا کر کی جانے والی قتل و غارت گری روک دی ہے اور وہ جنگ بندی کا احترام کر رہا ہے، جبکہ اسرائیلی دفاعی افواج (آئی ڈی ایف) یلو لائن پر تعینات ہے جو غزہ کے ۵۳ فیصد حصے کو کنٹرول کرتی ہے اور اس کے آگے کوئی فورسیز موجود نہیں ہیں۔ چینل ۱۲ نیوز نے رپورٹ کیا کہ اسرائیل کے دفاعی ادارے نے حال ہی میں غزہ کے متعدد مقامات سے آئی ڈی ایف فورسیز کو واپس بلانے پر بات چیت کی ہے، جس کے تحت فوجیوں کی جگہ ممکنہ طور پر ایک کثیر القومی فورس لے سکتی ہے، اگرچہ حماس کے غیر مسلح ہونے میں ابھی کافی وقت باقی ہے۔ سیکورٹی حکام کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ اگر ایسے انخلاء کی منظوری دی جاتی ہے تو وہ ہنگامی منصوبے تیار کر رہے ہیں، اگرچہ "غیر مسلح" ہونے کی دقیق تعریف ابھی تک غیر واضح ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے غزہ 'بورڈ آف پیس' کے سربراہ نکولے ملادینوف کا کہنا ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کی مخالفت کے باوجود، امریکی حمایت یافتہ غزہ منصوبہ ہی خطے میں امن اور آگے بڑھنے کا واحد راستہ ہے۔ یہ منصوبہ 7 اکتوبر 2023 جیسے المیے کو دوبارہ رونما ہونے سے روکنے کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ ٹرمپ کا 15 نکاتی منصوبہ: امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے 31 جولائی کو حماس کو 'مکمل طور پر غیر مسلح' کرنے اور غزہ میں ایک نئی فلسطینی گورننگ باڈی کی تشکیل کے لیے 15 نکاتی روڈ میپ کا اعلان کیا تھا، جس کی حماس نے توثیق کر دی تھی۔ نیتن یاہو کا مؤقف: اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے اس منصوبے کو مسترد کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ جب تک حماس کے بھاری اور ہلکے ہتھیاروں سمیت اس کی تمام عسکری صلاحیتیں حقیقی طور پر ختم نہیں ہو جاتیں، اسرائیلی فوج غزہ سے پیچھے نہیں ہٹے گی۔ بورڈ آف پیس کا ردعمل: العربیہ اردو کے مطابق، نکولے ملادینوف نے واضح کیا کہ اس منصوبے کے تحت بات چیت جاری ہے اور امریکہ، حماس اور بورڈ آف پیس اس میں شامل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ آپشن ہی مستقل امن کا واحد طریقہ ہے۔

پاکستان مکہ دفاعی معاہدے کو 'اسلامی نیٹو' میں بدلنا چاہتا ہے

اسرائیل اور بھارت کو مشترکہ خطرہ قرار دینے کی کوشش

اسلام آباد: پاکستان، سعودی عرب اور ترکی کے درمیان طے پانے والے نئے مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے کے فوراً بعد پاکستانی وزیر دفاع خواجہ آصف کے بیانات نے اس معاہدے کے مستقبل اور ممکنہ مقاصد پر نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ خواجہ آصف نے مسلم ممالک سے اسرائیل کے خلاف متحد ہونے اور مشترکہ فوجی محاذ تشکیل دینے کی بات کی ہے۔ مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے کے تحت تینوں ممالک میں سے کسی ایک پر مسلح حملے کو تمام اراکین پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ باضابطہ طور پر یہ ایک دفاعی معاہدہ ہے اور اس میں کسی مخصوص ملک کو دشمن قرار نہیں دیا گیا، تاہم پاکستانی قیادت کے بیانات سے یہ تاثر سامنے آیا ہے کہ اسلام آباد اسے وسیع تر مسلم فوجی اتحاد کی بنیاد کے طور پر دیکھنا چاہتا ہے۔ پاکستانی وزیر دفاع کی جانب سے اسرائیل کو مسلم دنیا کے لیے مشترکہ خطرے کے طور پر پیش کرنے سے خاص طور پر سعودی عرب کے لیے سفارتی پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ریاض اسرائیل کو تسلیم نہیں کرتا لیکن مستقبل میں سعودی اسرائیل تعلقات معمول پر آنے کا امکان خطے کی سفارتی بحث کا اہم حصہ رہا ہے۔ اسی طرح سعودی عرب بھارت کے ساتھ تیزی سے بڑھتی ہوئی اقتصادی اور اسٹریٹجک شراکت داری رکھتا ہے۔ پاکستان کی ممکنہ حکمت عملی میں اس کا جوہری ہتھیاروں کا ذخیرہ اور بڑی پیشہ ور فوج بھی اہم عنصر ہیں۔ سعودی عرب مالی اور سیاسی طاقت جبکہ ترکی نیٹو کی دوسری سب سے بڑی فوج اور تیزی سے ترقی کرتی دفاعی صنعت رکھتا ہے۔ ان تینوں صلاحیتوں کا امتزاج ایک طاقتور دفاعی ڈھانچہ تشکیل دے سکتا ہے۔ تاہم بھارت کے معاملے پر بھی تینوں ممالک کے مفادات یکساں نہیں ہیں۔ پاکستان طویل عرصے سے کشمیر کے معاملے کو وسیع تر اسلامی مسئلے کے طور پر پیش کرتا آیا ہے، جبکہ سعودی عرب نے نئی دہلی کے ساتھ مضبوط اقتصادی اور اسٹریٹجک تعلقات قائم کیے ہیں۔ بھارت مشرق وسطیٰ یورپ اقتصادی راہداری سمیت کئی اہم علاقائی منصوبوں میں بھی مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح ترکی کے پاکستان کے ساتھ قریبی تعلقات اور کشمیر پر اختلافات کے باوجود بھارت کے ساتھ اہم اقتصادی مفادات موجود ہیں۔ اس لیے پاکستان کی جانب سے اسرائیل اور بھارت کو ممکنہ مشترکہ مخالفین کے طور پر پیش کرنے کی سوچ کو سعودی عرب اور ترکی کی مکمل حمایت حاصل ہونا آسان نہیں ہوگا۔ مکہ معاہدہ تین اہم سنی مسلم ممالک کو اجتماعی دفاعی نظام میں ضرور جوڑتا ہے، لیکن اسے وسیع تر 'اسلامی نیٹو' میں تبدیل کرنے کی پاکستانی خواہش کا مستقبل اس بات پر منحصر ہوگا کہ آیا سعودی عرب اور ترکی بھی اس معاہدے کو اسی نظریاتی اور جغرافیائی سیاسی تناظر میں دیکھتے ہیں یا اسے صرف تین ممالک تک محدود دفاعی بندوبست رکھنا چاہتے ہیں۔

بنگلہ دیش کے مقامی لوگوں نے حقوق کے لیے ریلی نکالی

ڈھاکہ: 9 اگست کو اقوام متحدہ کے عالمی مقامی لوگوں کے عالمی دن اس سال مقامی علمی نظاموں کے تحفظ کے لیے وقف ہے جس نے نسلوں تک مقامی لوگوں کی فلاح و بہبود کو برقرار رکھا ہے۔ اس سال کے فوکس کے بارے میں اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ 'مکمل عالمی نظریات میں جڑیں جو علاقے، روحانیت، کمیونٹی اور زندگی کے طریقوں کو جوڑتی ہیں، وہ اقدار، طریقوں اور دیکھ بھال کی شکلوں کو گھیرے ہوئے ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ تیار اور گزر رہے ہیں۔ پوری دنیا میں، تھیم 'دیسی دائیوں کی عزت کرنا: زندگی اور بہبود کی حفاظت' کے تحت مڈوائفری پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ تاہم، بنگلہ دیش میں، منتظمین جشن کو آئینی حقوق، زمینی حقوق اور مقامی لوگوں کے لیے دیگر حقوق کا مطالبہ کرنے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ بنگلہ دیش 180 ملین آبادی کا ملک ہے، جن کی اکثریت مسلمانوں کی ہے، جب کہ ملک کے 600,000 عیسائیوں میں سے نصف سے زیادہ کا تعلق مختلف مقامی گروہوں سے ہے۔ ملک کے مقامی لوگوں نے مذاکروں، ریلیوں، ثقافتی پروگراموں کا منصوبہ بنایا اور کیتھولک کے زیر انتظام چلنے والے مختلف اسکولوں، کالجوں اور گرجا گھروں میں بھی یہ دن منایا جا رہا تھا۔ بنگلہ دیش میں کیتھولک چرچ برسوں سے مقامی لوگوں کی تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، اور زمینی حقوق کے مسائل میں مدد کے لیے کام کر رہا ہے۔ بہر حال، گارو مقامی حقوق کے کارکن تھیوفیل نوکریک کا خیال ہے کہ چرچ کو مقامی لوگوں کے لیے مزید کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ نوکریک نے کہا، چرچ مقامی لوگوں کو تعلیم دینے میں بے مثال کردار ادا کر رہا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ چرچ اندرون اور بیرون ملک مقامی لوگوں کے حقوق کی وکالت کرنے میں ایک مضبوط کردار ادا کر سکتا ہے۔ بنگلہ دیش کے کیتھولک بشپس کانفرنس کے انٹیگرل ہیومن ڈیولپمنٹ کمیشن کے سکریٹری فادر ہیوبرٹ لینٹن گومز کا خیال ہے کہ چرچ نے ہمیشہ نہ صرف عیسائیوں بلکہ تمام مقامی لوگوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے کام کیا ہے۔

چین کی ڈراپ آؤٹ نسل

روایتی زندگی سے دور نوجوان تھائی لینڈ میں نئی آزادی تلاش کرنے لگے

بنکاک: چین کے کچھ نوجوان اور درمیانی عمر کے شہری اپنے ملک کے سخت سماجی ضابطوں اور روایتی طرزِ زندگی سے دور جنوب مشرقی ایشیا، خصوصاً تھائی لینڈ، میں متبادل طرزِ زندگی کی جانب راغب ہو رہے ہیں۔ ایسے چینی شہریوں میں وہ افراد بھی شامل ہیں جو روایتی کیریئر، سماجی توقعات اور معمول کی شہری زندگی سے الگ راستہ اختیار کر رہے ہیں۔ تھائی لینڈ میں میوزک فیسٹیولز اور متبادل ثقافتی حلقے ان کے لیے ایک ایسی جگہ بن رہے ہیں جہاں وہ ان تجربات سے بھی روشناس ہو رہے ہیں جو چین میں ممنوع یا سخت پابندیوں کا شکار ہیں۔ مضمون میں 39 سالہ ایک چینی شہری کا ذکر کیا گیا ہے جو بنکاک میں مقیم ہے۔ اس کے مطابق اس نے تھائی لینڈ آنے سے قبل کبھی بھنگ استعمال نہیں کی تھی، تاہم وہاں پہنچنے کے بعد اس تجربے نے اس کی سوچ اور زندگی کے بارے میں نقطۂ نظر پر گہرا اثر ڈالا۔ چینی شہریوں کے لیے بھنگ کا استعمال غیر قانونی ہے، اس کے باوجود تھائی لینڈ میں مقیم یا وہاں جانے والے بعض چینی افراد اس کا استعمال کر رہے ہیں۔ یہ رجحان چین کی اس ابھرتی ہوئی نسل کی وسیع تر تصویر پیش کرتا ہے جو روایتی کامیابی، ملازمت اور سماجی زندگی کے مقررہ تصورات سے باہر اپنی شناخت اور زندگی کا نیا راستہ تلاش کر رہی ہے۔

سعودی عرب کے دار الحکومت ریاض میں

صوفہ فیکٹری میں آگ لگنے سے ۱۶ بنگلہ دیشی ہلاک

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کی وزارت خارجہ نے پیر کے روز کہا کہ سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض کے موسیٰ سنایا علاقے میں ایک صوفہ فیکٹری میں آتشزدگی سے کم از کم 16 بنگلہ دیشی شہری ہلاک ہوگئے، انہوں نے ہلاکتوں پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ہلاک ہونے والوں کے اہل خانہ سے تعزیت کی۔ ایک بیان میں، وزارت نے اتوار کو پیش آنے والے اس واقعے پر دلی تعزیت کا اظہار کیا اور مرنے والوں کے اہل خانہ کو گہرے نقصان کے اس مشکل وقت میں اپنی مکمل حمایت اور یکجہتی کا یقین دلایا۔ عزت مآب وزیر خارجہ اور عزت مآب وزیر مملکت برائے امور خارجہ نے بنگلہ دیش میں آتشزدگی سے ہونے والے قومی نقصان پر گہرے دکھ اور دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے ہلاک ہونے والے بنگلہ دیشی شہریوں کے سوگوار خاندان کے ارکان کے ساتھ اپنی گہری ہمدردی کا اظہار کیا اور انہیں اس ناقابل تلافی نقصان اور دکھ کی گھڑی میں ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے کی یقین دہانی کرائی۔ وزارت نے کہا کہ ریاض میں بنگلہ دیشی سفارتخانے کے اہلکار واقعے کی اطلاع ملنے کے فوراً بعد جائے وقوعہ پر پہنچ گئے اور وہ سعودی حکام کے ساتھ رابطہ کر رہے ہیں تاکہ متاثرین کی شناخت کی جا سکے اور لاشوں سے متعلق ضروری رسمی کارروائیوں کو مکمل کیا جا سکے۔ ریاض میں بنگلہ دیش کے سفارت خانے نے بھی کہا کہ وہ اس واقعے کے بارے میں تفصیلی معلومات اکٹھا کرنے اور متاثرہ افراد کو مدد فراہم کرنے کے لیے کام کر رہا ہے۔ یہ انتہائی افسوس کے ساتھ ہے کہ ہم ریاض کے موسیٰ سنائیہ علاقے میں ایک المناک آتشزدگی کے بعد تارکین وطن بنگلہ دیشیوں کی ہلاکتوں کی اطلاع دے رہے ہیں۔

کراچی اور سندھ میں بستروں کی کمی سے مریضوں کو سرکاری ہسپتالوں میں مشکلات کا سامنا

کراچی اور سندھ بھر کے سرکاری اسپتالوں میں پیڈیاٹرک ایمرجنسی بیڈز کی شدید کمی کا سامنا ہے

کراچی: کراچی اور سندھ بھر کے سرکاری اسپتالوں میں پیڈیاٹرک ایمرجنسی بیڈز کی شدید کمی کا سامنا ہے، جس کی وجہ سے روزانہ سینکڑوں بچے بروقت علاج سے محروم رہتے ہیں یا خاندانوں کو مہنگی پرائیویٹ دیکھ بھال کرنے پر مجبور کرنا پڑتا ہے۔ ہسپتال انتظامیہ اکثر داخلے سے انکار کرتے وقت دستیاب بستروں کی کمی کا حوالہ دیتی ہے۔ سندھ میں ایک سال سے کم عمر کے 1.9 ملین اور پانچ سال سے کم عمر کے 5.9 ملین سے زیادہ بچوں کے لیے صرف 450 سے زیادہ پیڈیاٹرک ایمرجنسی بیڈ ہیں۔ بچوں کی بڑھتی ہوئی آبادی کے باوجود، بستروں کی گنجائش برسوں سے بڑی حد تک تبدیل نہیں ہوئی، ہسپتال شدید بیمار بچوں کو ترجیح دیتے ہیں اور دوسروں کو 24 گھنٹوں کے اندر ڈسچارج کر دیتے ہیں۔ ایک دہائی قبل، محکمہ صحت سندھ نے پیڈیاٹرک ایمرجنسی سروسز کو پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت ایک غیر سرکاری تنظیم کو منتقل کیا۔ این جی او کراچی کے چھ سرکاری اسپتالوں اور سندھ بھر کے چار ضلعی اسپتالوں میں ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹس کا انتظام کرتی ہے۔ صوبائی بجٹ دستاویزات سے پتہ چلتا ہے کہ اسے ان خدمات کے لیے 2.40 بلین روپے سالانہ ملتے ہیں، حالانکہ بستر کی گنجائش میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا ہے۔ این جی او کے حکام نے بتایا کہ دس ہسپتالوں میں 450 سے زیادہ پیڈیاٹرک ایمرجنسی بیڈ دستیاب ہیں۔ تاہم، اطفال کے ماہرین نے خبردار کیا کہ ویکسینیشن کی کوریج میں کمی اور بچوں کے فارمولے کے بڑھتے ہوئے استعمال نے بچپن کی بیماریوں میں اضافے میں مدد کی ہے، اور پہلے سے ہی محدود سہولیات پر مزید بوجھ ڈالا ہے۔ بڑے ہسپتالوں میں کمی نظر آ رہی ہے۔ سول ہسپتال میں روزانہ 100 سے زائد مریضوں کے لیے 30 پیڈیاٹرک ایمرجنسی بیڈ ہیں، جب کہ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ (این آئی سی ایچ) میں 68 بستر ہیں لیکن روزانہ 400 سے زیادہ بچے آتے ہیں۔ لیاری جنرل اسپتال میں 30، عباسی شہید اسپتال میں 35، سندھ گورنمنٹ کورنگی اسپتال میں 40 اور سندھ گورنمنٹ نارتھ کراچی اسپتال میں 10 بستر ہیں۔ کراچی سے باہر حیدرآباد میں 30، لاڑکانہ میں 60، سکھر میں 35، خیرپور میں 35 اور نوابشاہ میں 40 بستر ہیں۔ والدین نے ہنگامی دیکھ بھال تک رسائی میں مشکلات کی اطلاع دی۔ صدر کے ایک رہائشی سید یوسف نے بتایا کہ ان کی سات ماہ کی بیٹی کو سانس لینے میں دشواری کا سامنا ہے، کو این آئی سی ایچ میں داخلے سے منع کر دیا گیا کیونکہ بستر دستیاب نہیں تھے۔ دوسرے والدین نے الزام لگایا کہ انہیں طبی تشخیص سے پہلے ہی ہٹا دیا گیا اور شکایت کی کہ زیادہ ہجوم کے نتیجے میں اکثر بچے ایک ہی بستر میں شریک ہوتے ہیں۔ کراچی اور صوبہ سندھ کے سرکاری ہسپتالوں میں بستروں (بیڈز) کی شدید قلت کے باعث مریضوں اور ان کے لواحقین کو انتہائی سنگین مشکلات کا سامنا ہے۔ خاص طور پر بچوں کے ہنگامی شعبوں (شعبۂ اطفال ایمرجنسی) اور بڑے تدریسی ہسپتالوں میں گنجائش سے کئی گنا زیادہ مریض روزانہ رجوع کر رہے ہیں۔

پاکستان کا مٹتا ہوا یہودی ورثہ کبھی کراچی میں آباد برادری اب تاریخ کا حصہ تھا

کراچی: پاکستان میں یہودی برادری کی موجودگی آج تقریباً ختم ہو چکی ہے، لیکن ملک، خصوصاً کراچی، میں اس برادری کی تاریخ اور اس سے وابستہ آثار ایک ایسے ماضی کی یاد دلاتے ہیں جب یہودی شہری مقامی معاشرے کا حصہ تھے۔ تقسیم ہند سے قبل اور پاکستان کے ابتدائی برسوں میں کراچی میں ایک چھوٹی مگر منظم یہودی آبادی موجود تھی۔ یہ برادری مذہبی اور سماجی سرگرمیوں کے ساتھ شہر کی روزمرہ زندگی میں بھی شریک تھی۔ کراچی میں قائم میگن شالوم سینیگاگ اس برادری کا سب سے نمایاں مذہبی مرکز تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ پاکستان میں یہودیوں کے لیے حالات تبدیل ہوتے گئے۔ اسرائیل کے قیام، عرب اسرائیل تنازعات اور خطے میں بڑھتی سیاسی کشیدگی کے دوران بیشتر یہودی خاندان پاکستان چھوڑ کر بھارت، اسرائیل اور دیگر ممالک منتقل ہو گئے۔ نتیجتاً ملک میں صدیوں پر محیط یہودی موجودگی تقریباً ختم ہو گئی۔ کراچی کا تاریخی سینیگاگ بھی باقی نہ رہ سکا اور بعد میں اسے منہدم کر دیا گیا۔ تاہم شہر کے میوہ شاہ قبرستان میں موجود یہودی قبریں آج بھی اس گمشدہ برادری کی تاریخ کی اہم نشانی سمجھی جاتی ہیں۔ پاکستان میں یہودی ورثے کی کہانی ملک کے اس متنوع تاریخی اور سماجی ماضی کو بھی اجاگر کرتی ہے جس میں مختلف مذاہب اور برادریوں کے لوگ آباد رہے۔

مکہ دفاعی معاہدہ: طاقت کا مظاہرہ یا کمزوری کا اعتراف؟

اسلام آباد: ترکی، سعودی عرب اور پاکستان نے 7 اگست کو مکہ میں مشترکہ دفاعی معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ اس معاہدے میں کہا گیا ہے کہ کسی ایک رکن پر حملہ تینوں پر حملہ سمجھا جائے گا جو ناٹو کے آرٹیکل 5 جیسا الفاظ استعمال کرتا ہے۔ تاہم تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ یہ معاہدہ مضبوط فوجی اتحاد سے زیادہ ایک احتیاطی منصوبہ لگتا ہے۔ تینوں ممالک کے سیکیورٹی خدشات، اسٹریٹجک مفادات اور بڑی طاقتوں سے تعلقات ایک جیسے نہیں ہیں۔ اس لیے صرف "ایک پر حملہ سب پر حملہ" کا اعلان حقیقی روک تھام پیدا نہیں کرتا۔ سعودی حکام نے واضح کیا ہے کہ یہ کوئی "فوجی محور" یا "فرقہ وارانہ بلاک" نہیں ہے اور نہ ہی اس کا کوئی جوہری مقصد ہے۔ ترک حکام نے بھی اسے خالص دفاعی قرار دیا ہے۔ معاہدے میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ حملے کی تعریف کیا ہے، کب فوجی ردعمل دیا جائے گا اور تینوں ممالک کی افواج کیسے مربوط ہوں گی۔ ترکی ناٹو کا رکن ہے اور اس کی فوج اتحاد کی دوسری بڑی فوج سمجھی جاتی ہے۔ اگر ترکیہ کسی ایسے تنازعے میں پھنس جائے جو براہِ راست ناٹو کا دشمن نہ ہو، تو مکہ معاہدہ اور ناٹو کے درمیان ترجیح اور کمانڈ کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ پاکستان نے ستمبر 2025 میں سعودی عرب کے ساتھ دوطرفہ اسٹریٹجک دفاعی معاہدہ کیا تھا۔ 2026 کی ایران جنگ کے دوران پاکستان نے ہزاروں فوجی، جنگی جہاز اور چینی دفاعی نظام سعودی عرب بھیجے، لیکن ایرانی افواج کے خلاف براہِ راست جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ اس لیے ماہرین سمجھتے ہیں کہ یہ نیا تین طرفہ معاہدہ بھی زیادہ سخت فوجی وعدہ پیدا نہیں کرے گا۔ سعودی عرب امریکی سیکیورٹی ضمانتوں پر مکمل بھروسہ کم کر رہا ہے۔ ایرانی میزائلوں نے خلیج کی تیل کی تنصیبات کو نشانہ بنایا، جس سے سعودی انفراسٹرکچر کی کمزوری سامنے آئی۔ ساتھ ہی امریکہ کے ساتھ جوہری تعاون کا معاہدہ بھی ہوا ہے جس میں سخت بین الاقوامی نگرانی کی شق نہیں ہے۔ مکہ معاہدہ اور جوہری تعاون دونوں سعودی عرب کی "ہیجنگ" حکمت عملی کا حصہ نظر آتے ہیں۔ امریکہ کے ساتھ تعلقات برقرار رکھتے ہوئے پاکستان اور ترکی جیسے شراکت داروں کے ذریعے اپنے اختیارات کو وسیع کرنا۔ تجزیہ کاروں کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ معاہدہ علاقائی طاقت کے توازن میں کوئی تاریخی تبدیلی نہیں لاتا۔ تینوں حکومتوں کے مفادات الگ الگ ہیں۔ اصل امتحان اس وقت آئے گا جب واقعی کسی رکن پر حملہ ہوگا اور دیکھا جائے گا کہ دوسرے ممالک کیا ردعمل دیتے ہیں۔

اقوام متحدہ نے کشمیر میں تشدد پر پاکستان سے جوابدہی کا مطالبہ کیا

اگر پرامن احتجاج میں ملوث ہونے کے باعث لوگوں کو نقصان پہنچا ہے، تو اس کے لیے جوابدہ ہونا ضروری ہے

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ نے پاکستانی مقبوضہ جموں و کشمیر میں پرامن مظاہرین پر کریک ڈاؤن کے حوالے سے حکام سے جوابدہی کا مطالبہ کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ پرامن آمبلی کے بنیادی حقوق کا احترام کیا جانا چاہیے۔ ایک رپورٹ کے مطابق، اقوام متحدہ کی پریس بریفنگ کے دوران خطے میں جاری صورتحال اور انسانی حقوق کے خدشات کے حوالے سے میڈیا کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے، اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نائب ترجمان فرحان حق نے کہا کہ تمام دائرہ اختیار میں حکام کو پرامن احتجاج کے حق کا احترام کرنا چاہیے۔ حق نے کہا، سیکرٹری جنرل اپنے ہائی کمشنر کے کام کی حمایت کرتے ہیں، اور ہم یقینی طور پر امید کرتے ہیں کہ وولکر ترک کی درخواستوں کو سنا جائے گا۔ پرامن مظاہرین کے خلاف مقامی حکام کی طرف سے کیے گئے اقدامات پر احتساب کے لیے مخصوص مطالبات سے خطاب کرتے ہوئے، حق نے اس بات پر زور دیا کہ مظاہرین کو پہنچنے والے کسی بھی نقصان کی تحقیقات ہونی چاہیے۔ ٹھیک ہے، یہ ضروری ہے کہ تمام حکام ہر جگہ پرامن احتجاج کی اجازت دیں، اور یقینی طور پر یہاں ایسا ہی ہے۔ اگر پرامن احتجاج میں ملوث ہونے کے باعث لوگوں کو نقصان پہنچا ہے، تو اس کے لیے جوابدہ ہونا ضروری ہے۔ ان کا یہ تبصرہ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق وولکر ترک نے گزشتہ ماہ کے شروع میں پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر (پی او جے کے) میں قانون ساز اسمبلی کے انتخابات سے قبل بڑھتی ہوئی بدامنی پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے پاکستانی حکام پر تحمل سے کام لینے، بنیادی حقوق کے تحفظ اور رپورٹ شدہ تشدد کے لیے جوابدہی کو یقینی بنانے پر زور دینے کے بعد سامنے آیا ہے۔ ایک پریس ریلیز میں، ترک نے پرامن رہنے کی اپیل کی کیونکہ پورے خطے میں تناؤ بڑھ رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق، انتخابات سے قبل بڑھتی ہوئی سیاسی بے چینی سے منسلک مظاہروں کے دوران جون سے لے کر اب تک مظاہرین اور قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں سمیت درجنوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہائی کمشنر نے تمام رپورٹ شدہ اموات کی فوری، مکمل اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا، اس بات پر زور دیا کہ ذمہ داروں کو جوابدہ ہونا چاہیے، قطع نظر اس سے کہ متاثرین مظاہرین یا سیکورٹی فورسز کے ارکان تھے۔ ترک نے پاکستان کے جموں کشمیر جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی پر انسداد دہشت گردی کے قوانین کے تحت احتجاجی تحریک کی قیادت کرنے والی تنظیم پر پابندی لگانے کے فیصلے پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ جموں کشمیر جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی، جس میں تاجر، ٹرانسپورٹرز، طلباء، وکلاء اور سول سوسائٹی کے کارکن شامل ہیں۔

فلسطین کی حمایت مہنگی پڑی، خبیب نورماگومیدوف کا انکشاف: ہم نے اسپانسرشپ کھودی

سابق یو ایف سی لائٹ ویٹ چیمپئن خبیب نورماگومیدوف نے انکشاف کیا ہے کہ فلسطین کے حق میں عوامی طور پر آواز اٹھانے کی انہیں مالی قیمت بھی ادا کرنا پڑی

سابق یو ایف سی لائٹ ویٹ چیمپئن خبیب نورماگومیدوف نے انکشاف کیا ہے کہ فلسطین کے حق میں عوامی طور پر آواز اٹھانے کی انہیں مالی قیمت بھی ادا کرنا پڑی۔ ایک حالیہ گفتگو میں خبیب نے دعویٰ کیا کہ فلسطین کے بارے میں سوشل میڈیا پر اظہارِ خیال کرنے والے بعض کھلاڑیوں کے ساتھ اسپانسرز نے معاہدے ختم کیے، اور ان کے بقول وہ خود، یو ایف سی ویلٹر ویٹ چیمپئن اسلام مخاچیف اور ان کے ساتھی عثمان نورماگومیدوف بھی مالی نقصان اٹھا چکے ہیں۔ خبیب نے کہا کہ بعض اسپانسرز ایسے کھلاڑیوں کے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتے جو فلسطین کی حمایت کرتے ہیں۔ فلسطین کے حق میں آواز اٹھانے والے سابق یو ایف سی چیمپئن خبیب نورماگومیدوف نے دعویٰ کیا ہے کہ غزہ اور فلسطین کے بارے میں کھل کر اظہارِ خیال کرنے والے کھلاڑیوں کو مالی نقصان بھی اٹھانا پڑ رہا ہے۔ خبیب کے مطابق خود انہیں، یو ایف سی ویلٹر ویٹ چیمپئن اسلام مخاچیف اور عثمان نورماگومیدوف کو بھی اسپانسرشپ اور معاہدوں کے معاملے میں نقصان پہنچا ہے۔ یہ انکشاف خبیب کی ایک حالیہ گفتگو کے دوران سامنے آیا، جس کا ویڈیو کلپ سوشل میڈیا پر تیزی سے گردش کر رہا ہے۔ خبیب نے اسپانسرشپ کے ممکنہ اثرات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ معروف کھلاڑیوں کے لیے فلسطین کے معاملے پر بات کرنا ہمیشہ بے ضرر نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ "مثال کے طور پر، میں ایک مشہور کھلاڑی ہوں۔ کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ جب آپ ان کے بارے میں پوسٹ کرتے ہیں تو آپ معاہدے اور اسپانسرشپ کھو دیتے ہیں؟ بہت سے اسپانسرز ایسے کھلاڑیوں کے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتے جو فلسطین کی حمایت کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ حمایت نہ بھی کریں، صرف کچھ کہہ دیں تو وہ معاہدے منسوخ کر دیتے ہیں۔" خبیب نے اس کے بعد کہا کہ معاملہ صرف ان تک محدود نہیں رہا۔ ان کے الفاظ میں، "آپ سمجھتے ہیں کہ میرے ساتھ ایسا نہیں ہوا یا اسلام اور عثمان کے ساتھ نہیں ہوا؟ ہمارے ساتھ ہوا ہے، ہم نے بھی پیسے کھوئے ہیں۔ لیکن جانوں کے مقابلے میں پیسہ کچھ نہیں۔" خبیب نے اس گفتگو میں کسی مخصوص کمپنی، برانڈ یا معاہدے کی مالی مالیت ظاہر نہیں کی۔ اسی طرح دستیاب رپورٹوں میں بھی ان معاہدوں کی مکمل تفصیلات یا منسوخی کی الگ الگ دستاویزی وجوہات سامنے نہیں آئی ہیں۔ اس لیے خبیب کا بیان ان کا ذاتی دعویٰ ہے اور اسے کسی مخصوص کمپنی کی جانب سے فلسطین کی حمایت پر اسپانسرشپ ختم کرنے کے حتمی ثبوت کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ خبیب نے فلسطین کے معاملے پر اپنی سوشل میڈیا سرگرمی کی وجہ بھی بیان کی۔ ان کے مطابق ان کے پاس ایک بڑا پلیٹ فارم ہے اور اس کے ساتھ ایک ذمہ داری بھی وابستہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص براہِ راست مدد نہیں کر سکتا تو کم از کم لوگوں کو صورتحال سے آگاہ کر سکتا ہے۔ خبیب کے مطابق، "میرا پلیٹ فارم، جو میرے پاس سوشل میڈیا پر ہے، ایک بڑی ذمہ داری ہے کہ کم از کم لوگوں کے ساتھ یہ بات شیئر کروں۔ آپ کچھ نہیں کر سکتے تو بھی خاموش نہ رہیں۔" ان کا کہنا تھا کہ لوگ حالات کو برا سمجھ کر دیکھتے ہیں اور پھر آگے بڑھ جاتے ہیں، جبکہ ان کے نزدیک یہ رویہ افسوسناک ہے۔ خبیب نے اسی لیے اپنے پلیٹ فارم کے ذریعے فلسطینیوں کی صورتحال کے بارے میں بات جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ خبیب کا فلسطین کے حق میں موقف نیا نہیں ہے۔ وہ گزشتہ برسوں کے دوران متعدد مواقع پر غزہ اور فلسطینیوں کی صورتحال پر بات کر چکے ہیں۔ اسلام مخاچیف نے بھی فلسطین کے حوالے سے اپنے خیالات عوامی سطح پر ظاہر کیے ہیں، جبکہ عثمان نورماگومیدوف بھی اسی ڈگستانی فائٹنگ کیمپ سے وابستہ ہیں جس کے ساتھ خبیب اور مخاچیف کا تعلق ہے۔

چینی دباؤ کے خدشات کے درمیان

لائف چانیوان برادری تھائی لینڈ چھوڑنے پر مجبور

بنکاک: چین میں پابندیوں اور کارروائیوں کا سامنا کرنے والی روحانی برادری لائف چانیوان کے ارکان تھائی حکام کی جانب سے گرفتاری اور چین ڈی پورٹ کیے جانے کی مبینہ وارننگ کے بعد تھائی لینڈ چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ لائف چانیوان ایک روحانی تحریک ہے جس میں بدھ مت، عیسائیت اور اجتماعی طرزِ زندگی سے متعلق مختلف نظریات شامل ہیں۔ اس کے ارکان خود کو "Celestials" کہتے ہیں اور مشترکہ رہائش گاہوں میں نامیاتی زراعت، ماحولیاتی تحفظ اور وسائل کے باہمی استعمال پر مبنی زندگی گزارتے ہیں۔ چین میں اس گروپ کے خلاف ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے کارروائیاں جاری رہنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ 2013 سے 2021 کے دوران اس کی 12 اجتماعی رہائش گاہیں بند کر دی گئیں، جبکہ اپریل 2021 میں گوئژو صوبے میں کارروائی کے دوران 100 سے زائد ارکان کو حراست میں لے کر نگرانی میں رکھا گیا۔ جولائی 2025 میں مختلف شہروں میں ہونے والی کارروائیوں میں 80 سے زیادہ ارکان کو گرفتار کیا گیا۔ جون 2026 میں لنژو کی ایک عدالت نے گروپ کے متعدد ارکان کو دو سال آٹھ ماہ تک قید اور جرمانوں کی سزائیں بھی سنائیں۔ تھائی لینڈ میں مقیم لائف چانیوان برادری کے ارکان کا کہنا ہے کہ انہیں بھی سرحد پار نگرانی اور دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ اپریل سے جولائی 2026 کے درمیان تھائی امیگریشن حکام نے ان کی رہائش گاہ کے متعدد دورے کیے اور ارکان، رہائشی کمروں اور دیگر مقامات کی تصاویر بنائیں۔ 21 جولائی کو مبینہ طور پر انہیں جلد از جلد ملک چھوڑنے کا حکم دیتے ہوئے خبردار کیا گیا کہ ایسا نہ کرنے پر گرفتاری اور چین واپسی کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد برادری نے ہنگامی بنیادوں پر تھائی لینڈ چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ نو ارکان 23 جولائی جبکہ باقی دو 27 جولائی کو روانہ ہو گئے۔ تمام ارکان فی الحال ایک تیسرے ملک میں عارضی طور پر مقیم ہیں۔ گروپ اب کینیڈا میں پناہ حاصل کرنا چاہتا ہے، جہاں لائف چانیوان کی ایک چھوٹی برادری پہلے سے موجود ہے۔ ارکان کا کہنا ہے کہ چین واپسی کی صورت میں انہیں گرفتاری اور مزید قانونی کارروائی کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اپریل سے جولائی 2026 کے درمیان تھائی امیگریشن حکام نے لائف چانیوان برادری کی رہائش گاہوں کے متعدد دورے کیے، تلاشی لی اور ارکان کی تصاویر بنائیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہوگا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

مدارس کی مخالفت نہیں بلکہ اصلاح وتعاون کی ضرورت

اصل سوال یہ نہیں ہونا چاہیے کہ مدرسہ باقی رہے یا ختم ہو، اصل سوال یہ ہونا چاہیے کہ مدرسہ کس شکل میں آگے بڑھے۔ اگر حکومت معیار، شفافیت، اساتذہ کی اہلیت، نصاب اور طلبہ کے تعلیمی حقوق کے بارے میں اصول طے کرنا چاہتی ہے تو اس پر بامعنی مکالمہ ہونا چاہیے۔ لیکن نگرانی اور اصلاح کے نام پر کسی ادارے کو دہشت گردی کا مرکز قرار دینا ایک الگ معاملہ ہے۔ جرم اگر کہیں ہو تو فرد، تنظیم یا مخصوص واقعے کی بنیاد پر قانونی کارروائی ہونی چاہیے، کسی پورے تعلیمی نظام کو اجتماعی طور پر مجرم بنا دینا انصاف کے بنیادی اصول سے ہم آہنگ نہیں۔ ملک کی جمہوری طاقت اس کے اختلاف رائے میں ہے۔ یہاں مندر، مسجد، گرجا، گوردوارہ، مدرسہ، اسکول، کالج اور یونیورسٹی سب اسی آئینی ہندوستان کا حصہ ہیں۔ ایک ادارے کی اصلاح کیلئے دوسرے ادارے کی تحقیر ضروری نہیں۔

سید شاہ واصف حسن واعظی

مدارس کو دہشت گردی، انتہا پسندی یا کسی مخصوص ذہنیت کی پیداوار قرار دینا محض ایک تعلیمی ادارے پر الزام نہیں بلکہ ملک کی تاریخ، اس کی تہذیبی ساخت اور تحریک آزادی کے ان ابواب پر سوالیہ نشان لگانے کے مترادف ہے جن میں مذہبی مدارس سے وابستہ علماء، طلبہ اور اہل علم نے اپنے وقت کے حالات کے مطابق نمایاں کردار ادا کیا۔ ایسے وقت میں جب ملک کو سماجی ہم آہنگی، باہمی اعتماد اور تعلیمی ترقی کی ضرورت ہے، کسی پورے تعلیمی نظام کو چند افراد کے مبینہ جرائم یا نظریات کے ساتھ جوڑ دینا نہ دانش مندی ہے اور نہ ہی ایک ذمہ دار جمہوری معاشرے کے شایانِ شان۔ حالیہ دنوں مصنفہ تسلیمہ نسرین کی جانب سے مدارس پر سخت تنقید اور انہیں ختم کر کے سیکولر اسکول قائم کرنے کی وکالت، اور اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کی جانب سے مدرسوں سے فارغ ہونے والوں کی سوچ کو دہشت گردانہ ذہنیت سے جوڑنے والے بیان نے ایک بار پھر اس بنیادی سوال کو قومی بحث کے مرکز میں لا کھڑا کیا ہے کہ کیا ہندوستان جیسے کثیر مذہبی، کثیر لسانی اور آئینی جمہوری ملک میں کسی پورے تعلیمی طبقے کے بارے میں عمومی فیصلہ محض سیاسی یا جذباتی بیانات کی بنیاد پر کیا جا سکتا ہے؟ دستیاب رپورٹس کے مطابق موریہ نے حالیہ بیان میں مدارس سے متعلق انتہائی سخت رائے کا اظہار کیا، جبکہ تسلیمہ نسرین نے مدارس کو ختم کر کے سیکولر تعلیم کے ادارے قائم کرنے کی بات کہی۔

یہاں اختلافِ رائے کا حق اپنی جگہ مسلم ہے۔ کسی بھی تعلیمی نظام کے نصاب، معیار، نگرانی، شفافیت اور جدید تعلیم سے ہم آہنگی پر سوال اٹھایا جا سکتا ہے، بلکہ مدارس سمیت ہر تعلیمی ادارے سے یہ توقع بھی بجا ہے کہ وہ اپنے طلبہ کو معیاری تعلیم، سائنسی شعور، آئینی اقدار، روزگار کے تقاضوں اور بدلتی دنیا کے چیلنجوں سے ہم آہنگ کرے۔ لیکن اصلاح اور الزام میں بنیادی فرق ہوتا ہے۔ اصلاح کا مقصد ادارے کو بہتر بنانا ہوتا ہے، جبکہ الزام پورے ادارے اور اس سے وابستہ لاکھوں طلبہ کے بارے میں ایک منفی عمومی تاثر پیدا کرتا ہے۔ یہی وہ فرق ہے جسے ایک ذمہ دار حکومت، سیاست دان، مصنف اور دانشور کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

ملک کی آزادی کی جدوجہد کسی ایک جماعت، طبقے، مذہب یا خطے کی میراث نہیں تھی۔ اس میں مختلف طبقات نے اپنے اپنے انداز میں حصہ لیا۔ ۱۸۵۷ء کی بغاوت کے دوران دہلی اور اودھ سمیت کئی علاقوں میں علماء نے برطانوی اقتدار کے خلاف مزاحمت میں حصہ لیا۔ وزارتِ ثقافت کے آزادی سے متعلق سرکاری ڈیجیٹل ریکارڈ میں دہلی کے مفتی صدرالدین خان آزردہ کے کردار کا ذکر ملتا ہے، جنہوں نے ۱۸۵۷ء کی جدوجہد میں برطانوی حکومت کے خلاف بیداری اور مزاحمت میں حصہ لیا، جبکہ مولوی احمد اللہ شاہ کو بھی اودھ کے خطے میں اس جدوجہد کا اہم کردار بتایا گیا ہے۔ دارالعلوم دیوبند اور اس سے وابستہ علماء کی تاریخ بھی ملکی سیاسی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ تاریخی تحقیق میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ بعد کے دور میں دیوبند کے متعدد علماء نے قوم پرستانہ سیاست میں حصہ لیا اور برطانوی اقتدار کی مخالفت کی۔ کیمبرج یونیورسٹی پریس میں شائع ایک تحقیقی مطالعہ بھی اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ دیوبند کے متعدد علماء نے ہندوستانی قوم پرستانہ سیاست میں اہم کردار ادا کیا۔ اس لیے مدارس کو آج کے کسی سیاسی یا سلامتی کے مسئلے کے ساتھ یک قلم جوڑنے سے پہلے تاریخ

سے یہ سوال پوچھنا چاہیے کہ جن اداروں سے وابستہ لوگوں نے کبھی نوآبادیاتی اقتدار کے خلاف آواز بلند کی، انہیں محض ان کے تعلیمی تشخص کی بنیاد پر مشتبہ قرار دینا کہاں تک تاریخی انصاف ہے؟ ملک کی آزادی کسی ایک طبقے کی قربانی کا نتیجہ نہیں، لیکن کسی طبقے کی قربانی کو فراموش کرنا بھی تاریخ کے ساتھ انصاف نہیں۔ اس بحث کا دوسرا اہم پہلو اتر پردیش میں مدرسہ تعلیم کے قانونی مستقبل سے متعلق ہے۔ ۲۰۲۴ء میں الہ آباد ہائی کورٹ نے اتر پردیش بورڈ آف مدرسہ ایجوکیشن ایکٹ کو غیر آئینی قرار دیا تھا، لیکن سپریم کورٹ نے ۵؍نومبر ۲۰۲۴ء کے فیصلے میں ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ مسترد کرتے ہوئے ایکٹ کو بنیادی طور پر برقرار رکھا۔ تاہم عدالت نے مدرسہ بورڈ کی جانب سے کامل اور فاضل جیسی اعلیٰ تعلیمی اسناد کو یونیورسٹی کی گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن ڈگریوں کے مساوی قرار دینے والی قانونی گنجائش کو یو جی سی ایکٹ سے متصادم قرار دیا۔ عدالت نے واضح کیا کہ اعلیٰ تعلیمی ڈگریاں دینے کا اختیار متعلقہ قانونی فریم ورک کے تحت تسلیم شدہ یونیورسٹیوں سے وابستہ ہے۔

یہ قانونی صورت حال مدارس کے مستقبل پر ایک سنجیدہ سوال ضرور اٹھاتی ہے، لیکن اس کا حل طلبہ کے مستقبل کو غیر یقینی میں ڈالنا نہیں بلکہ ایک ایسا تعلیمی راستہ پیدا کرنا ہونا چاہیے جس میں دینی تعلیم کے ساتھ جدید، سائنسی، فنی اور اعلیٰ تعلیم کے دروازے بھی کھلے رہیں۔ دسمبر ۲۰۲۴ء میں اتر پردیش حکومت کی جانب سے مدرسہ ایکٹ میں ایسی تبدیلی کی اطلاعات سامنے آئی تھیں جن کے تحت قانون کا دائرہ بارہویں جماعت تک محدود کرنے اور کامل و فاضل جیسے اعلیٰ درجات کو اس کے دائرے سے نکالنے کی تجویز زیر بحث تھی۔ یہاں اصل مسئلہ اسناد سے زیادہ ان طلبہ کا ہے جو برسوں ایک مخصوص نظام میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اگر کسی ڈگری کی قانونی حیثیت تبدیل ہوتی ہے تو حکومت کی ذمہ داری ہے کہ متاثرہ طلبہ کے لیے متبادل، شفاف اور قابل عمل تعلیمی راستہ فراہم کرے۔ محض یہ کہنا کافی نہیں کہ جدید تعلیم حاصل کرو، سوال یہ ہے کہ پہلے سے مدرسہ نظام میں زیر تعلیم طالب علم کس پل کے ذریعے یونیورسٹی، پیشہ ورانہ تعلیم اور روزگار کی دنیا تک پہنچے گا؟ تعلیمی پالیسی کا امتحان یہی ہے کہ وہ تبدیلی کے دوران کسی نسل کو راستے میں بے سہارا نہ چھوڑے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ مدارس کا تعلیمی ڈھانچہ اصلاح سے ماورا نہیں۔ جدید مضامین، کمپیوٹر، انگریزی، ریاضی، سائنس، سماجی علوم، آئینی تعلیم اور پیشہ ورانہ مہارتوں کو زیادہ مؤثر انداز میں نصاب کا حصہ بنانا وقت کی ضرورت ہے۔ لیکن جدیدیت کا مطلب کسی ادارے کی مذہبی شناخت مٹانا نہیں اور مذہبی تعلیم کا مطلب جدید علوم سے دوری اختیار کرنا بھی نہیں۔ ایک ایسا ماڈل تشکیل دیا جا سکتا ہے جس میں قرآن و حدیث، عربی و فارسی اور دینی علوم کے ساتھ جدید زبانیں، سائنس، ٹیکنالوجی، قانون، معاشیات اور دیگر عصری علوم بھی پڑھائے جائیں۔ اس سے مدرسہ کا طالب علم صرف مذہبی علوم کا ماہر نہیں بلکہ ایک باصلاحیت، باخبر اور ذمہ دار شہری بھی بن سکتا ہے۔ مدارس کے فارغین کی علمی افادیت کو بھی محض ایک محدود تصور میں نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ عربی، فارسی اور اسلامی علوم کے ماہرین کی ضرورت تحقیق، ترجمہ، تدریس، دستاویزات کے مطالعے اور ہندوستان کے عرب دنیا سے علمی و تجارتی روابط جیسے شعبوں میں موجود ہے۔ خود سپریم کورٹ کے فیصلے میں بھی مدرسہ نظام کے تاریخی پس منظر اور اس کے مختلف تعلیمی درجات کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔

اصل سوال یہ نہیں ہونا چاہیے کہ مدرسہ باقی رہے یا ختم ہو، اصل سوال یہ ہونا چاہیے کہ مدرسہ کس شکل میں آگے بڑھے۔ اگر حکومت معیار، شفافیت، اساتذہ کی اہلیت، نصاب اور طلبہ کے تعلیمی حقوق کے بارے میں اصول طے کرنا چاہتی ہے تو اس پر بامعنی مکالمہ ہونا چاہیے۔ لیکن نگرانی اور اصلاح کے نام پر کسی ادارے کو دہشت گردی کا مرکز قرار دینا ایک الگ معاملہ ہے۔ جرم اگر کہیں ہو تو فرد، تنظیم یا مخصوص واقعے کی بنیاد پر قانونی کارروائی ہونی چاہیے، کسی پورے تعلیمی نظام کو اجتماعی طور پر مجرم بنا دینا انصاف کے بنیادی اصول سے ہم آہنگ نہیں۔ ملک کی جمہوری طاقت اس کے اختلاف رائے میں ہے۔ یہاں مندر، مسجد، گرجا، گوردوارہ، مدرسہ، اسکول، کالج اور یونیورسٹی سب اسی آئینی ہندوستان کا حصہ ہیں۔ ایک ادارے کی اصلاح کیلئے دوسرے ادارے کی تحقیر ضروری نہیں۔ اسی طرح حب الوطنی کا پیمانہ بھی کسی مخصوص نعرے یا لباس کو بنا دینا درست نہیں، ہندوستانی ہونے کا اصل ثبوت آئین کی پاسداری، قانون کا احترام، دوسروں کے حقوق کا اعتراف اور ملک کی تعمیر میں مثبت کردار ہے۔

مدارسِ اسلامیہ کے حوالے سے منفی پروپیگنڈا یا مخالفت کرنے کے بجائے ان کی اصلاح اور ان کے ساتھ تعاون کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مدارس نے ہمیشہ معاشرے کے اخلاقی اور تعلیمی نظام میں اہم کردار ادا کیا ہے، اس لیے ان کو الگ تھلگ کرنے کے بجائے ان کو مضبوط بنانا زیادہ فائدہ مند ہے۔ تعلیمی نظام کی جدید کاری: مدارس کے روایتی نصاب میں عصری علوم (سائنس، ریاضی، کمپیوٹر) شامل کرنا۔ طلبہ کو ہنر مند بنانا تاکہ وہ فراغت کے بعد معاشی طور پر خود کفیل ہو سکیں۔ مدارس کے نصاب تعلیم میں اصلاح کی بیحد ضرورت ہے اور مدارس کے طلباء کو مواقع فراہم کرنے کی ضرورت ہے اگر مدارس کے طلبہ کو مواقع فراہم کیا جائے اور مدارس کے نظام میں بہتری لائی جائے تو مدارس کے طلبہ ہر میدان میں فتح و نصرت کے جھنڈے گاڑ سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ علم جہل کی ضد ہے اور علم کا مطلب ہے جاننا یعنی ذہن میں کسی چیز کا منکشف ہو جانا، جبکہ متکلمین کے نزدیک علم یہ صفت جس شخص کے ساتھ قائم ہو اس کے نزدیک ذکر کردہ چیز بالکل واضح ہو جائے اور فلاسفہ حالت ادارکیہ کو علم کہتے ہیں علم، ادارک الکلیات کے ساتھ خاص ہے اور معرفت، ادارک الجزئیات کے ساتھ اسی طرح عقل سے جو چیز معلوم ہو اس کو علم کہتے ہیں اور حواس سے جو چیز معلوم ہو اس کو شعور کہتے ہیں اور حصول علم کے تین ذرائع ہیں خبر صادق، حواس سلیمہ، اور عقل۔ ان تعریفات سے معلوم ہوا کہ علم کا مطلب کسی چیز کو پورے طور پر سمجھنا ہے لہٰذا عصری تعلیمی تقاضوں سے بے اعتنائی برتتے ہوئے ترقی کی راہ پر گامزن ہونا ممکن نہیں ہیں۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

چھاتروں کی گونج: صفت فیض نے راہل گاندھی کو سنائی پٹنہ میں طلبا پر ہوئی پولیس بربریت کی داستان

ایک نوجوان نے کہا کہ الہ آباد یونیورسٹی میں مسائل کا انبار ہے۔ یونیورسٹی میں فیس 400 فیصد بڑھا دی گئی ہے، ہاسٹل فیس میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے، لائبریری صرف 8 گھنٹے کھولی جاتی ہے۔ "نریندر مودی جی، آپ کسی غلط فہمی میں مت رہیے۔ ہم بہاری ہیں اور مجاہد آزادی کے کنبہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ کتنی لمبی جیل تمہاری، دیکھ لیا ہے، دیکھیں گے۔" یہ بیان آج پریاگ راج واقع کے پی گراؤنڈ میں منعقد 'چھاتروں کی گونج' پروگرام کے دوران پٹنہ یونیورسٹی کے ایک طالب علم نے راہل گاندھی کی موجودگی میں ہزاروں طلبا و نوجوانوں کے سامنے انتہائی جوشیلے انداز میں دیا۔ بہار کے اس نوجوان نے مودی حکومت کو نہ صرف اوپن چیلنج پیش کیا، بلکہ پٹنہ میں طلبا پر ہوئی پولیس بربریت کا ذکر بھی کیا۔ اس نے بتایا کہ پولیس والوں نے زخمی طلبا کو اسپتال لے جانے کے لیے ایمبولنس تک نہیں آنے دیا، حتیٰ کہ خود اسے زخمی حالت میں 'تھری ایڈیٹ' فلم کی طرح اسکوٹی پر اسپتال لے جایا گیا۔ پٹنہ میں ہوئی پولیس بربریت کی تفصیل راہل گاندھی کے سامنے صفت فیض نامی طالبہ نے بہت بے باکی کے ساتھ رکھی۔ پٹنہ یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین کی پہلی خاتون نائب صدر صفت نے بتایا کہ "دہلی میں 20 جولائی کو طلبا اور نوجوانوں پر ہوئی بربریت کے خلاف 22 جولائی کو بڑی تعداد میں طلبا پٹنہ میں پرامن مظاہرہ کرنے والے تھے۔ لیکن بہار حکومت اور بہار پولیس نے ان کے ساتھ ظالمانہ رویہ اختیار کیا۔ طلبا کو مارا پیٹا گیا اور انھیں راتوں رات غیر قانونی طریقے سے حراست میں لے لیا۔ بہار میں یہ سلسلہ کئی دنوں تک چلا۔" وہ مزید بتاتی ہیں کہ "سیوان میں بھی ظلم ہوا جہاں مظاہرہ کرنے والے طلبا اور نوجوانوں پر اے کے-47 سے فائرنگ کر دی جاتی ہے۔ اس فائرنگ میں طالب علم سنگین طور پر زخمی بھی ہوئے۔" صفت فیض نے موجودہ تعلیمی نظام کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ آج طلبا کی حالت ایسی ہے کہ پہلے وہ پڑھائی کریں، لیکن جب پیپر لیک ہو جائے اور حق کے لیے مظاہرہ کریں تو ان پر لاٹھی چارج کیا جاتا ہے۔ وہ اس بات پر افسوس ظاہر کرتی ہیں کہ ملک کے نوجوان اسی 'چکرویوہ' میں پھنسے رہتے ہیں۔ صفت فیض نے بہار میں بچیوں کی اس جنگ کا بھی ذکر کیا، جو تعلیم حاصل کرنے کے لیے انھیں کرنی پڑتی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ پہلے تو تعلیم حاصل کرنے کے لیے ایک لڑکی کو گھر والوں سے لڑائی لڑنی ہوتی ہے۔ کسی طرح وہ لڑ کر گھر سے نکلتی ہے، اور پھر باہر کی لڑائی شروع ہوتی ہے۔ بہار حکومت ویکنسی نہیں نکالتی ہے، اس کے لیے بھی سڑک پر نکل کر مظاہرہ کرتی ہے۔ جب ویکنسی نکلتی ہے تو پیپر لیک ہو جاتا ہے، لڑکیوں کو اس کے لیے بھی مظاہرہ کرنا پڑتا ہے۔ پھر پولیس لڑکیوں کو پیٹتی ہے، حراست میں لیتی ہے، گرفتار کر لیتی ہے۔ گویا کہ ہر محاذ پر لڑکیوں کو جنگ لڑنی ہوتی ہے۔ اتر پردیش کے ایک طالب علم اویناش نے ریاست میں ٹیچر کی تقرریاں نہ نکلنے پر اپنے شدید رنج و غم کا اظہار کیا۔ انھوں نے کہا کہ "یوپی حکومت کے پاس عہدے ہیں، لیکن وہ بھرتی ہی نہیں نکال رہی ہے۔" وہ کہتے ہیں کہ 2018 میں انھوں نے ٹیچر کی تیاری شروع کی تھی، اور اب بھی اسی کی تیاری کر رہے ہیں۔ انھوں نے موجودہ نظام پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ "ہم نے کئی بار دھرنا دیا، لاٹھیاں کھائیں اور کئی افسروں کو عرضی دی، لیکن ہماری کوئی سماعت نہیں ہوئی۔" اویناش نے بتایا کہ اتر پردیش میں کئی ساری بھرتیاں ایسی ہیں، جو لٹکی ہوئی ہیں۔ کوئی بھرتی نکالی بھی گئی، اور پیپر لیک ہو گیا تو ہم طالب علم کسی سے اپنی تکلیف تک بیان نہیں کر پاتے ہیں۔ اویناش کہتے ہیں کہ "ہمارا مطالبہ ہے حکومت وقت پر بھرتیاں نکالے، امتحان کیلنڈر فکس کرے تاکہ نوجوانوں کا وقت اور پیسہ برباد نہ ہو۔" بہار کے طالب علم ہمانشو کمار نے اپنی غربت کے باوجود بڑی مشکل سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا ذکر کیا اور بتایا کہ سالوں گزر جانے کے بعد بھی امتحان کا انتظار ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "میری ماں نے زمین فروخت کر کے مجھے بی ایڈ کرایا، لیکن گزشتہ 4 سالوں سے کوئی ویکنسی نہیں آئی ہے۔" انھوں نے بتایا کہ "میں پٹنہ میں رہ کر پڑھائی کرتا ہوں۔ ہر مہینے 12-10 ہزار روپے کا خرچ آتا ہے۔ آخر میری ممی کہاں سے اتنے پیسے دے گی؟" وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ "آج بی ایڈ، پی جی اور سی ٹیٹ کوالیفائیڈ ہونے کے بعد بھی مجھے 20 ہزار روپے کی ملازمت نہیں ملے گی۔ اوپر سے جب ہم تحریک کرتے ہیں تو پولیس ہمیں لاٹھی سے مارتی ہے، حراست میں لے لیتی ہے۔" الہ آباد یونیورسٹی میں زیر تعلیم ایک طالب علم نے کچھ ایسے مسائل سامنے رکھے، جو انتہائی تشویشناک ہیں۔ انھوں نے راہل گاندھی کو بتایا کہ "الہ آباد یونیورسٹی میں مسائل کا انبار ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA
۱۱؍اگست۔۲۰۲۶

دستوری اداروں کی توہین

رافیل معاہدہ تنازعہ اور سی بی آئی کا معاملہ شائد نریندر مودی کے لیے سیاست کی آخری ہچکی ہے جس کے بعد سکوت مرگ کے سوا کچھ بھی نہیں۔ صدر کانگریس راہول گاندھی نے سی بی آئی اور رافیل معاملے پر وزیر اعظم مودی سے جو بھی سوال کئے ہیں ان پر اب تک واضح جواب نہیں دیا گیا۔ سی بی آئی سربراہ کے ساتھ مودی حکومت نے جو کچھ کیا ہے اس پر کانگریس نے چیف ویجلنس کمشنر کی فوری برطرفی کا مطالبہ کیا۔ حکومت پر الزام ہے کہ اس نے سی وی سی کو اپنا غلام بنالیا ہے تاکہ وہ رافیل معاہدہ کی تحقیقات سے راہ فرار اختیار کرلیں۔ کانگریس کے ان الزامات کا ہنوز سی وی سی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہ بات شدت سے نوٹ کی جارہی ہے کہ مودی حکومت نے ملک کے اہم اداروں اور دستوری اختیارات کی حامل ایجنسیوں کے ساتھ کھلواڑ کرنا شروع کیا ہے بلکہ ان اداروں سے وابستہ اہم عہدیداروں کو اپنے اشاروں پر نچایا ہے۔ سی وی سی کے وی چودھری کے بارے میں یہ بات شدت سے گشت ہورہی ہے کہ وہ مودی حکومت کے ہاتھوں کٹھ پتلی بن گئے ہیں اب تک صرف سی بی آئی ہی کو 'پنجرے کا طوطا' قرار دیا جاتا تھا لیکن اب ویجلنس سرویس بھی حکومت کی غلام بن چکی ہے۔ حکومت نے اہم اداروں کے اصول، قاعدے، ضابطے اور معیار کو ملیا میٹ کر دیا ہے۔ اپوزیشن کی الزام تراشیوں کا جواب نہ دیا جانا کئی شبہات کو تقویت پہونچاتا ہے۔ مودی حکومت میں کرپشن کی قسمیں اور تعریفیں بدل دی گئی ہیں۔ جس حکومت نے تاریخی ناموں کو بدلنا شروع کیا ہے اس طرح وہ بدعنوانیوں اور خرابیوں کو اپنے لیے اچھائیوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ کانگریس کے دور حکومت میں ہوئے بوفورس اسکام کو بی جے پی نے کرپشن قرار دیا ہے تو اپنے دور حکومت کے دفاعی سودے بازی کو خالص نیک نیتی سے کیا گیا معاہدہ بتانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی ہے۔ بدعنوانیوں کے الزامات اور جوابی الزامات کا یہ سلسلہ اس طرح چلایا جارہا ہے کہ جیسے یہ ایک لا جواب قسم کا ڈرامہ ہے۔ ملک کی سلامتی کا سودا کرنے والے اور اس کی عظمتوں کو ڈسنے والے اس ملک کی آستین میں پل رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آخر یہ لوگ کب تک یوں ہی اپنی بدعنوانیوں پر پردہ ڈالنے کے لیے دستوری اداروں کے ساتھ کھلواڑ کرتے رہیں گے۔ اپوزیشن کو خاطر میں لائے بغیر اپنی من مانی کب تک جاری رکھیں گے۔ مودی حکومت ایک طرف ہندوستانیوں کے لیے قانون پہ قانون وضع کررہی ہے۔ آرڈیننس پر آرڈیننس لارہی ہے مگر اپنے لیے اس نے جو سو خرابیاں پیدا کرلی ہیں اس کھڈ میں کب گرے گی۔ عوام کی رائے میں اگر اس حکومت کی الٹی گنتی شروع ہوتی ہے تو پھر آنے والے لوک سبھا انتخابات ہی اس کے لیے کھڈ کا کام کریں گے۔ اگر عوام کے سامنے رافیل معاہدہ سی بی آئی عہدیدار الوک ورما اور سی وی سی (CVC) کے ساتھ کی جانے والی خرابیوں کی تفصیلات سے پیش کی جائیں تو بلاشبہ عوام ہی اس حکومت کے حق میں اپنی رائے ظاہر کریں گے۔ مودی حکومت نے جہاں سی بی آئی کے عہدیدار کو برطرف کر دیا ہے وہیں سی وی سی کو بھی برطرف کردے تو انصاف کا تقاضہ پورا ہوگا لیکن وزیر اعظم یا ان کی حکومت نے دستوری اداروں کے ذمہ داروں کو اپنی انگلیوں کے اشاروں پر رکھا ہے تو یہ واقعی اس ملک کی بدبختی ہے۔ کوٹہ اور شہریت جیسے بل منظور کرانے والی مودی حکومت کے لیے آنے والے انتخابات معاون ثابت ہوں گے یا نہیں، یہ وقت ہی بتائے گی۔ لیکن موجودہ صورتحال اس ملک کی صحت کے لیے انتہائی نوعیت کا اشارہ کررہی ہے۔

جمہوریت میں ووٹر فہرست محض ناموں کا ایک سرکاری رجسٹر نہیں ہوتی بلکہ یہ شہری کے اس بنیادی حق کی دستاویز ہوتی ہے جس کے ذریعے وہ ریاست کے اقتدار میں اپنی شرکت کا اظہار کرتا ہے۔ اسی لیے ووٹر فہرست سے جعلی، مردہ یا دوہرے اندراجات کی صفائی یقیناً ضروری ہے۔لیکن اصلاح کے نام پر اگر اہل شہریوں کی ایک غیر معمولی بڑی تعداد ہی شک کے دائرے میں آجائے تو معاملہ محض انتخابی انتظام کا نہیں رہتا بلکہ جمہوری اعتماد، انتظامی شفافیت اور حق رائے دہی کے تحفظ کا بنیادی سوال بن جاتا ہے۔ کرناٹک میں جاری خصوصی جامع نظر ثانی کے دوران تقریباً ایک کروڑ دس لاکھ سے زیادہ ووٹروں کو غیر حاضر، منتقل شدہ، متوفی، دوہرے اندراج یا دیگر زمروں میں نشان زد کیے جانے کی اطلاعات نے اسی سوال کو انتہائی اہم بنا دیا ہے کہ آخر ریاست کے تقریباً ہر پانچ میں سے ایک ووٹر ایسی فہرست میں کیسے پہنچ گیا جس میں اس کی انتخابی حیثیت پر دوبارہ سوال اٹھ کھڑا ہوا ہے؟

ایس آئی آر کے اعداد، بنگلورو کی تصویر اور جمہوریت کے سوالات

عبدالحلیم منصور

جمہوریت میں ووٹر فہرست محض ناموں کا ایک سرکاری رجسٹر نہیں ہوتی بلکہ یہ شہری کے اس بنیادی حق کی دستاویز ہوتی ہے جس کے ذریعے وہ ریاست کے اقتدار میں اپنی شرکت کا اظہار کرتا ہے۔ اسی لیے ووٹر فہرست سے جعلی، مردہ یا دوہرے اندراجات کی صفائی یقیناً ضروری ہے، لیکن اصلاح کے نام پر اگر اہل شہریوں کی ایک غیر معمولی بڑی تعداد ہی شک کے دائرے میں آجائے تو معاملہ محض انتخابی انتظام کا نہیں رہتا بلکہ جمہوری اعتماد، انتظامی شفافیت اور حقِ رائے دہی کے تحفظ کا بنیادی سوال بن جاتا ہے۔ کرناٹک میں جاری خصوصی جامع نظر ثانی کے دوران تقریباً ایک کروڑ دس لاکھ سے زیادہ ووٹروں کو غیر حاضر، منتقل شدہ، متوفی، دوہرے اندراج یا دیگر زمروں میں نشان زد کیے جانے کی اطلاعات نے اسی سوال کو انتہائی اہم بنا دیا ہے کہ آخر ریاست کے تقریباً ہر پانچ میں سے ایک ووٹر ایسی فہرست میں کیسے پہنچ گیا جس میں اس کی انتخابی حیثیت پر دوبارہ سوال اٹھ کھڑا ہوا ہے؟ یہ بات اپنی جگہ واضح رہنی چاہیے کہ مذکورہ زمرے میں نشان زد ہونا حتمی اخراج کے مترادف نہیں؛ لیکن اتنی بڑی تعداد میں شہریوں کا مشتبہ دائرے میں پہنچ جانا بذاتِ خود ایک غیر معمولی صورت حال ہے، جس کی مکمل وضاحت انتخابی کمیشن پر عائد ہوتی ہے۔

اس معاملے کی سب سے تشویش ناک تصویر بنگلورو میں دکھائی دیتی ہے۔ انتخابی حکام کے جاری کردہ اعداد کے مطابق شہر کے تقریباً ایک کروڑ تین لاکھ رجسٹرڈ ووٹروں میں سے تقریباً نصف کو غیر حاضر، منتقل شدہ، متوفی، دوہرے اندراج یا دیگر زمروں میں نشان زد کیا گیا ہے۔ یعنی بنگلورو کے تقریباً نصف رجسٹرڈ ووٹر اس وقت مزید جانچ کے دائرے میں ہیں۔ یہ محض ایک عدد نہیں بلکہ بنگلورو جیسے ملک کے سب سے بڑے شہری، صنعتی اور روزگار کے مراکز میں سے ایک کی مخصوص سماجی حقیقت سے جڑا ہوا معاملہ ہے۔ بنگلورو میں ملک کے مختلف حصوں اور خود کرناٹک کے اضلاع سے روزگار، تعلیم اور کاروبار کے لیے آنے والے لاکھوں افراد رہتے ہیں۔ کرائے کے مکانات تبدیل کرنا، ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں منتقل ہونا، عارضی طور پر آبائی گاؤں جانا یا ملازمت کی وجہ سے کچھ عرصے کے لیے گھر سے باہر رہنا یہاں معمول کی زندگی کا حصہ ہے۔ ایسے شہر میں کسی ووٹر کا گھر پر نہ ملنا لازماً اس بات کا ثبوت نہیں ہوسکتا کہ وہ ووٹر نہیں رہا۔ بلکہ بنگلورو کے اعداد نے ایک بنیادی سوال کو مزید نمایاں کر دیا ہے: کیا نقل مکانی کو انتخابی عدم موجودگی کے برابر سمجھا جارہا ہے؟ اگر کسی شہری نے مکان بدلا ہے تو اس کے لیے انتخابی قانون میں رہائش کی منتقلی اور اندراج کی درستگی کا باقاعدہ طریقہ کار موجود ہے۔ اگر کوئی شہری روزگار کے لیے دوسرے علاقے میں گیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اپنے حقِ رائے دہی سے محروم ہوگیا۔ اور اگر کوئی ووٹر گھر گھر جانچ کے وقت گھر پر موجود نہیں تھا تو اس عدم موجودگی کو مستقل طور پر "غائب" قرار دینے سے پہلے معقول تصدیق ضروری ہے۔ بنگلورو کے اعداد میں ایک اور پہلو زیادہ تشویش پیدا کرتا ہے۔ بعض اسمبلی حلقوں میں مشتبہ قرار دیے گئے ووٹروں کا تناسب پچاس فیصد سے بھی تجاوز کر گیا ہے۔

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ یہ اعداد حتمی طور پر خارج کیے جانے والے ووٹروں کی تعداد نہیں ہیں بلکہ جانچ کے لیے نشان زد ووٹر ہیں۔ تاہم سوال اپنی جگہ برقرار ہے: اگر کسی اسمبلی حلقے میں ہر دو میں سے ایک سے زیادہ ووٹر ابتدائی طور پر مشتبہ زمرے میں آجاتے ہیں تو کیا اسے محض معمول کی انتخابی فہرست کی صفائی قرار دیا جاسکتا ہے؟ یا پھر انتخابی عمل کے طریقۂ کار، فیلڈ تصدیق اور شہریوں تک رسائی کے نظام کا از سر نو جائزہ ضروری ہے؟ یہی وجہ ہے کہ بنگلورو کے غیر معمولی اعداد کو محض سیاسی نعرے کے طور پر نہیں بلکہ انتظامی تحقیق کے موضوع کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ انتخابی کمیشن کو بتانا چاہیے کہ ان حلقوں میں غیر معمولی شرح کی بنیادی وجوہ کیا ہیں۔ کیا یہاں نقل مکانی زیادہ ہے؟ کیا کرائے دار آبادی کا

تناسب زیادہ ہے؟ کیا سابقہ فہرستوں میں بڑے پیمانے پر پرانے اندراجات موجود تھے؟ کیا گھر گھر جانچ کے دوران شہریوں تک رسائی میں دشواری ہوئی؟ یا مختلف زمروں کو نشان زد کرنے کے طریقۂ کار میں کوئی عملی خامی سامنے آئی؟ ان سوالات کا جواب اعداد و شمار کے ساتھ دیا جانا چاہیے، محض یقین دہانی سے نہیں۔ تقریباً بیس فیصد ووٹروں کے مشتبہ دائرے میں آنے کی مجموعی تصویر اور بنگلورو میں تقریباً نصف ووٹروں کی نشان دہی کو ایک ساتھ دیکھا جائے تو تشویش مزید بڑھ جاتی ہے۔ اگر ریاست کے ہر پانچ میں سے ایک ووٹر اور ملک کے ایک بڑے شہری مرکز کے تقریباً ہر دوسرے ووٹر کی انتخابی حیثیت مزید جانچ سے مشروط ہوجائے تو یہ معمولی انتظامی تبدیلی نہیں رہتی۔ یہاں دو امکانات سامنے آتے ہیں: یا تو سابقہ انتخابی فہرستوں میں بہت بڑے پیمانے پر خامیاں موجود تھیں، یا موجودہ جانچ کے طریقۂ کار میں ایسی کمزوریاں ہیں جو بڑی تعداد میں حقیقی ووٹروں کو بھی مشتبہ بنا رہی ہیں۔ دونوں صورتوں میں جواب دہی اور شفاف وضاحت ضروری ہے۔ سب سے بنیادی سوال پھر وہی ہے: کیا خصوصی جامع نظر ثانی کا مقصد غلط نام تلاش کرنا ہے یا شہریوں سے اپنے درست نام کا ثبوت مانگنا؟ جعلی نام تلاش کر کے حذف کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے، مگر برسوں سے انتخابی فہرست میں درج ایک اہل شہری کو محض شبہے کی بنیاد پر اپنی اہلیت ثابت کرنے کے لیے سرکاری دفاتر کے چکر لگانے پر مجبور کرنا انتظامی انصاف کا مثالی نمونہ نہیں ہوسکتا۔ انتخابی فہرست کی اصلاح کا بوجھ شہری کے بنیادی حق سے زیادہ بڑا نہیں ہوسکتا۔

یہاں کمزور طبقات کا سوال بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یومیہ اجرت پر کام کرنے والا مزدور، کرائے کے مکان میں رہنے والا خاندان، روزگار کے لیے دوسرے شہر جانے والا نوجوان، شادی کے بعد رہائش تبدیل کرنے والی عورت، بزرگ شہری یا غیر رسمی بستی میں رہنے والا شخص سرکاری کارروائی کے ہر مرحلے میں یکساں سہولت نہیں رکھتا۔ بنگلورو میں یہ مسئلہ مزید پیچیدہ ہوجاتا ہے کیونکہ شہر کی بڑی آبادی مستقل اور عارضی نقل مکانی کے امتزاج سے تشکیل پاتی ہے۔

اگر ایسے شہری کو پہلے ووٹر فہرست میں شامل کیا جائے، پھر اسے مشتبہ قرار دیا جائے اور آخر کار اپنی موجودگی ثابت کرنے کے لیے پیچیدہ انتظامی کارروائی سے گزرنا پڑے تو کاغذ پر موجود حق اور عملی حق کے درمیان خطرناک فاصلہ پیدا ہوسکتا ہے۔ انتخابی فہرست کی غلطی کا نقصان ریاست اور شہری میں برابر تقسیم نہیں ہوتا۔ اگر کوئی جعلی نام فہرست میں رہ جاتا ہے تو اسے بعد میں جانچ کے ذریعے درست کیا جاسکتا ہے؛ لیکن اگر ایک حقیقی شہری کا نام حتمی فہرست سے نکل جاتا ہے اور وہ بروقت اعتراض درج نہیں کرا سکا تو انتخاب کے دن اس کا حق واپس نہیں آسکتا۔ اس لیے انتخابی انتظامیہ کا بنیادی فلسفہ زیادہ سے زیادہ نام نکالنا نہیں بلکہ غلط اخراج کو کم سے کم کرنا ہونا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ ان شکایات کو محض سیاسی اعتراض قرار دے کر مسترد کرنا درست نہیں ہوگا جن میں موجودہ ووٹر فہرست میں نام برقرار ہونے کے باوجود شمار کا فارم فراہم نہ کیے جانے، غلط طور پر منتقل شدہ قرار دیے جانے یا گھر پر عدم موجودگی کو مستقل حیثیت دینے کی شکایات سامنے آئی ہیں۔ ایسی شکایات اگر محدود انتظامی غلطیاں ہیں تو انہیں فوراً درست کیا جائے، لیکن اگر یہ وسیع پیمانے پر سامنے آرہی ہیں تو انتخابی کمیشن کو ان کا آزادانہ جائزہ لینا چاہیے۔ نچلی سطح پر کام کرنے والے اہلکاروں پر اگر فارم کی تقسیم، اندراج اور تصدیق مکمل کرنے کا غیر معمولی دباؤ رہا ہو تو یہ بھی ایک اہم انتظامی سوال ہے۔ انتخابی فہرست کی درستگی کسی ہدف کی تکمیل سے زیادہ اہم ہے۔ اگر کارکردگی کا پیمانہ رفتار بن جائے اور تصدیق ثانوی حیثیت اختیار کرلے تو غلط نشان دہی کا امکان بڑھ سکتا ہے۔ ایسی صورت میں صرف نچلے درجے کے اہلکاروں کو ذمہ دار قرار دینا کافی نہیں؛ پورے انتظامی طریقۂ کار کا جائزہ ضروری ہے۔ سال 2002ء کے پرانے انتخابی ریکارڈ سے مطابقت بھی اس نظر ثانی کا ایک اہم پہلو ہے۔ تقریباً چوبیس سال پرانے ریکارڈ سے کسی موجودہ شہری کی تفصیلات کا مکمل طور پر نہ ملنا بذاتِ خود اس کی موجودہ اہلیت کے خاتمے کا ثبوت نہیں ہوسکتا۔ پرانا ریکارڈ تصدیق میں مددگار ہوسکتا ہے، لیکن موجودہ شہری کی شناخت اور اہلیت کا واحد پیمانہ نہیں بننا چاہیے۔ گزشتہ دو دہائیوں میں رہائش، خاندان، نام، دستاویزات اور معاشرتی حالات میں وسیع تبدیلیاں آئی ہیں؛ انتخابی انتظام کو اس حقیقت کا لحاظ رکھنا ہوگا۔

اس پس منظر میں گھر گھر جانچ کی مدت میں 17 اگست تک توسیع اہم پیش رفت ہے۔ نئے شیڈول کے مطابق مسودہ ووٹر فہرست 24 اگست کو شائع ہوگی، دعووں اور اعتراضات کے لیے 24 اگست سے 23 ستمبر تک وقت ہوگا، جبکہ حتمی فہرست 27 اکتوبر کو شائع کی جانی ہے۔ یہ توسیع محض انتظامی مہلت نہیں ہونی چاہیے بلکہ ایک اصلاحی موقع بنی چاہیے۔ خصوصاً بنگلورو میں جہاں لاکھوں ووٹر مشتبہ زمرے میں پہنچ گئے ہیں، ہر اسمبلی حلقے میں خصوصی عوامی سہولت مراکز، واضح معلومات، مقامی زبان میں رہنمائی اور شکایات کے فوری ازالے کا نظام قائم کرنا ضروری ہے۔ شہری کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا نام کس زمرے میں کیوں آیا، اسے کس افسر سے رابطہ کرنا ہے اور اگر غلط نشان دہی ہوئی ہے تو اسے کیسے درست کرانا ہے۔ اب اصل امتحان مسودہ فہرست کی اشاعت کے بعد ہوگا۔ اگر ایک کروڑ سے زائد مشتبہ قرار دیے گئے افراد میں بڑی تعداد دوبارہ تصدیق کے بعد فہرست میں شامل ہوجاتی ہے تو یہ ظاہر ہوگا کہ ابتدائی نشان دہی کا بڑا حصہ احتیاطی جانچ کا نتیجہ تھا۔ لیکن اگر ان میں سے قابلِ ذکر تعداد مسودہ یا حتمی فہرست سے باہر رہ جاتی ہے تو موجودہ طریقۂ کار، زمینی تصدیق اور انتظامی نگرانی پر کہیں زیادہ سنجیدہ سوال اٹھیں گے۔ اور یہی معاملہ آنے والے انتخابات کے لیے غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ کسی انتخابی حلقے میں چند ووٹ بھی نتیجہ تبدیل کر سکتے ہیں۔ بنگلورو کے بعض حلقوں میں اگر مشتبہ ووٹروں کی موجودہ شرح کا صرف ایک حصہ بھی حتمی اخراج میں تبدیل ہوجاتا ہے تو انتخابی مقابلے کا توازن متاثر ہوسکتا ہے۔ یہاں یہ دعویٰ کرنا درست نہیں ہوگا کہ اس عمل سے لازماً کسی مخصوص سیاسی جماعت کو فائدہ یا نقصان ہوگا، کیونکہ مشتبہ ووٹروں کی سیاسی وابستگی کا کوئی مستند ریکارڈ موجود نہیں۔ لیکن یہ بات پوری وضاحت سے کہی جاسکتی ہے کہ بڑے پیمانے پر اہل ووٹروں کا اخراج انتخابی نتائج کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، خصوصاً ان حلقوں میں جہاں کامیابی اور شکست کا فیصلہ چند ہزار ووٹوں سے ہوتا ہے۔

بنگلورو میں یہ خطرہ مزید اہم ہے کیونکہ شہر کے مختلف اسمبلی حلقوں میں ووٹروں کی تعداد بہت بڑی ہے اور مقابلہ اکثر معمولی فرق سے بھی متاثر ہوسکتا ہے۔ اگر ایک حلقے میں لاکھوں ووٹر مشتبہ دائرے میں ہوں تو حتمی فہرست میں چند ہزار یا دسیوں ہزار ناموں کا فرق بھی انتخابی ریاضی کو تبدیل کرسکتا ہے۔ اس لیے بنگلورو کے اعداد کو محض شہری انتظام کا مسئلہ سمجھنا غلط ہوگا؛ یہ مستقبل کے انتخابی منظر نامے سے براہِ راست جڑا ہوا مسئلہ ہے۔ اس کا ایک اور سیاسی اثر بھی ہوسکتا ہے۔ سیاسی جماعتوں کی توجہ اب ووٹ مانگنے کے ساتھ ساتھ ووٹر فہرست کی نگرانی، ناموں کی تصدیق اور دعووں و اعتراضات کے عمل تک پھیل سکتی ہے۔ اگر کسی جماعت کو محسوس ہوا کہ اس کے روایتی حمایت یافتہ علاقوں میں غیر معمولی تعداد میں ووٹر مشتبہ یا خارج ہورہے ہیں تو وہ اسے انتخابی مسئلہ بنائے گی۔ اس سے انتخابی ماحول مزید سیاسی اور متنازع ہوسکتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ خطرناک صورت وہ ہوگی جب شہریوں میں یہ احساس پیدا ہوجائے کہ انتخاب لڑنے اور ووٹ ڈالنے سے پہلے ہی ان کے سیاسی حق کا فیصلہ انتظامی فہرست کررہی ہے۔ اسی لیے انتخابی کمیشن کو اب صرف یہ بتانا کافی نہیں ہوگا کہ کتنے نام مشتبہ قرار دیے گئے۔ اسے زمرہ وار، ضلع وار اور حلقہ وار اعداد و شمار شفاف انداز میں سامنے لانے چاہئیں؛ یہ واضح کرنا چاہیے کہ کتنے غیر حاضر تھے، کتنے منتقل شدہ، کتنے متوفی، کتنے دوہرے اندراج والے اور کتنے دیگر زمروں میں آئے؛ کتنے نام دوبارہ شامل کیے گئے اور کتنے حقیقی طور پر خارج کرنے کی سفارش ہوئی۔

۱۵ راگست: آزادی کی داستان، قربانیوں کا سفر اور نئے بھارت کا خواب

عبدالرحیم، سرسیہ سمستی پور

بیسویں صدی کی دوسری دہائی میں عالمی سیاست نے ہندوستان کی آزادی کی تحریک پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ 1914ء میں پہلی جنگِ عظیم شروع ہوئی تو برطانوی حکومت نے ہندوستان سے لاکھوں فوجیوں، بے شمار مالی وسائل اور زرعی پیداوار کی مدد حاصل کی۔ ہندوستانی سپاہیوں نے یورپ، مشرقِ وسطیٰ اور افریقہ کے مختلف محاذوں پر جنگ لڑی۔ اس دوران ہندوستان کے بہت سے سیاسی رہنماؤں کو امید تھی کہ جنگ میں تعاون کے بدلے برطانوی حکومت ہندوستانیوں کو زیادہ سیاسی حقوق، نمائندہ حکومت اور آئینی اصلاحات دے گی، لیکن جنگ کے خاتمے کے بعد عوام کی یہ توقعات پوری نہ ہو سکیں۔ اس کے برعکس 1919ء میں رولیٹ ایکٹ نافذ کیا گیا، جس نے حکومت کو غیر معمولی اختیارات عطا کر دیے۔ اس قانون کے تحت کسی شخص کو بغیر مقدمہ چلائے گرفتار کرنا اور طویل عرصے تک نظر بند رکھنا ممکن تھا۔ پورے ملک میں اس قانون کے خلاف شدید غم و غصہ پیدا ہوا۔ مختلف شہروں میں احتجاجی مظاہرے ہوئے، بازار بند رہے اور عوام نے اسے بنیادی شہری آزادیوں کے خلاف اقدام قرار دیا۔ اسی کشیدہ ماحول میں 13 اپریل 1919ء کو امرتسر کے جلیانوالہ باغ میں ایک ایسا سانحہ پیش آیا جس نے ہندوستان کی سیاسی تاریخ کا رخ بدل دیا۔ بیساکھی کے دن ہزاروں افراد ایک عوامی اجتماع میں شریک تھے کہ برطانوی فوج نے باغ کے داخلی راستے بند کر کے نہتے مجمع پر فائرنگ کر دی۔ اس واقعے میں سینکڑوں افراد ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ہلاکتوں کی صحیح تعداد کے بارے میں مختلف تاریخی ذرائع میں اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن اس بات پر تقریباً تمام مؤرخین متفق ہیں کہ یہ واقعہ برطانوی حکومت کے خلاف عوامی اعتماد کے خاتمے کا ایک فیصلہ کن موڑ ثابت ہوا۔ اس سانحے نے ہندوستان کے عوام کو یہ احساس دلایا کہ آزادی اور عزتِ نفس کی جدوجہد مزید مؤخر نہیں کی جاسکتی۔

اس واقعے کے بعد آزادی کی تحریک میں ایک نئی شدت پیدا ہوئی۔ عوامی احتجاج پہلے سے زیادہ منظم ہونے لگا اور سیاسی قیادت نے مختلف طریقوں سے برطانوی اقتدار کو چیلنج کرنا شروع کیا۔ اسی دور میں خلافت تحریک اور عدم تعاون کی تحریک نے ملک گیر شکل اختیار کی۔ مختلف مذہبی، سماجی اور سیاسی طبقات نے ایک وسیع عوامی تحریک کے ذریعے برطانوی حکومت پر دباؤ بڑھانے کی کوشش کی۔ سرکاری تعلیمی اداروں، عدالتوں اور بعض سرکاری اعزازات کے بائیکاٹ کی اپیل کی گئی۔ ہزاروں طلبہ نے قومی تعلیمی اداروں کا رخ کیا اور متعدد وکلاء نے سرکاری عدالتوں میں پیش ہونا ترک کر دیا۔

یہ دور اس اعتبار سے بھی اہم تھا کہ پہلی مرتبہ آزادی کی تحریک میں دیہات، قصبوں اور دور دراز علاقوں کے عام لوگ بڑی تعداد میں شریک ہونے لگے۔ کسان، مزدور، تاجر، اساتذہ، طلبہ اور خواتین نے مختلف صورتوں میں تحریک کا ساتھ دیا۔ اس عوامی شمولیت نے آزادی

کی جدوجہد کو ایک محدود سیاسی مہم کے بجائے قومی تحریک میں تبدیل کر دیا۔ اسی زمانے میں انقلابی نوجوانوں کی ایک نئی نسل بھی سامنے آئی۔ ان کا یقین تھا کہ صرف سیاسی مذاکرات سے آزادی حاصل کرنا ممکن نہیں، اس لیے انہوں نے مختلف انقلابی تنظیمیں قائم کیں۔ ان کے طریقۂ کار سے اختلاف کیا جاسکتا ہے، لیکن ان کی جرات، قربانی اور حب الوطنی نے نوجوان نسل میں آزادی کے جذبے کو مضبوط کیا۔ انہوں نے اپنی جانوں کی پروا کیے بغیر اس بات کا پیغام دیا کہ غلامی کو ہمیشہ کے لیے قبول نہیں کیا جاسکتا۔ دوسری طرف صحافت اور ادب نے بھی عوامی شعور کو نئی بلندیوں تک پہنچایا۔ اخبارات روزانہ کی بنیاد پر سیاسی حالات، سرکاری اقدامات اور عوامی ردعمل کو سامنے لاتے رہے۔ شاعروں اور ادیبوں نے آزادی، خودداری، انصاف اور قومی وحدت کو اپنی تخلیقات کا موضوع بنایا۔ اس فکری بیداری نے تحریک کو صرف سیاسی نہیں بلکہ تہذیبی اور اخلاقی قوت بھی عطا کی۔ یہی وہ زمانہ تھا جب آزادی کا مطالبہ چند نمائندہ اداروں کے اجلاسوں سے نکل کر عام ہندوستانی کے دل کی آواز بنتا جا رہا تھا۔ ایک ایسا جذبہ پروان چڑھ رہا تھا جسے نہ جیلوں کی دیواریں روک سکتی تھیں، نہ سنسر شپ خاموش کر سکتی تھی اور نہ ہی طاقت کے استعمال سے ختم کیا جاسکتا تھا۔ آنے والے برسوں میں یہی جذبہ برصغیر کی تقدیر کا فیصلہ کرنے والا ثابت ہوا۔

1927ء میں سائمن کمیشن کی تقرری نے ہندوستان کی سیاست میں ایک نئی ہلچل پیدا کر دی۔ اس کمیشن میں ایک بھی ہندوستانی رکن شامل نہیں تھا، جسے عوام اور بیشتر سیاسی جماعتوں نے اپنی توہین سمجھا۔ ملک بھر میں "سائمن واپس جاؤ" کے نعرے گونجنے لگے۔ مختلف شہروں میں احتجاجی مظاہرے ہوئے اور عوام نے واضح پیغام دیا کہ ہندوستان کے سیاسی مستقبل کا فیصلہ ہندوستانیوں کی شرکت کے بغیر قبول نہیں کیا جائے گا۔ لاہور میں ایک ایسے ہی احتجاج کے دوران لالہ لاجپت رائے شدید زخمی ہوئے اور بعد ازاں ان کا انتقال ہوگیا۔ ان کی وفات نے آزادی کی تحریک میں مزید جذباتی اور سیاسی شدت پیدا کر دی۔ اسی دوران نوجوان انقلابیوں نے بھی اپنی سرگرمیوں میں اضافہ کیا۔ ان کا مقصد صرف برطانوی اقتدار کی مخالفت نہیں تھا بلکہ وہ ایک ایسے ہندوستان کا خواب دیکھ رہے تھے جہاں سیاسی آزادی کے ساتھ سماجی انصاف اور معاشی مساوات بھی قائم ہو۔ بھگت سنگھ، سکھ دیو، راج گرو، چندر شیکھر آزاد اور ان کے ساتھی نوجوانوں کے لیے حوصلے اور قربانی کی علامت بن گئے۔ انہوں نے اپنے بیانات اور تحریروں میں اس بات پر زور دیا کہ آزادی صرف اقتدار کی منتقلی کا نام نہیں بلکہ ایک ایسے معاشرے کی تعمیر ہے جہاں انسان عزت، انصاف اور مساوی مواقع کے ساتھ زندگی گزار سکے۔

1930ء میں نمک ستیہ گرہ اور ڈانڈی مارچ نے آزادی کی تحریک کو ایک نئی سمت عطا کی۔ نمک، جو ہر غریب اور امیر کی بنیادی ضرورت تھا، اس پر عائد برطانوی ٹیکس کے خلاف احتجاج ایک ایسی علامت بن گیا جسے پورے ملک نے سمجھا۔ ساحل تک طویل پیدل سفر اور اس کے بعد نمک قانون کی خلاف ورزی نے دنیا کی توجہ ہندوستان کی طرف مبذول کرائی۔ اس تحریک نے ثابت کیا کہ بعض اوقات پرامن عوامی مزاحمت بھی بڑی سیاسی تبدیلیوں کی بنیاد بن سکتی ہے۔ 1930ء سے 1932ء کے درمیان گول میز کانفرنسوں کا انعقاد کیا گیا تاکہ ہندوستان کے آئینی مستقبل پر غور کیا جاسکے۔ ان مذاکرات میں مختلف سیاسی جماعتوں، ریاستوں اور سماجی طبقات کے نمائندوں نے شرکت کی، لیکن متعدد بنیادی اختلافات کی وجہ سے کوئی ایسا حل سامنے نہ آسکا جس پر سب کا اتفاق ہو۔ اس کے باوجود ان مذاکرات نے ہندوستان کے آئینی مستقبل پر سنجیدہ بحث کی راہ ہموار کی۔

1935ء کا حکومتِ ہند ایکٹ برطانوی دور کی سب سے بڑی آئینی دستاویزوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس قانون کے ذریعے صوبائی خودمختاری میں اضافہ کیا گیا اور بعض منتخب اداروں کو زیادہ اختیارات دیے گئے، تاہم دفاع، خارجہ امور اور اہم مالی اختیارات بدستور برطانوی حکومت کے پاس رہے۔ اس لیے متعدد ہندوستانی رہنماؤں نے اسے ناکافی قرار دیا، لیکن بعد میں آزاد ہندوستان کے آئینی ڈھانچے کی تیاری میں اس قانون کے بعض انتظامی پہلوؤں سے بھی استفادہ کیا گیا۔ 1939ء میں دوسری جنگِ عظیم شروع ہوئی تو برطانوی حکومت نے ہندوستان کو اس جنگ میں شامل کرنے کا اعلان کر دیا، حالانکہ اس بارے میں ہندوستانی سیاسی قیادت سے کوئی مؤثر مشاورت نہیں کی گئی تھی۔ اس فیصلے نے سیاسی اختلافات کو مزید گہرا کر دیا۔ جنگ کے دوران ایک طرف برطانوی حکومت کو ہندوستان کی فوجی اور معاشی مدد درکار تھی، تو دوسری طرف آزادی کی تحریک پہلے سے زیادہ مضبوط ہوتی جارہی تھی۔ 1942ء میں "ہندوستان چھوڑو" تحریک نے برطانوی حکومت پر غیر معمولی دباؤ ڈالا۔ اس تحریک کے دوران ہزاروں سیاسی کارکن گرفتار کیے گئے، متعدد رہنما جیلوں میں ڈال دیے گئے اور کئی مقامات پر عوامی احتجاج نے شدید شکل اختیار کر لی۔ اگرچہ حکومت نے سختی سے اس تحریک کو دبانے کی کوشش کی، لیکن یہ حقیقت روز بروز واضح ہوتی جارہی تھی کہ ہندوستان پر نوآبادیاتی اقتدار کو زیادہ عرصے تک برقرار رکھنا ممکن نہیں رہا۔ اسی زمانے میں بیرونِ ملک بھی آزادی کی جدوجہد ایک نئے رخ سے جاری تھی۔ نیتاجی سبھاش چندر بوس نے آزاد ہند فوج کی تشکیل کے ذریعے برطانوی اقتدار کے خلاف عسکری جدوجہد کی کوشش کی۔ اگرچہ اس مہم کے نتائج محدود رہے۔ (جاری)

غزل

محدود سے خیال میں کھویا ہوا سا ہے
ہر شخص اپنی ذات میں سمٹا ہوا سا ہے

ہم بھی عدو کے طور سے الجھن میں ہیں مگر
وہ بھی ہمارے نام سے سہما ہوا سا ہے

نا معتبر کہیں تو کسے کس کو معتبر
اس شہر میں ہر آئنہ پرکھا ہوا سا ہے

افتاد وہ پڑی ہے پریشان ہیں سبھی
چہرہ ہر ایک فرد کا اترا ہوا سا ہے

آتے ہی ان کے زندگی گلزار ہو گئی
خوشبو سے ان کی گھر مرا مہکا ہوا سا ہے

یہ صبر کی گھڑی بھی قیامت سے کم نہیں
اعجازؔ دل کا زخم بھی ابھرا ہوا سا ہے

ڈاکٹر اعجاز رسول

گزشتہ 3 سال میں 71 ہزار ہیکٹر جنگلاتی زمین غیر جنگلاتی منصوبوں کے لیے منظور، حکومت نے لوک سبھا میں دی جانکاری

حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق سب سے زیادہ جنگل کی زمین کان کنی کے لیے دی گئی۔

اس شعبے میں 28.16463 ہیکٹر جنگل کی زمین استعمال کرنے کی منظوری ملی۔ ہندوستان میں ترقیاتی منصوبے کے لیے مسلسل جنگلات کی زمین کا استعمال کیا جارہا ہے۔ سڑک، ریلوے، کان کنی، بجلی اور آبپاشی جیسے منصوبوں کے لیے گزشتہ 3 سال میں 71 ہزار ہیکٹر سے زیادہ جنگل کی زمین کو غیر جنگلاتی کاموں کے لی منظوری دی گئی ہے۔ یہ معلومات مرکزی حکومت نے لوک سبھا میں دی۔ حکومت کے مطابق یکم اپریل 2023 سے 31 مارچ 2026 کے درمیان ملک بھر میں مجموعی طور پر 30.71023 ہیکٹر جنگل کی زمین کو دوسرے کاموں کے لیے منظوری ملی۔ حکومت کا کہنا ہے کہ جتنی جنگل کی زمین کا استعمال ترقی کے کاموں میں ہوا ہے اس کی بھرپائی کے لیے بدلے میں شجر کاری کی بھی کی جارہی ہے۔ گزشتہ 5 سال میں 52.178261 ہیکٹر رقبے پر شجر کاری کی گئی ہے۔ حکومت نے یہ بھی بتایا کہ ان پودوں کے زندہ رہنے کی شرح مختلف ریاستوں میں 40 فیصد سے 100 فیصد کے درمیان ہے۔ لوک سبھا میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں وزارت ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی نے یہ معلومات فراہم کیں۔ حکومت نے کہا کہ ملک میں جنگلات کا تخمینہ ہر 2 سال میں فارسٹ سروے آف انڈیا (ایف ایس آئی) کرتا ہے۔ اس کے لیے سیٹلائٹ تصاویر اور زمینی معائنوں دونوں سے مدد لی جاتی ہے۔ رپورٹ میں صرف جنگلات کا رقبہ نہیں دیکھا جاتا بلکہ ان کے معیار کا بھی اندازہ لگایا جاتا ہے۔ جنگلات کو درختوں کی کثافت کی بنیاد پر 3 حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، انتہائی گھنے جنگلات، درمیانی گھنے جنگلات اور کھلے جنگلات۔ حکومت کا کہنا ہے کہ وقتاً فوقتاً نئی ٹیکنالوجی اور بہتر سیٹلائٹ ڈیٹا کا استعمال کر کے رپورٹ کی درستگی میں اضافہ کیا جارہا ہے۔ حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق سب سے زیادہ جنگل کی زمین مدھیہ پردیش میں غیر جنگلاتی کاموں کے لیے منظور کی گئی۔ یہاں 14.19432 ہیکٹر زمین ڈائیورٹ کی گئی۔ اس کے بعد اڈیشہ میں 71.8965 ہیکٹر، اروناچل پردیش میں 87.7334 ہیکٹر، جھارکھنڈ میں 56.5409 ہیکٹر اور چھتیس گڑھ میں 95.4218 ہیکٹر زمین کا استعمال دیگر منصوبوں کے لیے کیا گیا۔ اتر پردیش میں بھی 87.3390 ہیکٹر جنگل کی زمین کو غیر جنگلاتی کاموں کے لیے منظوری ملی۔ حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق سب سے زیادہ جنگل کی زمین کان کنی کے لیے دی گئی۔ اس شعبے میں 28.16463 ہیکٹر جنگل کی زمین استعمال کرنے کی منظوری ملی۔ اس کے بعد ہائیڈل اور آبپاشی کے منصوبوں کے لیے 41.14294 ہیکٹر اور سڑک کی تعمیر کے لیے 93.12714 ہیکٹر جنگل کی زمین دی گئی۔ اس کے علاوہ بجلی کی ٹرانسمیشن لائنوں کے لیے 55.7711 ہیکٹر، دفاعی منصوبوں کے لیے 01.6276 ہیکٹر اور ریلوے منصوبوں کے لیے 71.3887 ہیکٹر جنگل کی زمین منظور کی گئی۔ سب سے کم جنگل کی زمین غیر جنگلاتی کاموں کے لیے چندی گڑھ میں منظور کی گئی، جہاں صرف 24.0 ہیکٹر زمین ڈائیورٹ کی گئی۔ اس کے بعد لداخ میں 94.0 ہیکٹر، ناگالینڈ میں 93.3 ہیکٹر اور انڈمان ونکوبار جزائر میں 79.4 ہیکٹر جنگلاتی زمین کو غیر جنگلاتی کاموں کے لیے منظوری دی گئی۔ بہار میں 99.27 ہیکٹر، گوا میں 48.50 ہیکٹر، تمل ناڈو میں 32.60 ہیکٹر، کیرالہ میں 42.62 ہیکٹر، میگھالیہ میں 44.62 ہیکٹر اور دادرا و نگر حویلی اور دمن و دیو میں 34.70 ہیکٹر جنگلاتی زمین ڈائیورٹ کی گئی۔ ان ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں گزشتہ 3 سالوں کے دوران غیر جنگلاتی کاموں کے لیے سب سے کم جنگلاتی زمین منظور کی گئی۔ گزشتہ 3 سالوں میں کچھ منصوبوں کے لیے بہت کم جنگلاتی زمین کی ضرورت پڑی۔ سب سے کم ایئرپورٹ کے لیے صرف 09.0 ہیکٹر جنگل کی زمین منظور کی گئی، جبکہ بی آر او کے موجودہ پلوں کو چوڑا اور مضبوط کرنے کے لیے 20.0 ہیکٹر زمین دی گئی۔ اسی طرح غیر روایتی توانائی کے منصوبوں کے لیے 17.7 ہیکٹر، معدنی تیل کی تلاش کے لیے 25.11 ہیکٹر، ہسپتال اور ڈسپنسری کے لیے 91.17 ہیکٹر اور کمیونیکیشن پوسٹ کے لیے 08.20 ہیکٹر جنگل کی زمین منظور ہوئی۔ دوسری جانب تھرمل پاور (66.41 ہیکٹر)، ہوا اور شمسی توانائی/ پاور سب اسٹیشن (72.75 ہیکٹر)، نہروں کے منصوبوں (02.115 ہیکٹر)، اسکول اور تعلیمی اداروں (93.213 ہیکٹر) اور آپٹیکل فائبر و ٹیلی کام لائنوں (232 ہیکٹر) کے لیے بھی نسبتاً کم جنگلاتی زمین ڈائیورٹ کی گئی۔ ایکسپلوریشن اینڈ سروے کے لیے اس مدت کے دوران کسی بھی جنگلاتی زمین کو منظوری نہیں دی گئی۔ حکومت کا کہنا ہے کہ کسی بھی جنگل کی زمین کو غیر جنگلاتی کاموں کے لیے منظوری دینے سے پہلے قانون کے تحت عمل پورا کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد متعلقہ ریاست یا مرکز کے زیر انتظام علاقے میں معاوضہ جاتی شجر کاری کرائی جاتی ہے۔ یعنی جتنی جنگل کی زمین کا استعمال ترقیاتی کاموں میں ہوتا ہے، اس کی بھرپائی کے لیے دوسری جگہ پودے لگائے جاتے ہیں۔ حکومت کے مطابق گزشتہ 5 سالوں میں 78.1 لاکھ ہیکٹر سے زیادہ رقبے پر ایسی شجر کاری کی گئی ہے۔ حکومت نے بتایا کہ فاریسٹ سروے آف انڈیا (ایف ایس آئی) پورے ملک میں سیٹلائٹ ڈیٹا اور زمینی معائنے کی بنیاد پر جنگلات کا سروے کرتا ہے۔ رپورٹ میں درختوں کی کثافت کی بنیاد پر جنگلات کو 3 زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جن علاقوں میں درختوں کی کثافت 70 فیصد یا اس سے زیادہ ہوتی ہے انہیں بہت گھنا جنگل، 40 فیصد سے 70 فیصد کے درمیان والے علاقوں کو درمیانی گھنا جنگل اور 10 فیصد سے 40 فیصد تک کثافت والے علاقوں کو کھلا جنگل مانا جاتا ہے۔

جھارکھنڈ: طلبہ کا احتجاجی مارچ پر تشدد؛

اسمبلی کے قریب پولیس نے آنسو گیس اور واٹر کینن کا استعمال کیا

جھارکھنڈ حکومت نے اتوار کو چھ گھنٹے کی بات چیت کے بعد ۱۴ ویں جے پی ایس سی (JPSC) کے ابتدائی امتحان اور ۲۰۲۳ء نیز ۲۰۲۵ء کے جے پی ایس سی بیک لاگ امتحانات کو منسوخ کرنے پر اتفاق کیا تھا اس کے باوجود یہ احتجاج پیر کو جاری رہا۔ جے پی ایس سی (JPSC) اور جے ایس ایس سی (JSSC) امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف احتجاج کرنے والے ہزاروں امیدواروں نے پیر کے روز رانچی میں جھارکھنڈ اسمبلی کی طرف مارچ کیا جہاں ان کی پولیس کے ساتھ جھڑپیں ہوئیں۔ مظاہرین اسمبلی کے احاطے تک پہنچنے کی کوشش میں متعدد رکاوٹیں توڑ کر آگے بڑھ گئے تھے جس کے بعد پولیس نے مظاہرین کے خلاف واٹر کینن، آنسو گیس کے شیل اور لاٹھی چارج کا استعمال کیا۔ گزشتہ ۹ دنوں سے طلبہ کی حمایت میں بھوک ہڑتال کرنے والے 'جھارکھنڈ لوک تانترک کرانتی کاری مورچہ' کے لیڈر دیویندر ناتھ مہتو، سابق وزیرِ اعلیٰ شبو سورین کا پورٹریٹ اٹھائے اس مارچ میں شامل ہوئے۔ سٹی ڈی ایس پی اے آر ین نے کہا کہ پولیس کو طاقت کا استعمال نہ کرنے کی سخت ہدایات تھیں لیکن بھیڑ کو قابو میں کرنے کیلئے انہیں "پیچھے دھکیلنا" پڑا، اگرچہ کچھ مظاہرین زخمی ہوئے، جن میں سے ایک کے سر پر چوٹ آئی۔ جھارکھنڈ حکومت نے اتوار کو چھ گھنٹے کی بات چیت کے بعد ۱۴ ویں جے پی ایس سی (JPSC) کے ابتدائی امتحان اور ۲۰۲۳ء نیز ۲۰۲۵ء کے جے پی ایس سی بیک لاگ امتحانات کو منسوخ کرنے پر اتفاق کیا تھا اس کے باوجود یہ احتجاج پیر کو جاری رہا۔ جے پی ایس سی کے تمام تینوں اراکین نے استعفیٰ دے دیا اور وزیرِ اعلیٰ ہیمنت سورین نے مظاہرین کو شفافیت کا یقین دلایا۔ تاہم، طلبہ جے ایس ایس سی-سی جی ایل (JSSC-CGL) امتحان میں مبینہ بے ضابطگیوں کی سی بی آئی تحقیقات کے اپنے مطالبے پر قائم ہیں۔ وہ اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ تحریک جاری رہے گی۔ ایک الگ پیش رفت میں، جھارکھنڈ سی آئی ڈی (CID) نے جے پی ایس سی کی سابق چیئرپرسن ایل۔ خیانگتے کو گرفتار کرلیا ہے جس سے اس معاملے میں کل گرفتاریوں کی تعداد ۲۰ ہوگئی ہے۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے پریوینشن آف منی لانڈرنگ ایکٹ کے تحت تحقیقات شروع کر دی ہے۔ دریں اثناء، سابق وزیرِ اعلیٰ بابولال مرانڈی اور بی جے پی کے متعدد لیڈران کو وزیرِ اعلیٰ ہیمنت سورین کی رہائش گاہ کے باہر امتحانی بے ضابطگیوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے حراست میں لے لیا گیا، دوسری طرف ہزاروں طلبہ ریاستی اسمبلی کی طرف مارچ کررہے تھے۔ طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے مہتو نے پرامن رہنے کی اپیل کی اور مظاہرین پر زور دیا کہ وہ نیٹ پیپر لیک پر کانگریس جنتا پارٹی کے ۲۰ جولائی کے پارلیمنٹ مارچ کی طرح تشدد سے گریز کریں۔ انہوں نے یاد دلایا کہ آج کا دن سورین کی سالگرہ کا دن ہے۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ کے مطالبات تسلیم کرنے میں حکومت کی ناکامی "جمہوریت کے قتل" کے مترادف ہوگی۔ دوسری طرف، جھارکھنڈ حکومت کا دعویٰ ہے کہ طلبہ کے ۹۸ فیصد مطالبات مان لئے گئے ہیں، لیکن مظاہرین کا کہنا ہے کہ جن ۱۳ امتحانات کو وہ منسوخ کروانا چاہتے تھے ان میں سے صرف تین ہی منسوخ کئے گئے ہیں۔ مرانڈی نے طلبہ کے سی بی آئی تحقیقات کے مطالبے کی حمایت کی اور حکومت پر "لوگوں کی توجہ ہٹانے" کا الزام لگایا۔ ۲۵ جولائی سے احتجاج کرنے والے اور جے پال سنگھ منڈا اسٹیڈیم میں خیمہ زن طلبہ جے ایس ایس سی-سی جی ایل کے نتائج کو منسوخ کرنے اور امتحانی بے ضابطگیوں کی آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ہندوستان۔چلی تجارتی معاہدہ پر مذاکرات آخری مراحل میں

ایک ذریعہ نے بتایا کہ چلی کے ساتھ تجارتی معاہدے کے لیے ہندوستان کی بات چیت آخری مراحل میں ہے۔کامرس سکریٹری راجیش اگروال اس ماہ جنوبی امریکی ملک کا دورہ کریں گے

نئی دہلی: ایک ذریعہ نے بتایا کہ چلی کے ساتھ تجارتی معاہدے کے لیے ہندوستان کی بات چیت آخری مراحل میں ہے۔ کامرس سکریٹری راجیش اگروال اس ماہ جنوبی امریکی ملک کا دورہ کریں گے، جس میں تانبے اور لیتھیم جیسے اہم معدنیات تک رسائی نئی دہلی کے لیے ایک اہم ترجیح کے طور پر ابھرے گی۔ ذریعہ نے مزید کہا کہ مجوزہ جامع اقتصادی شراکت داری کے معاہدے (CEPA) سے ہندوستانی برآمدکنندگان کے لیے زیادہ سے زیادہ مارکیٹ تک رسائی کی پیشکش کی جاتی ہے لیکن نئی دہلی کے لیے، چلی کے معدنی وسائل ایک اہم اسٹریٹجک ترجیح کے طور پر ابھرے ہیں۔ چلی دنیا کا سب سے بڑا تانبے پیدا کرنے والا ملک ہے اور اس کے پاس دنیا کے سب سے بڑے لتیم کے ذخائر ہیں۔ یہ ملک دیگر معدنیات کا بھی ایک اہم پروڈیوسر ہے جو صنعتی اور صاف توانائی کی سپلائی چین کے لیے اہم ہیں۔ ہندوستان کا تازہ ترین تجارتی ڈیٹا تعلقات کی بڑھتی ہوئی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ عارضی ٹریڈ سٹیٹ کے اعدادوشمار کے مطابق، جون سہ ماہی میں دوطرفہ تجارت تقریباً 74 فیصد بڑھ کر 2.06 بلین ڈالر ہوگئی جو ایک سال پہلے کی مدت میں 1.19 بلین ڈالر تھی۔ اس سہ ماہی کے دوران چلی سے درآمدات تقریباً دوگنا ہو کر 1.66 بلین ڈالر ہوگئیں، جو کہ ایک سال پہلے کی 852 ملین ڈالر سے 95.1 فیصد زیادہ تھیں۔ برآمدات 20.3 فیصد بڑھ کر 402.7 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ تیز انحراف نے چلی کے ساتھ ہندوستان کا تجارتی خسارہ ایک سال پہلے 517.4 ملین ڈالر سے بڑھ کر 1.26 بلین ڈالر کر دیا ہے۔ چلی سے ہندوستان کی بلک معدنیات اور کچی دھاتوں کی درآمدات جون کی سہ ماہی میں 76.4 فیصد بڑھ کر 882.8 ملین ڈالر ہوگئیں جو ایک سال پہلے 500.5 ملین ڈالر تھی۔ تانبے اور تانبے کی مصنوعات کی درآمدات بھی تقریباً 1.1 ملین ڈالر سے بڑھ کر 374.9 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ معدنیات پر توجہ اس وقت آتی ہے جب نئی دہلی اہم خام مال کے لیے مزید لچکدار سپلائی چینز کو محفوظ بنانے اور توجہ مرکوز عالمی پیداوار اور پروسیسنگ سے پیدا ہونے والے خطرات کو کم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بھارت اور چلی نے 8 مئی 2025 کو جامع اقتصادی شراکت داری معاہدہ پر مذاکرات کے لیے ٹرمز آف ریفرنس پر دستخط کیے، پہلا دور اسی ماہ کے آخر میں نئی دہلی میں شروع ہوا۔ اس کے بعد سے دونوں ممالک نے مذاکرات کے چار دور منعقد کیے ہیں، جس کا تازہ ترین دور 5 دسمبر کو نئی دہلی میں اختتام پذیر ہوا۔

بھارت میں خواتین پائلٹوں کا حصہ ۲۵ رفیصد تک بڑھ جائے گا

رام موہن نائیڈو نے پیر کو کہا کہ حکومت ہندوستان کی ہوابازی کے افرادی قوت میں خواتین کی شرکت کو ۲۵ رفیصد تک بڑھانے کیلئے کام کر رہی ہے

نئی دہلی: مرکزی شہری ہوابازی کے وزیر رام موہن نائیڈو نے پیر کو کہا کہ حکومت ہندوستان کی ہوابازی کے افرادی قوت میں خواتین کی شرکت کو 25 فیصد تک بڑھانے کے لیے کام کر رہی ہے، جس سے عالمی اوسط کے مقابلے خواتین پائلٹوں کی ملک میں نمایاں طور پر زیادہ نمائندگی ہو رہی ہے۔ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، نائیڈو نے کہا کہ خواتین اس وقت ہندوستان میں تقریباً 15 فیصد پائلٹس ہیں، جو کہ عالمی سطح پر تقریباً 5 فیصد کے مقابلے میں ہیں، اور ہوابازی کے ماحولیاتی نظام کے مختلف طبقات میں خواتین کے لیے مزید مواقع پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ شہری ہوابازی کے وزیر نے کہا، ناری شکتی ہندوستان کی ہوابازی کی ترقی کو تقویت دے رہی ہے۔ خواتین پہلے ہی ہمارے پائلٹس میں 15 فیصد ہیں، جبکہ عالمی سطح پر یہ 5 فیصد ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسے 25 فیصد تک لے جانے کے لیے کام کر رہے ہیں اور ایوی ایشن ورک فورس میں خواتین کے لیے مزید مواقع پیدا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے خواتین کو ہوابازی کے شعبے میں داخل ہونے، حصہ لینے، تعاون کرنے اور قائدانہ کردار ادا کرنے کے لیے مسلسل جگہ فراہم کی ہے، انہوں نے مزید کہا کہ اس سلسلے میں ملک کی ترقی کو مزید آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ نائیڈو نے کہا، "میں ہمیشہ یہ کہتا ہوں، فخر سے کہتا ہوں کہ، عالمی ہوابازی کے معاملے میں، ہندوستان خواتین کی شرکت کے لحاظ سے جو تعداد ظاہر کرتا ہے، وہ بہت زیادہ ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ خواتین پائلٹوں کے معاملے میں ہندوستان پہلے ہی اپنے ہدف کی طرف آدھے راستے پر ہے، ان کا حصہ 15 فیصد ہے، جو عالمی اوسط 5 فیصد کے مقابلے میں ہے۔ وزیر نے کہا کہ 25 فیصد ہدف نہ صرف پائلٹس بلکہ خواتین کی وسیع تر ایوی ایشن ورک فورس اور سیکٹر کے ابھرتے ہوئے علاقوں میں شرکت کا احاطہ کرے گا۔ انہوں نے کہا، "چاہے کچھ بھی ہو، ہوائی اڈے سے متعلق ملازمتیں ہوں، یا ای وی ٹی او ایل، یا جو بھی ماحولیاتی نظام ہم بنا رہے ہیں، ہم خواتین کی زیادہ سے زیادہ شرکت دیکھنا چاہتے ہیں۔ نائیڈو نے ایوی ایشن ورک فورس میں شامل ہونے کے لیے زیادہ سے زیادہ خواتین کی حوصلہ افزائی کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی اور کہا کہ اس شعبے کو ایسا ماحول بنانا جاری رکھنا چاہیے جہاں خواتین آرام سے حصہ لے سکیں اور قائدانہ کردار ادا کر سکیں۔ ایک تقریب میں خواتین کی شرکت کا تذکرہ کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ اچھے نمبر دیکھ کر ان کی حوصلہ افزائی ہوئی اور امید ظاہر کی کہ مزید خواتین کو ہوابازی میں کیریئر بنانے کی ترغیب ملے گی۔

ہاتھ میں ترنگا لئے آئی ایس ایس پر سوار روسی خلا بازوں نے

یومِ آزادی سے پہلے بھارت کو نیک خواہشات پیش کی

نئی دہلی: ہندوستانی ترنگا تھامے ہوئے بین الاقوامی خلائی اسٹیشن پر سوار روسی خلا بازوں نے ہندوستان کے لوگوں کو خصوصی مبارکباد پیش کی ہے جب قوم اپنے 80ویں یوم آزادی کے موقع پر تیاری کر رہی ہے۔ یہ پیش قدمی خلائی تحقیق میں دونوں ممالک کے درمیان پائیدار شراکت داری کو اجاگر کرتی ہے۔ ایک ویڈیو پیغام میں، خلابازوں نے مبارکباد پیش کی اور ماسکو اور نئی دہلی کے درمیان کئی دہائیوں پر محیط تعاون کو یاد کیا، جس میں خلائی تحقیق کو دوطرفہ تعلقات کے ایک مرکزی ستون کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔ کاسموناٹ پیوٹروف نے ہندوستانی عوام کو امن اور خوشحالی کی پیشکش کرتے ہوئے کہا پیارے دوستو، جمہوریہ ہندوستان اپنا 80واں یوم آزادی منا رہا ہے۔ خلابازوں نے یوم آزادی کی تقریبات کو انسانی خلائی پرواز میں ایک اہم سنگ میل سے جوڑا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ سوویت خلاباز یوری گاگارین کے خلا میں سفر کرنے والے پہلے شخص کے 65 سال مکمل ہو گئے۔ گاگرین نے نومبر 1961 میں ہندوستان کا سفر کیا اور ہندوستان اور سوویت یونین کے درمیان مضبوط دوستی کے ابتدائی نشان کے طور پر ابھرا۔ خلابازوں نے ملک کے لیے ان کی معروف تعریف کا حوالہ دیا، یہ مشاہدہ کیا کہ یہ خلا سے خوبصورت دکھائی دیتا ہے لیکن "سچے دوستوں" کے گھر کے طور پر زمین پر اس سے بھی زیادہ خوبصورت ثابت ہوا۔ انہوں نے ہندوستان اور روس کے خلائی تعاون کے وسیع ریکارڈ کی طرف اشارہ کیا، جس کا آغاز 1975 میں سوویت یونین نے ہندوستان کے پہلے سیٹلائٹ آریہ بھٹ کے لانچ کے ساتھ کیا تھا۔ تقریباً ایک دہائی بعد، 1984 میں، راکیش شرما سوویت خلائی جہاز سویوز T-11 پر خلا میں پہنچنے والے پہلے ہندوستانی بن گئے، یہ ایک ایسی کامیابی ہے جس نے تعلقات کو مزید مضبوط کیا۔ خلاباز انا کیکینا نے مشاہدہ کیا کہ ہندوستان کے گگنیان انسانی خلائی پرواز پروگرام کے ساتھ شراکت ایک نئے مرحلے میں داخل ہوئی ہے۔ ہندوستانی خلانوردوں، جنھیں گگنیاتریس کہا جاتا ہے، نے ملک کے پہلے عملے کے مشن کی تیاری کے لیے روس میں یوری گاگرین کاسموناٹ ٹریننگ سینٹر میں تربیت حاصل کی ہے۔ پیغام میں روسکوموس، ہندوستان میں اس کے دفتر اور اسرو کی طرف سے خلا میں تعاون کو نشان زد کرنے کے لیے مشترکہ مقابلے کا بھی حوالہ دیا گیا۔ اس مقابلے میں جیتنے والی انٹریز کو یوم آزادی کی مبارکباد کے ساتھ آویزاں کیا گیا تھا۔

بھارت اور تھائی لینڈ نے آن لائن گھوٹالوں سے نمٹنے کے لیے تعاون بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا

بنکاک: تھائی لینڈ میں ہندوستان کے سفیر پونیت اگروال نے پیر کو تھائی لینڈ کے ڈیجیٹل اکانومی اور سوسائٹی کے وزیر چائیچانوک چیڈ چوب کے ساتھ تعاون بڑھانے، آن لائن گھوٹالوں سے نمٹنے اور ڈیجیٹل کو مربوط کرنے کے بارے میں ایک میٹنگ کی۔ تھائی لینڈ میں ہندوستانی سفارت خانے نے ایکس میگزین پر لکھا کہ "سفیر پونیت اگروال نے آج تھائی لینڈ کے ڈیجیٹل اکانومی اور سوسائٹی کے وزیر جناب چائیچانوک چڈ چوب سے بشکریہ ملاقات کی۔ اس نے مزید کہا کہ "ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز پر موجودہ دوطرفہ معاہدے کے تحت تعاون کو بڑھانے، آن لائن گھوٹالوں سے نمٹنے کے لیے تجربے کے تبادلے، سیاحوں کی سہولت کے لیے ڈیجیٹل ماحولیاتی نظام کو مربوط کرنے کے بارے میں خیالات کا تبادلہ کیا گیا۔ پچھلے مہینے، سفیر اگروال اور تھائی لینڈ کے نائب وزیر اعظم اور ٹرانسپورٹ کے وزیر نے ملاقات کی اور بہتر بحری، فضائی اور سڑک کنیکٹیویٹی، لوگوں کے درمیان تعلقات اور سیاحتی روابط کو گہرا کرنے کے ذریعے اسٹریٹجک شراکت داری کو مضبوط کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ ہندوستان اور تھائی لینڈ نے گزشتہ سال اپریل میں وزیر اعظم نریندر مودی کے بنکاک کے دورے کے دوران دوطرفہ تعلقات کو اسٹریٹجک پارٹنرشپ تک بڑھایا۔ 16 جولائی کو، اگروال نے تھائی لینڈ کی وزارت خارجہ میں جنوبی ایشیا، مشرق وسطی اور افریقی امور کے محکمے کے ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی) اُراسا مونگکولناوین سے ملاقات کی اور دونوں ممالک کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری کو مضبوط بنانے کے لیے باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت کی۔ سفیر پونیت اگروال نے تھائی لینڈ کی وزارت خارجہ کے شعبہ جنوبی ایشیا، مشرق وسطی اور افریقی امور کی ڈی جی مسز اراسا مونگکولناوین سے ملاقات کی۔ دونوں فریقوں نے باہمی دلچسپی کے مختلف امور جیسے کہ اعلیٰ سطحی دوروں، تجارت اور سرمایہ کاری، عوام سے عوام کے درمیان روابط کو مزید مضبوط بنانے اور بھارت کے درمیان روایتی طب اور صحت عامہ کو مزید مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا۔

بھارتی بحریہ کیلئے تیسرے اگلی نسل کے

گشتی جہاز 'شاچی' کو کل پانی میں اتارا جائے گا

کولکاتہ: ہندوستانی بحریہ کے لیے بنائے جانے والے 11 نیکسٹ جنریشن ویسلز (این جی او پی وی) میں سے تیسرے گشتی جہاز کو کل 11 اگست کو کولکاتا میں پانی اتارا جائے گا۔ یہ جہاز گارڈن ریچ شپ بلڈرز اینڈ انجینئرز لمیٹڈ (جی آر ایس ای) اور گوا شپ یارڈ لمیٹڈ (جی ایس ایل) کے ذریعے تیار کیا گیا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ نے پیر کو ایک بیان جاری کر کے یہ معلومات فراہم کیں۔ یہ جی آر ایس ای کا اگلی نسل کا دوسرا جہاز ہوگا۔ اس سے قبل جی آر ایس ای نے 20 مئی کو سنگھ مترا نامی جہاز کو پانی میں اتارا تھا۔ اسی وقت، جی ایس ایل نے 31 مارچ 2026 کو اس کے ذریعے تیار کیے جانے والے سات این جی او پی وی میں سے ایک کو پانی میں اتارا تھا۔ اس جہاز کا نام شاچی رکھا گیا ہے۔ ہندوستانی بحریہ کے کنٹرولر آف وارشپ پروڈکشن اینڈ ایکوزیشن (سی ڈبلیو پی اینڈ اے) وائس ایڈمرل سنجے سادھو کی اہلیہ منیکا سادھو جی آر ایس ای میں منعقد ہونے والی کمیشننگ تقریب میں جہاز کو پانی میں اتاریں گی۔ وائس ایڈمرل سنجے سادھو تقریب کے مہمان خصوصی ہوں گے۔ بحریہ کے ایک سینئر اہلکار نے کہا کہ این جی او پی وی پروجیکٹ مقررہ وقت کے مطابق آگے بڑھ رہا ہے۔ تینوں جہازوں کی تعمیر کے بعد اب انہیں آلات اور نظام سے آراستہ کرنے پر کام شروع ہو جائے گا۔ بحریہ کو فراہمی 2028 میں شروع ہونے کی توقع ہے۔ اس سے بحریہ کے 200 جنگی جہازوں کے بیڑے کے ہدف کو حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ عہدیدار کے مطابق یہ جہاز اس وقت بحریہ کے پاس موجود جہازوں سے زیادہ جدید ہوں گے۔ ان میں بہتر خفیہ صلاحیتیں، طویل سمندری زندگی اور جدید آلات اور ہتھیاروں کی مدد سے بحریہ مختلف قسم کے مشن انجام دے سکے گی۔ بحریہ کے لیے بنائے گئے مستقبل کے تمام جنگی جہاز اگلی نسل کی ٹیکنالوجی پر مبنی ہوں گے۔ ان میں اگلی نسل کے کارویٹس، فریگیٹس، سروے جہاز اور تباہ کن جہاز شامل ہیں۔ این جی او پی وی کی لمبائی تقریباً 113 میٹر اور چوڑائی 14.6 میٹر ہوگی۔ ان کی وزنی صلاحیت تقریباً 3,000 ٹن ہوگی اور وہ زیادہ سے زیادہ 23 سمندری میل کی رفتار سے چل سکیں گے۔ 14 سمندری میل کی رفتار سے، ان کی سمندری برداشت تقریبا 8,500 سمندری میل ہوگی۔ ان جہازوں کو مختلف مشنوں کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ وہ چار میٹر سے کم گہرے پانی میں کام کرنے کی صلاحیت کی وجہ سے ساحلی علاقوں میں بھی موثر طریقے سے کام کر سکیں گے۔ ان کا استعمال سمندر میں اہم اثاثوں کے تحفظ، سمندری نگرانی، مشکوک نقل و حرکت پر کارروائی اور جہاز کی تلاش اور ضبطی جیسی کارروائیوں کے لیے کیا جاسکتا ہے۔

حکومت عالمی سطح پر مسابقتی بائیوٹیکنالوجی ماحولیاتی نظام کی تعمیر کے لیے کوششیں تیز کر رہی ہے: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی: سائنس اور ٹکنالوجی اور ارتھ سائنسز کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے ہندوستان کے بایوٹکنالوجی ایکو سسٹم میں نجی شعبے کی شراکت کو بڑھانے، صنعتی رسائی کو مضبوط بنانے اور بایو ٹیکنالوجی اور بایوٹکنالوجی کی مصنوعات کی حوصلہ افزائی کرنے پر زور دیا ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے ہندوستان کی مقامی بایوٹکنالوجی کی صلاحیتوں، صنعت اور سرمایہ کاروں کے درمیان مضبوط روابط استوار کرنے کی ضرورت پر زور دیا تا کہ امید افزا اختراعات تحقیق اور ترقی سے تیزی سے کمرشلائزیشن کی طرف بڑھ سکیں۔ وزیر کا یہ زور نئی دہلی میں بائیوٹیکنالوجی انڈسٹری ریسرچ اسسٹنس کونسل (BIRAC) کے سینئر عہدیداروں کے ساتھ ایک میٹنگ کے دوران آیا، جہاں ہندوستان کے بائیوٹیکنالوجی ماحولیاتی نظام کے لیے سرمایہ کاری، صنعت کی شرکت اور مارکیٹ کے مواقع کو بڑھانے کے لیے کئی اقدامات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ میٹنگ میں BIRAC ریسرچ، ڈیولپمنٹ اینڈ انوویشن فنڈ (BIRAC-RDIF) کے نفاذ پر توجہ مرکوز کی گئی۔ BIRAC-RDIF حکومت ہند کے 1 لاکھ کروڑ روپے کے ریسرچ، ڈیولپمنٹ اینڈ انوویشن (RDI) فنڈ کا ایک کلیدی جزو ہے جس کا مقصد وکست بھارت 2047 کے وژن کے تحت گہری تکنیکی اختراعات اور اعلیٰ اثر والی دیسی مینوفیکچرنگ کو آگے بڑھانا ہے۔ عزت مآب وزیر اعظم کے ذریعے شروع کیا گیا، ریسرچ ڈیولپمنٹ اینڈ انوویشن کو نومبر 2020 کو اس فنڈ کا آغاز کیا گیا۔ انوسندھان نیشنل ریسرچ فاؤنڈیشن اور محکمہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے ساتھ، BIRAC کو بائیوٹیکنالوجی کے شعبے کے لیے دوسرے درجے کے فنڈ مینیجر کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔

بھارت نے سپلائی کے خطرات کو کم کرنے کے لیے ایل این جی حصول کے نیٹ ورک کو 6 سے 15 ممالک تک بڑھایا: سریش گوپی

نئی دہلی: حکومت نے پیر کو راجیہ سبھا کو بتایا کہ ہندوستان نے ان ممالک کی تعداد کو تقریباً تین گنا بڑھا دیا ہے جن سے وہ مائع قدرتی گیس (ایل این جی) حاصل کرتا ہے کیونکہ وہ اہم سمندری راستوں پر جغرافیائی سیاسی کشیدگی اور رکاوٹوں کے خلاف توانائی کی سپلائی کو کم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پیٹرولیم اور قدرتی گیس کی وزارت نے پارلیمنٹ کو ایک تحریری جواب میں کہا کہ ملک نے اپنے خام تیل کے حصول کے نیٹ ورک کو بھی وسیع کیا ہے، اب درآمدات 41 ممالک سے آ رہی ہیں جو پہلے 27 کے مقابلے میں تھیں۔ پیٹرولیم اور قدرتی گیس کے وزیر مملکت سریش گوپی نے کہا کہ وسیع تر سورسنگ نیٹ ورک کا مقصد کسی ایک سپلائر، خطے یا ٹرانزٹ روٹ سے ہندوستان کی رکاوٹوں کو کم کرنا ہے۔ گوپی نے کہا، "اس تنوع نے کسی خاص ملک، علاقے یا ٹرانزٹ روٹ پر انحصار کو کم کیا ہے اور سپلائی میں رکاوٹوں اور مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ کو سنبھالنے کی ہندوستان کی صلاحیت کو بڑھایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چھ سے 15 ممالک تک ایل این جی سورسنگ کی توسیع حکومت کی طرف سے توانائی کی فراہمی کو متنوع بنانے کی کوششوں پر تازہ ترین انکشاف ہے۔ 41 ممالک کو خام تیل فراہم کرنے والوں کی تعداد میں اضافے کا انکشاف پہلے کیا گیا تھا، خاص طور پر مغربی ایشیا کے ذریعے توانائی کی ترسیل میں رکاوٹوں کے درمیان۔ وزارت نے کہا کہ وہ توانائی کی سپلائی کو لاحق خطرات کی باقاعدگی سے نگرانی کرتی ہے اور عوامی شعبے کی تیل اور گیس کمپنیوں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مل کر عالمی منڈی کے حالات کا جائزہ لیتی ہے۔ حکومت نے کہا کہ وہ خام تیل، ایل این جی اور پیٹرولیم مصنوعات کی بلاتعطل دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے ضرورت کے مطابق اقدامات کرتی ہے۔

بھارت کے ایشیائی شیروں کی آبادی 523 سے بڑھ کر 891 ہوگئی

نئی دہلی: جیسا کہ آج شیر کا عالمی دن منایا جا رہا ہے، مرکزی وزیر ماحولیات بھوپیندر یادو نے شیروں کے تحفظ اور بقا کے لیے ہندوستان کی قابل ذکر کوششوں پر روشنی ڈالی۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، انہوں نے دعویٰ کیا کہ ایشیائی شیروں کی آبادی 2015 میں 523 سے بڑھ کر 891 ہوگئی ہے۔ انہوں نے ان لوگوں کو کریڈٹ دیا جو نسلوں کی حفاظت کے لیے کام کر رہے ہیں اور حکومت نے کہا کہ "سرکار پر قائم رہنے کے لیے پرعزم ہے۔ مرکزی وزیر مملکت برائے ماحولیات کیرتی وردھن سنگھ نے کہا کہ ہندوستان کی تحفظ کی کوششوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترقی اور فطرت ایک ساتھ رہ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے اہم رہائش گاہوں کی حفاظت، تحفظ کے پروگراموں کو مضبوط بنانے اور برادریوں اور جنگلی حیات کے درمیان بقائے باہمی کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ایشیائی شیر کے طویل مدتی تحفظ کو یقینی بنانے کے مقصد سے 15 اگست 2020 کو پروجیکٹ شیر کا اعلان کیا تھا۔ اس کے بعد سے، انواع کی جغرافیائی حد 2020 میں تقریباً 30,000 مربع کلومیٹر سے بڑھ کر تقریباً 35,000 مربع کلومیٹر ہوگئی ہے، وزارت ماحولیات کے مطابق۔ یہ منصوبہ شیروں کے تحفظ کے لیے زمین کی تزئین کی سطح کے نقطہ نظر کی پیروی کرتا ہے۔

جماعت اسلامی ہند لکشمی نگر یونٹ کے زیر اہتمام للتا پارک اور آرام پارک میں ہفتہ وار درسِ قرآن: سورۂ بقرہ آیات 5 تا 16 کی تشریح

قرآن کی ہدایت کو سمجھنا اور دعوت و تبلیغ اہل ایمان کی ذمہ داری: فلاح الدین فلاحی

نئی دہلی: جماعت اسلامی ہند لکشمی نگر یونٹ کے زیر اہتمام مغرب بعد للتا پارک سرکل کا ہفتہ وار درسِ قرآن سرکل انچارج و سرپرست جناب ایس ٹی رضا صاحب کے ہال میں منعقد ہوا۔ دوسرا پروگرام آرام پارک میں عشاء بعد منعقد ہوا جس میں فلاح الدین فلاحی نے سورۂ بقرہ کی آیات نمبر 5 سے 16 تک تلاوت، ترجمہ اور تشریح و تفسیر بیان کی۔ درس کے دوران سورۂ بقرہ کی آیات کی روشنی میں ایمان، ہدایت، حق کو قبول کرنے اور دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ خاص طور پر ان لوگوں کی کیفیت بیان کی گئی جو حق کی دعوت سننے کے باوجود اسے قبول نہیں کرتے۔ قرآن کریم واضح کرتا ہے کہ ایسے لوگوں کے دلوں پر ان کی مسلسل ہٹ دھرمی اور حق سے انکار کے باعث مہر لگ جاتی ہے، جس کی وجہ سے وہ حق بات کو سمجھنے اور قبول کرنے کی صلاحیت سے محروم ہوجاتے ہیں۔ فلاح الدین فلاحی نے آیت کریمہ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ۔ کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کی یہ آیت ہمیں دعوتِ دین کے بنیادی اصولوں کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ داعی کی ذمہ داری اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا ہے، جبکہ کسی کے دل میں ایمان پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اس لیے دعوت و تبلیغ کا کام حالات اور نتائج سے مایوس ہوئے بغیر حکمت، صبر اور خیرخواہی کے ساتھ جاری رکھنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قرآن کریم ان لوگوں کی ذہنی کیفیت بھی بیان کرتا ہے جو اہلِ ایمان کو بے وقوف سمجھتے ہیں، حالانکہ حقیقت میں وہ خود شعور سے محروم ہوتے ہیں۔ حقیقی عقل مندی یہ ہے کہ انسان حق کو پہچانے، اللہ کی ہدایت کو قبول کرے اور اپنی زندگی کو قرآن کے مطابق گزارنے کی کوشش کرے۔ درس میں اس بات پر بھی غور کیا گیا کہ سورۂ بقرہ کی یہ آیات صرف ایک مخصوص زمانے یا مخصوص لوگوں کے لیے نہیں بلکہ قیامت تک انسانیت کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ موجودہ دور میں بھی مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآن کو سمجھیں، اس پر عمل کریں اور حکمت و خیرخواہی کے ساتھ اللہ کا پیغام دوسروں تک پہنچائیں۔ پروگرام میں سوال و جواب کا سیشن بھی منعقد ہوا، جس میں شرکاء نے درس سے متعلق مختلف سوالات کیے اور قرآن کی روشنی میں ان پر غور و فکر کیا گیا۔ اس موقع پر اس بات پر زور دیا گیا کہ قرآن کریم کی ہدایات کو اپنی عملی زندگی میں نافذ کرنے کے ساتھ دعوت و تبلیغ کے کام کو بھی اپنی ذمہ داری سمجھنا چاہیے۔ اس موقع پر اطہر حسین انصاری، امیدوار رکن جماعت۔ رکن جماعت محمد اسلم، ثناء اللہ فاروقی سکریٹری سرکل یونٹ۔ مفتی ذیشان قاسمی، ثناء اللہ احمد، مسرور عالم، صلاح الدین۔ محمد ثناء اللہ۔ محمد خالد۔ غلام محمد سمیت طلبہ تنظیم کے سابق ساتھی علیم الدین اور دیگر افراد نے شرکت کی۔ آرام پارک میں مولانا امیر الحق قاسمی۔ مشرف حسین۔ حسنین صاحب شریک ہوئے۔ پروگرام نہایت مفید اور فکری ماحول میں اختتام پذیر ہوا۔

آسام کے سیلاب متاثرین کے درمیان امارت شرعیہ کی ریلیف سرگرمیاں جاری

متاثرہ علاقوں میں نقصانات کا جائزہ، گھریلو سامان، برتن، بستر اور عارضی شیڈز کی فراہمی کا سلسلہ جاری امارت شرعیہ کی اہل خیر سے فراخ دلانہ تعاون کی اپیل

آسام: ریاست آسام میں حالیہ تباہ کن سیلاب نے بڑے پیمانے پر انسانی و مالی نقصان پہنچایا ہے۔ سیلاب کے نتیجے میں کئی انسان جان سے ہاتھ دھو بیٹھے، وہیں ہزاروں مویشی پانی کی نذر ہو گئے، جبکہ متعدد بستیاں اور سینکڑوں مکانات پانی کے تیز بہاؤ میں بہہ گئے۔ بہت سے خاندان اپنے گھروں، گھریلو سامان اور روزگار کے ذرائع سے محروم ہو کر شدید مشکلات سے دوچار ہیں۔ ایسے نازک وقت میں ہندوستان کی معروف خدمت گار تنظیم امارت شرعیہ بہار، اڑیسہ و جھارکھنڈ، پھلواری شریف، پٹنہ کی جانب سے حضرت امیر شریعت کی ہدایت پر آسام کے سیلاب متاثرین کے درمیان ریلیف کے سامان کی تقسیم کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ امارت شرعیہ کی ریلیف ٹیم نے متاثرہ علاقوں میں پہنچ کر سب سے پہلے سیلاب سے ہونے والے نقصانات کا تفصیلی جائزہ لیا اور متاثرین کی حقیقی ضروریات کا سروے کیا، جس کے بعد ضرورت اور ترجیح کی بنیاد پر مختلف امدادی اشیاء کی تقسیم کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ امارت شرعیہ کی ٹیم نے شیوساگر شہر کے قریب واقع جے ساگر محلہ کا دورہ کیا، جہاں پوری بستی سیلابی پانی سے متاثر ہوئی ہے۔ اسی طرح ناظرہ ٹاؤن اور دریائے دکھوڑ کے قرب و جوار کے ان علاقوں میں بھی امدادی سرگرمیاں انجام دی گئیں جہاں سیلاب نے بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہے۔ متعدد گھروں کا مکمل گھریلو سامان، برتن، بستر اور روزمرہ استعمال کی اشیاء پانی میں برباد ہو چکی ہیں۔ امارت شرعیہ کی جانب سے آج 50 سے زائد مستحق خاندانوں میں کھانے پینے اور باورچی خانے میں استعمال ہونے والی بنیادی اشیاء تقسیم کی جا چکی ہیں۔ جن خاندانوں کو برتن، بستر اور دیگر ضروری گھریلو سامان کی ضرورت ہے، ان کے لیے سامان کی خریداری کا عمل جاری ہے۔ اسی طرح وہ متاثرین جو مکانات کے منہدم یا بہہ جانے کے باعث کھلے آسمان تلے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں، ان کے لیے عارضی شیڈز اور دیگر ضروری سامان کی خریداری کا سلسلہ بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ امارت شرعیہ کی ریلیف ٹیم متاثرہ علاقوں میں مسلسل سرگرم ہے اور متاثرین کی ضرورتوں کا موقع پر جائزہ لے کر امدادی کاموں کو آگے بڑھا رہی ہے۔ سیلاب کی تباہی کے بعد عام زندگی ابھی تک معمول پر نہیں آ سکی ہے۔ خصوصاً وہ خاندان جو روزانہ محنت مزدوری کر کے اپنا اور اپنے

بچوں کا پیٹ پالتے تھے، ان کی پریشانی کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے، کیونکہ سیلاب نے ان کے گھروں کے ساتھ ساتھ ان کے روزگار کے ذرائع بھی چھین لیے ہیں۔ ایسے متاثرین کی فہرست سازی مکمل کر لی گئی ہے اور امداد کی تقسیم میں ان خاندانوں کو خصوصی ترجیح دی جا رہی ہے جن کے پاس فی الوقت آمدنی کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہا۔ اس دوران امارت شرعیہ کے حضرت امیر شریعت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ اور ناظم اعلیٰ امارت شرعیہ حضرت مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی ریلیف ٹیم کے قائد جناب مولانا احمد حسین قاسمی مدنی معاون ناظم امارت شرعیہ سے مسلسل رابطے میں ہیں۔ وہ متاثرہ علاقوں کی صورتِ حال سے باخبر رہتے ہوئے امدادی سرگرمیوں کے سلسلے میں ضروری ہدایات اور مفید مشوروں سے ٹیم کو نواز رہے ہیں۔ سیلاب نے ان خاندانوں کو زندگی کے ایک ایسے موڑ پر لا کھڑا کیا ہے جہاں انہیں اپنے گھروں اور گھریلو اثاثوں کے مکمل تباہ ہو جانے کے بعد زندگی کا نیا آغاز کرنا ہے۔ کسی کے پاس برتن نہیں، کسی کے پاس بستر نہیں، کسی کا گھر باقی نہیں رہا اور کسی کا ذریعۂ معاش ختم ہو گیا ہے۔ ایسے حالات میں معمول کی زندگی کی طرف واپسی کے لیے انہیں بنیادی ضروریات فراہم کرنا ناگزیر ہے۔ امارت شرعیہ کی کوشش ہے کہ اپنی استطاعت کے مطابق متاثرین کو بنیادی گھریلو سامان اور ضروریاتِ زندگی فراہم کر کے انہیں دوبارہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونے میں مدد دی جائے، تاکہ وہ بتدریج معمول کی زندگی کی طرف واپس آ سکیں۔ امارت شرعیہ نے ملک بھر کے اہلِ خیر، مخیر حضرات اور دردِ دل رکھنے والے افراد سے دردمندانہ اپیل کی ہے کہ وہ آسام کے سیلاب متاثرین کی اس مشکل گھڑی میں بھرپور مدد کریں اور امارت شرعیہ ریلیف فنڈ کے ذریعے اپنا گراں قدر تعاون پیش کریں۔ ایک خاندان کا گھر اجڑ گیا ہے تو کسی کا روزگار چھن گیا ہے؛ ایسے میں آپ کی معمولی سی مدد بھی کسی متاثرہ خاندان کے لیے زندگی کو دوبارہ سنوارنے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ امارت شرعیہ نے اہلِ خیر سے اپیل کی ہے کہ وہ دل کھول کر تعاون کریں اور سیلاب کی تباہ کاریوں سے متاثر ان بے سہارا خاندانوں کا سہارا بنیں، تاکہ وہ اپنے بکھرے ہوئے گھروں اور زندگیوں کو دوبارہ آباد کر سکیں۔ امارتِ شرعیہ (بہار، اڑیسہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال) کا ایک خصوصی ریلیف وفد امیرِ شریعت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی کی ہدایت پر آسام کے بھیانک سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں راحت کاری اور امدادی سرگرمیوں کے لیے پہنچ چکا ہے۔ ناظمِ اعلیٰ مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی کی جانب سے روانہ کیے گئے اس وفد کی قیادت معاون ناظم مولانا احمد حسین قاسمی مدنی کر رہے ہیں، جو مقامی ذمہ داران کے ساتھ مل کر متاثرہ علاقوں کا جائزہ لے رہے ہیں۔ تباہی کا جائزہ: آسام کے مختلف اضلاع (جیسے سیب ساگر/ شیوساگر) میں سیلاب سے شدید نقصان ہوا ہے، جہاں 500 سے زائد مکانات مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں۔ امداد کی تقسیم: امارتِ شرعیہ کی ریلیف ٹیمیں بے گھر ہونے والے اور کھلے آسمان تلے زندگی گزارنے والے سیلاب متاثرین کے درمیان بنیادی ضروریاتِ زندگی اور راشن پہنچانے کا کام کر رہی ہیں۔ امارتِ شرعیہ نے آسام اور اڈیشہ کے مصیبت زدہ عوام کی باز آبادکاری کیلئے اہل خیر سے دل کھول کر مالی اور مادی تعاون کی اپیل کی ہے۔

ہندوستان کم از کم ۷ رفیصد ترقی کرے گا آر بی آئی کے تخمینے اب بھی محتاط ہیں

نئی دہلی: 16 ویں مالیاتی کمیشن کے چیئر مین اروند پناگریہ نے کہا ہے کہ ہندوستان کی معیشت رواں مالی سال میں کم از کم 7 فیصد بڑھنے کا امکان ہے کیونکہ یہ جغرافیائی سیاسی تناؤ کے پس منظر میں مضبوط رہا ہے اور ملک نے مغربی ایشیا کے تنازعہ کے اثرات کو اچھی طرح سے برداشت کیا ہے۔ انہوں نے ایک انٹرویو میں کہا کہ میرا خیال یہ رہا ہے کہ ہندوستانی معیشت مضبوط ہے۔ یہ تقریباً 7 فیصد یا اس سے کچھ بہتر ترقی کر رہی ہے۔ اور میں توقع کرتا ہوں کہ یہ ان خطوط پر کارکردگی کا مظاہرہ کرتا رہے گا۔ میرے خیال میں آر بی آئی کا تخمینہ یا پیشن گوئی ابھی بھی نچلی طرف ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ ہم کم از کم 7 فیصد نکلیں گے۔ شاید بہتر ہو۔ آر بی آئی نے حال ہی میں اپنی ترقی کے تخمینہ کو 6.6 فیصد سے بڑھا کر 7.6 فیصد کر دیا ہے۔ یہ پوچھے جانے پر کہ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ مرکزی بینک حد سے زیادہ محتاط ہے، پانگڑیا نے کہا شاید، یقینی طور پر، میں جہاں ہوں گا اس کے حوالے سے، میں یہ کہنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کروں گا کہ ہم یقینی طور پر 7 فیصد کی شرح سے ترقی کریں گے۔ پنگڑیا نے کہا کہ ہندوستان کی اقتصادی ترقی کی پیشین گوئیوں میں اکثر اوپر کی طرف نظر ثانی کی جاتی ہے کیونکہ مزید ڈیٹا دستیاب ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سال کے اختتام پر تقریباً ہر کوئی ترقی کی شرح کو اوپر کی طرف نظر ثانی کرتا ہے۔ ہندوستان کی معیشت کی موجودہ مالی سال میں 6.5 فیصد-7 فیصد کی حد میں ترقی کی پیش گوئی کی گئی ہے۔

نیپال بھارت تعلقات میں مثبت پیش رفت، وزیر اعظم بالین شاہ کی بھارتی سفیر سے ملاقات

ایم این این۔ نیپال میں بھارت کے سفیر نوین سریواستو نے پیر کو نیپال کے وزیر اعظم بالیندر شاہ سے ملاقات کی۔

کھٹمنڈو: ایم این این۔ نیپال میں بھارت کے سفیر نوین سریواستو نے پیر کو نیپال کے وزیر اعظم بالیندر شاہ سے ملاقات کی۔ مارچ میں عہدہ سنبھالنے کے بعد شاہ کی کسی غیر ملکی سفیر کے ساتھ یہ پہلی ملاقات تھی۔ یہ ملاقات وزیر اعظم کی جانب سے مختلف ممالک کے سفارتی نمائندوں کے ساتھ براہ راست ملاقاتوں کے سلسلے کا آغاز ہے اور اسے ان کی ون ٹو ون سفارت کاری کی جانب واضح قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ بھارتی سفیر نوین سریواستو نے سنگھ دربار میں نیپال کی کابینہ کے ارکان سے بھی ملاقات کی۔ بھارتی سفیر اور نیپال کے وزیر اعظم کے درمیان ملاقات تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہی۔ نیپال کے وزیر اعظم کے دفتر کے مطابق ملاقات میں نیپال اور بھارت کے تعلقات کے مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ بات چیت میں دوطرفہ دوستی۔ باہمی مفادات۔ ترقیاتی شراکت داری اور جاری تعاون پر خصوصی توجہ دی گئی۔ سفیر نوین سریواستو نے وزیر اعظم بالیندر شاہ کو نیک خواہشات پیش کیں اور دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے بھارت کے عزم کا اعادہ کیا۔ اس کے جواب میں وزیر اعظم شاہ نے دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان تاریخی تعلقات کو مزید گہرا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے باہمی دلچسپی کے شعبوں میں مل کر کام کرنے کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔ مارچ میں عہدہ سنبھالنے کے تقریباً 4 ماہ بعد کسی غیر ملکی سفارت کار کے ساتھ شاہ کی یہ پہلی بالمشافہ دوطرفہ ملاقات ہے۔ اس سے قبل شاہ سفیروں کے ساتھ الگ الگ ملاقاتوں کے بجائے اجتماعی ملاقاتوں کو ترجیح دیتے رہے تھے۔ سریواستو سے ملاقات کے بعد شاہ آج چینی سفیر ژانگ ماؤ منگ کے ساتھ بھی الگ ملاقات کریں گے۔ اس کے بعد کل امریکی ناظم الامور اسکاٹ اربوم سے ملاقات مقرر ہے۔ وزیر اعظم کے قریبی ذرائع کے مطابق ان اعلیٰ سطحی سفارتی ملاقاتوں کی تیاریاں کئی ہفتے پہلے مکمل کر لی گئی تھیں تاہم سونسری میں پیش آنے والے حالیہ واقعات کے بعد ان میں مختصر تاخیر ہوئی۔ نیپال بھارت کے سب سے بڑے اور اہم ترقیاتی شراکت داروں میں شامل ہے۔ نیپال میں جدید بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے بھارت اور نیپال کے درمیان تعاون کا آغاز 1951 میں ہوا تھا۔ اس سلسلے میں کھٹمنڈو میں گوچر ہوائی اڈے کی تعمیر شروع کی گئی جو 1954 میں مکمل ہوئی۔ نیپال میں بھارتی امدادی مشن بھی 1954 میں قائم کیا گیا تھا۔ اس کا مقصد رابطہ کاری۔ صحت۔ تعلیم۔ بجلی اور دیگر شعبوں میں بھارت کی جانب سے شروع کیے جانے والے مختلف ترقیاتی منصوبوں میں تعاون اور رابطہ کاری کرنا تھا۔ گزشتہ 7 دہائیوں کے دوران بھارت اور نیپال کے درمیان ترقیاتی تعاون میں وسعت اور تنوع آیا ہے۔ اب یہ تعاون صحت۔ تعلیم۔ بجلی۔ محفوظات۔ آثار قدیمہ۔ رابطہ کاری۔ تجارت۔ زراعت۔ ثقافتی ورثے کے تحفظ اور صلاحیت سازی سمیت متعدد شعبوں تک پھیل چکا ہے۔ ان منصوبوں کا انتخاب نیپال کی ضروریات اور ترجیحات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے اور یہ ملک کے مختلف علاقوں میں نافذ کیے جا رہے ہیں۔

بھارت کا مقصد ڈیری مصنوعات کے سرکردہ

برآمد کنندہ کے طور پر ابھرنا ہے: راجیو رنجن سنگھ

نئی دہلی: ماہی پروری، حیوانات اور ڈیری کے مرکزی وزیر راجیو رنجن سنگھ نے کہا ہے کہ حکومت ہند ہندوستان کو دودھ اور ڈیری مصنوعات کے دنیا کے سرکردہ برآمد کنندگان میں شامل کرنے کے لئے پرعزم ہے، اور ماہی پروری کے شعبے میں ملک کی کامیابیوں کو آگے بڑھا رہی ہے۔ قومی راجدھانی میں تیسری قومی پائیدار زراعت سمٹ اور ایوارڈز 2026 کا افتتاح کرتے ہوئے، مرکزی وزیر نے کہا کہ ڈیری اور ماہی پروری کو مضبوط بنانے پر حکومت کی مسلسل توجہ وزیر اعظم نریندر مودی کے آتم نربھر بھارت اور وکست بھارت 2047 کے ویژن کے مطابق ہے، جہاں مرکزی معیشت میں ایک مضبوط کردار ادا کیا جا رہا ہے اور زرعی شعبوں میں ایک مضبوط کردار ادا کیا جا رہا ہے۔ کسانوں کی آمدنی میں بہتری اور طویل مدتی دیہی خوشحالی کو یقینی بنانا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے دیہی خوشحالی، کسانوں کی آمدنی اور برآمدات کے کلیدی محرکات کے طور پر ڈیری اور ماہی پروری کو مضبوط کرنے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ان شعبوں کے ذریعے دیہی اداروں کو پھیلانا ایک قومی ترجیح ہے اور 2019 میں ماہی پروری، جانوروں کی پرورش اور ڈیری کے لیے ایک علیحدہ وزارت بنانے سے ان اعلیٰ امکانات والے شعبوں میں پالیسی پر توجہ اور زیادہ سرمایہ کاری کو یقینی بنایا گیا۔ ''ہندوستان آج دنیا کا سب سے بڑا دودھ پیدا کرنے والا اور مچھلی کا دوسرا سب سے بڑا پیدا کرنے والا ملک ہے۔ ہمارا مقصد نہ صرف پیداوار بڑھانا ہے بلکہ ہندوستان کو دودھ اور ڈیری مصنوعات کے سرکردہ برآمد کنندگان میں شامل کرنا ہے، جس طرح ہم نے ماہی گیری کی برآمدات میں اپنی پوزیشن کو مضبوط کیا ہے۔ سائنسی مداخلتیں، بنیادی ڈھانچے کی ترقی، بیماریوں پر قابو پانے کے پروگرام اور ویلیو چین سرمایہ کاری سے ترقی کے شعبے کو انجن میں تبدیل کرنے میں مدد مل رہی ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ہندوستان کی دودھ کی پیداوار تقریباً 248 ملین ٹن تک پہنچ گئی ہے، جب کہ اندرون ملک ماہی گیری کی پیداوار میں 105 فیصد سے زیادہ کا اضافہ ہوا ہے، ماہی پروری کے شعبے نے مجموعی طور پر تقریباً 147 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا ہے۔ انہوں نے پردھان منتری متسیا سمپدا یوجنا، فشریز اینڈ ایکوا کلچر انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ فنڈ، اور لائیو سٹاک ہیلتھ اینڈ ڈیزیز کنٹرول پروگرام جیسے اہم اقدامات پر روشنی ڈالی، اس کے ساتھ جنس کے مطابق سیمین اور آئی وی ایف سمیت ٹیکنالوجیز جو مویشیوں کی پیداواری صلاحیت کو بہتر بنا رہی ہیں اور کسانوں کی آمدنی میں اضافہ کر رہی ہیں۔

بھارت مصنوعی ذہانت کی عالمی قیادت کی جانب گامزن

اے آئی گورننس میں بھی بڑھتا کردار

نئی دہلی: مصنوعی ذہانت عالمی معیشت، حکمرانی اور بین الاقوامی اثر و رسوخ کو تیزی سے تبدیل کر رہی ہے اور بھارت ایک سافٹ ویئر پاور ہاؤس سے آگے بڑھ کر AI کے شعبے میں عالمی سطح پر اہم کردار ادا کرنے والے ملک کے طور پر ابھر رہا ہے۔ بھارت کی اس پیش رفت میں انڈیا AI مشن مرکزی حیثیت رکھتا ہے، جس کے لیے 10,372 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اس منصوبے کے تحت کمپیوٹنگ انفراسٹرکچر، تحقیق، اسٹارٹ اپس اور افرادی قوت کی تربیت پر مشتمل ایک جامع AI ماحولیاتی نظام تیار کیا جا رہا ہے۔ ملک میں 38 ہزار سے زیادہ GPUs پر مشتمل مشترکہ کمپیوٹنگ سہولیات قائم کی جا رہی ہیں تاکہ اسٹارٹ اپس، محققین اور طلبہ کو جدید AI وسائل تک نسبتاً سستی رسائی حاصل ہو سکے۔ بھارت AI ٹیلنٹ کے حوالے سے بھی تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اسٹینفورڈ یونیورسٹی کی 2025 گلوبل AI وائبرینسی رینکنگ میں بھارت امریکا اور چین کے بعد تیسرے نمبر پر رہا، جبکہ ملک میں AI مہارت کی شرح عالمی اوسط سے ڈھائی گنا زیادہ بتائی گئی ہے۔ بھارت میں 87 فیصد کاروباری ادارے پہلے ہی AI سلوشنز اختیار کر رہے ہیں اور ملک کی AI مارکیٹ 2032 تک 131.31 ارب ڈالر تک پہنچنے کی توقع ہے۔ مصنوعی ذہانت اب بھارت کی خارجہ پالیسی اور ٹیکنالوجی ڈپلومیسی کا بھی اہم حصہ بن رہی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی فرانس اور G7 سے متعلق مصروفیات کے دوران AI، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، تحقیق اور ذمہ دار ٹیکنالوجی پر خصوصی توجہ دی گئی، جبکہ بھارت اپنی AI، فن ٹیک، صحت، خلائی اور ڈیپ ٹیک صلاحیتوں کو عالمی سطح پر پیش کر رہا ہے۔ AI گورننس کے معاملے میں بھارت ایسا متوازن ماڈل اپنانے کی کوشش کر رہا ہے جو جدت کو محدود کیے بغیر پرائیویسی، تعصب، غلط معلومات، سائبر سکیورٹی اور ڈیجیٹل خودمختاری جیسے مسائل سے نمٹ سکے۔ آدھار، UPI، ڈیجی لاکر اور بھاشنی جیسے ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر پلیٹ فارمز بھی AI پر مبنی عوامی خدمات کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کر رہے ہیں۔ بھارت کی AI پیش رفت خلیجی ممالک کے لیے بھی اہم مواقع پیدا کر رہی ہے۔ متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب AI اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کر رہے ہیں، جبکہ بھارت ٹیکنالوجی ٹیلنٹ، ڈیجیٹل پلیٹ فارمز اور جدت کے شعبوں میں مضبوط صلاحیت رکھتا ہے۔ AI تحقیق، ڈیٹا سینٹرز، فن ٹیک، صحت، اسمارٹ سٹیز اور لینگویج ٹیکنالوجی میں تعاون مستقبل میں بھارت اور خلیجی ممالک کے تعلقات کا ایک اہم ستون بن سکتا ہے۔

اے ایم یو کے ذاکر حسین کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے نووارد طلبہ کے لئے انڈکشن پروگرام منعقد

علی گڑھ: ذاکر حسین کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) نے آل انڈیا کونسل فار ٹیکنیکل ایجوکیشن کی ہدایات کے مطابق بی ٹیک اور ایم ٹیک سال اول کے طلبہ کے لیے انڈکشن پروگرام منعقد کیا، جس کا مقصد طلبہ کو یونیورسٹی کے تعلیمی ماحول، روایات، اقدار اور مواقع سے روشناس کرانا تھا۔ پرنسپل پروفیسر محمد مزمل نے طلبہ اور ان کے سرپرستوں کا خیر مقدم کیا اور نئے طلبہ کو تجسس، نظم و ضبط، دیانت داری اور زندگی بھر سیکھنے کا جذبہ پروان چڑھانے کی ترغیب دی۔ فیکلٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی کے ڈین پروفیسر نثار احمد نے کالج کا تعارف پیش کیا۔ طلبہ کو فیکلٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی اور اس کے ذیلی اداروں کے ساتھ ساتھ تعلیمی ڈھانچے، ضوابط اور توقعات سے متعارف کرایا گیا۔ مختلف شعبہ جات اور مراکز کے سربراہان نے انہیں تعلیمی پروگراموں، تجربہ گاہوں، تحقیقی سہولیات، ابھرتی ہوئی ٹکنالوجیز اور انجینئرنگ و متعلقہ شعبوں میں روزگار کے مواقع سے آگاہ کیا۔ اس موقع پر مصنوعی ذہانت، جدت طرازی اور کاروباری سرگرمیوں، ابلاغی مہارتوں، شخصیت سازی، انجینئرنگ اخلاقیات، جسمانی و ذہنی صحت، قومی تعلیمی پالیسی 2020، نتائج پر مبنی تعلیم، انٹرن شپ، تحقیق اور اعلیٰ تعلیم کے مواقع پر بھی خصوصی نشستیں منعقد کی گئیں۔ پرووسٹ پروفیسر سیف سعید اور پروفیسر شرمین خان نے طلبہ کو کیمپس کی اقامتی زندگی، کاؤنسلنگ اور ہم نصابی سرگرمیوں کے مواقع کے بارے میں بتایا، جبکہ کالج لائبریری کے ممبر انچارج جناب نسیم احمد خان نے انہیں کتب خانے کے وسائل سے متعارف کرایا اور مطالعہ و تحقیق کی حوصلہ افزائی کی۔ طلبہ نے تجربہ گاہوں، ورکشاپ، تحقیقی مراکز، تعلیمی شعبہ جات اور کالج لائبریری کا بھی دورہ کیا، جس سے انہیں تعلیمی و تحقیقی بنیادی ڈھانچے سے براہ راست واقفیت حاصل ہوئی۔ پروگرام کا اختتام ایک تعاملی نشست کے ساتھ ہوا، جس میں طلبہ نے ذاکر حسین کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی میں اپنی تعلیمی زندگی کے آغاز کے حوالے سے جوش و خروش کا اظہار کیا۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق طالب علم کا باوقار فیمر فیلوشپ کیلئے انتخاب

علی گڑھ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق طالب علم اور منی پال ٹاٹا میڈیکل کالج، جمشید پور میں کلینیکل سائیکولوجی کے اسسٹنٹ پروفیسر اور پروگرام کوآرڈینیٹر ڈاکٹر فیصل حسان کو 2026 کی ایم اے ایچ ای فیمر انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ فار لیڈرشپ ان انٹر پروفیشنل ایجوکیشن کا فیلو منتخب کیا گیا ہے۔ دو سالہ فیلوشپ منی پال میں رہائشی نشستوں کے ساتھ آن لائن رہنمائی اور منصوبہ جاتی تعلیم پر مشتمل ہوگی، جس میں ہیلتھ کیئر کے شعبے میں قیادت اور مختلف پیشہ ورانہ شعبوں کے درمیان باہمی تعاون پر مبنی تعلیم پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ منتخب فیلو مختلف پیشہ ورانہ شعبوں کے درمیان مشترکہ منصوبوں پر کام کرتے ہیں، اپنے نتائج پیش کرتے ہیں اور جونیئر فیلوز کی رہنمائی کرتے ہیں۔ ڈاکٹر حسان، منی پال میں ایم اے ایچ ای-فیمر انسٹی ٹیوٹ اور اس کے بعد امریکہ کے شہر فلاڈیلفیا میں فیلوشپ میں شرکت کریں گے۔ انہیں اس سے قبل ہندوستان میں ذہنی امراض کے نفسیاتی و سماجی اثرات پر کیے گئے اپنے مطالعے کے لیے عالمی صحت تنظیم کی جانب سے ریسرچ ایوارڈ بھی مل چکا ہے اور وہ قومی و بین الاقوامی فورمز پر اپنی تحقیق پیش کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر حسان نے 2020 میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے کلینیکل سائیکولوجی میں ماسٹرز اور ٹرانس پرسنل سائیکولوجی میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ڈاکٹر حسن نے اپنی دستیابیوں کو اپنے کنبہ اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اساتذہ و رہنماؤں بالخصوص وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون کی رہین منت قرار دیتے ہوئے کہا کہ پروفیسر نعیمہ خاتون نے انہیں ہیلتھ سائیکولوجی کے شعبے سے متعارف کرایا۔

اجمیر شریف سے توبہ تک، افریقہ کے عظیم روحانی اجتماع میں ہندوستان کی صوفی روایت کی نمائندگی

توبہ (سینیگال): درگاہ اجمیر شریف کے 26 ویں نسل کے گدی نشین اور چشتی فاؤنڈیشن کے چیئرمین حاجی سید سلمان چشتی نے سینیگال کے بورڈ آف ریلیجس افیئرز کی سرکاری دعوت پر 132 ویں گرینڈ مگال آف توبہ میں ہندوستان کی نمائندگی کی۔ افریقہ کے سب سے بڑے روحانی اجتماعات میں شامل اس تقریب میں اس سال 25 لاکھ سے زائد زائرین نے شرکت کی۔ گرینڈ مگال معروف صوفی بزرگ اور مریدیہ سلسلے کے بانی شیخ احمدو بامبا مباکےؒ کی 1895 میں جلاوطنی کی یاد میں منعقد کیا جاتا ہے، جنہوں نے نوآبادیاتی ظلم کے مقابلے میں تشدد کے بجائے عبادت، نظم و ضبط اور خدمت کا راستہ اختیار کیا۔ حاجی سید سلمان چشتی کا استقبال ''خادم الرسول'' کے سرکاری مہمان کی حیثیت سے کیا گیا۔ انہوں نے مریدیہ سلسلے کے روحانی سربراہ خلیفہ جنرل شیخ سیرین مونتخا بصیرو مباکے سمیت سینئر مذہبی رہنماؤں سے ملاقات کی۔ انہوں نے سینیگال کی قیادت، سفارتی نمائندوں، علما اور مغربی افریقہ و افرو عرب دنیا سے آئے صوفی وفود کے ساتھ بھی تبادلہ خیال کیا۔ اس موقع پر سلمان چشتی نے کہا کہ اجمیر شریف اور توبہ کو آٹھ سو سال اور آٹھ ہزار کلومیٹر جدا کرتے ہیں، لیکن دونوں کا بنیادی پیغام ایک ہے کہ انسانیت کی خدمت اعلیٰ عبادت ہے اور محبت کرنے والے دل میں نفرت کی گنجائش نہیں رہتی۔ انہوں نے کہا کہ ایسے دور میں جب مذہب سے متعلق گفتگو اکثر تنازعات کے گرد گھومتی ہے، اجمیر شریف اور توبہ دنیا کے سامنے محبت، مہمان نوازی اور وقار کا متبادل تصور پیش کرتے ہیں۔ ان کے مطابق ''سب سے محبت، کسی سے عداوت نہیں'' محض نعرہ نہیں بلکہ دونوں صوفی مراکز میں عملی طور پر اختیار کیا جانے والا اصول ہے۔ اس دورے کو ہندوستان اور افریقہ کے درمیان روحانی اور عوامی سفارت کاری کے اعتبار سے بھی اہم سمجھا جا رہا ہے۔ مریدیہ سلسلہ سینیگال کی سماجی اور مذہبی زندگی میں نمایاں مقام رکھتا ہے جبکہ اس سے وابستہ بڑی برادری یورپ اور دیگر خطوں میں بھی موجود ہے۔ یہ رابطہ ہندوستان کی گلوبل ساؤتھ کے ساتھ بڑھتی شراکت داری اور انتہا پسندی کے مقابلے میں صوفی روایت کے امن، خدمت اور اعتدال کے پیغام کو فروغ دینے کے تناظر میں بھی اہم ہے۔ اجمیر شریف اور توبہ کے درمیان اس رابطے سے مستقبل میں زائرین کے تبادلے، علمی و تحقیقی تعاون، تاریخی مخطوطات پر مشترکہ کام، نوجوانوں کے پروگراموں اور ثقافتی سرگرمیوں کے لیے نئی راہیں کھلنے کی توقع ہے۔ سینیگال کے شہر توبہ میں منعقدہ افریقہ کے سب سے بڑے روحانی اجتماعات میں سے ایک، 132 ویں گرینڈ مگال آف توبہ میں درگاہ اجمیر شریف کے 26 ویں نسل کے گدی نشین اور چشتی فاؤنڈیشن کے چیئرمین حاجی سید سلمان چشتی نے ہندوستان کی صوفی روایت کی نمائندگی کی ہے۔ سینیگال کے بورڈ آف ریلیجس افیئرز کی سرکاری دعوت پر انہوں نے اس عالمی تقریب میں شرکت کی، جہاں ان کا استقبال ''خادم الرسول'' کے سرکاری مہمان کے طور پر کیا گیا۔

بھارتی ہائی کمشنر دنیش ترویدی کی بنگلہ دیشی وزیر اعظم طارق رحمان سے ملاقات

بنگلہ دیش میں بھارت کے ہائی کمشنر دنیش ترویدی نے پیر کو بنگلہ دیش کے وزیر اعظم طارق رحمان سے ملاقات کی

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں بھارت کے ہائی کمشنر دنیش ترویدی نے پیر کو بنگلہ دیش کے وزیر اعظم طارق رحمان سے ملاقات کی۔ دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے 5 اگست کو نئی دہلی سے کیے گئے ورچوئل خطاب کے بعد سفارتی کشیدگی کے درمیان یہ ایک اہم سفارتی رابطہ ہے۔ یہ ملاقات ایک دن بعد ہوئی جب ترویدی نے اتوار کو بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ خلیل الرحمن سے بھی الگ ملاقات کی تھی۔ خلیل الرحمن آج کی ملاقات میں بھی موجود تھے۔ ہائی کمشنر کی وزیر خارجہ سے ملاقات ایسے وقت میں ہوئی ہے جب سابق بنگلہ دیشی وزیر اعظم شیخ حسینہ کے بھارت سے دیے گئے بیانات کے باعث ڈھاکہ اور نئی دہلی کے درمیان حالیہ دنوں میں سفارتی کشیدگی پیدا ہوئی ہے۔ یہ سفارتی رابطہ سابق بنگلہ دیشی وزیر اعظم شیخ حسینہ کی 5 اگست کو نئی دہلی میں ہونے والی ورچوئل پریس بات چیت کے بعد ہوا ہے۔ یہ 2024 میں طلبہ کی قیادت میں ہونے والی بغاوت کے نتیجے میں ان کی حکومت سے بے دخلی کی دوسری برسی کا موقع تھا۔ حسینہ کے اس خطاب پر ڈھاکہ نے سخت اعتراض بھی کیا تھا۔ اپنے خطاب میں حسینہ نے کہا کہ وہ دسمبر میں اپنے وطن واپس جانے کے عزم پر قائم ہیں تاکہ جمہوریت بحال کر کے ملک کو درست سمت پر لایا جا سکے۔ انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ واپسی پر انہیں قید یا سزائے موت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ بنگلہ دیش کی وزارت خارجہ نے فوری ردعمل ظاہر کرتے ہوئے سخت احتجاج درج کرایا اور ان بیانات کی مذمت کی۔ وزارت نے کہا کہ اس واقعے سے عوامی جذبات متاثر ہوئے ہیں اور دوطرفہ تعاون کو بہتر بنانے کی کوششیں پیچیدہ ہوئی ہیں۔ اتوار کو ڈھاکہ میں بھارتی ویزا درخواست مرکز میں بچوں کے گوشے کا افتتاح کرنے کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ترویدی نے طارق رحمان کے ساتھ اپنی ملاقات سے قبل امید کا اظہار کیا۔ انہوں نے دونوں ممالک کے رہنماؤں کے درمیان براہ راست رابطے کی اہمیت پر زور دیا۔ بھارتی ہائی کمشنر نے کہا کہ جب 2 رہنما آپس میں ملاقات کرتے ہیں تو بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ بات چیت کے ذریعے مسائل سلجھائے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں مکمل اعتماد ہے کہ عوام دونوں ممالک کے ساتھ ہیں اور مسئلے کا حل ضرور نکلے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہاں کچھ بھی منفی نہیں ہے بلکہ سب کچھ مثبت ہے۔ طارق رحمان کے بارے میں ترویدی نے کہا کہ بنگلہ دیش کے وزیر اعظم کا سب بہت احترام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے طارق رحمان کی کئی تقریریں سنی ہیں اور وہ دل سے بات کرتے ہیں۔ ان کے مطابق طارق رحمان عوام سے جڑے ہوئے رہنما ہیں اور بھارت کے وزیر اعظم بھی عوام سے جڑے ہوئے ہیں۔ 5 اگست کو بھارت سے حسینہ کے بیانات کے بعد ڈھاکہ اور نئی دہلی کے تعلقات پر ایک بار پھر دباؤ بڑھ گیا ہے۔ یہ بیان ساؤتھ ایشیا کے غیر ملکی نامہ نگاروں کے کلب کی جانب سے نئی دہلی میں منعقدہ ایک نجی پروگرام کے دوران دیا گیا تھا۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

انڈر 20 ایتھلیٹکس چمپئن شپ: بسنت کمار نے

ہائی جمپ میں سلور میڈل جیت کر رقم کی تاریخ، شاہنواز کو ملا کانسی کا تمغہ

بسنت کمار نے 2.21 میٹر کی پرسنل بیسٹ جمپ کی برابری کی۔ راجستھان کے گنگانگر کے رہنے والے 19 سالہ بسنت کسی بھی عالمی سطح کے ایونٹ میں ہائی جمپ میں میڈل جیتنے والے پہلے ہندوستانی بن گئے ہیں۔ بسنت کمار میگھوال نے اوریگن کے یوجین میں ہو رہے انڈر 20 اتھلیٹکس چمپئن شپ میں مردوں کے ہائی جمپ میں سلور میڈل جیت کر تاریخ رقم کی ہے۔ انہوں نے 2.21 میٹر کی اپنی پرسنل بیسٹ جمپ کی برابری کی۔ راجستھان کے گنگانگر کے رہنے والے 19 سالہ بسنت کسی بھی عالمی سطح کی ایونٹ میں ہائی جمپ میں میڈل جیتنے والے پہلے ہندوستانی بن گئے ہیں۔ بسنت نے پہلے 2.06 میٹر، پھر 2.12 میٹر اور 2.17 میٹر کی بلندی عبور کی۔ اس کے بعد 2.21 میٹر کی شاندار جمپ نے پوڈیم پر ان کی جگہ پکی کر دی۔ ٹاپ 3 اتھلیٹس نے 2.21 میٹر کی بلندی عبور کی، لیکن 'کاؤنٹ بیک' اصول کی بنیاد پر بسنت نے سلور میڈل اپنے نام کیا۔ الجزائر کے یونس ایاچی نے گولڈ میڈل جیتا، جبکہ برطانیہ کے اوٹس پول نے برونز میڈل حاصل کیا۔ دوسری جانب شاہنواز خان نے مردوں کی لانگ جمپ میں 7.84 میٹر کی بہترین جمپ کے ساتھ برونز میڈل جیتا۔ یہ کسی ہندوستانی مرد لانگ جمپر کی جانب سے جیتا گیا پہلا عالمی سطح کا میڈل بھی ہے۔ شروعات میں پیچھے رہنے کے بعد شاہنواز نے تیسرے راؤنڈ میں 7.84 میٹر کی زبردست جمپ لگائی اور پھر پانچویں راؤنڈ میں 7.83 میٹر کی جمپ کے ساتھ دنیا کے بہترین اتھلیٹس کے درمیان اور پوڈیم پر اپنا مقام بنایا۔ اٹلی کے انزولی نے 7.97 میٹر کی بہترین جمپ کے ساتھ گولڈ میڈل جیتا، جبکہ آسٹریلیا کے میک گرودر (7.96 میٹر) نے سلور میڈل پر قبضہ کیا۔ جمعہ کے روز جیولن تھرو میں آشیش یادو کے سلور میڈل کے بعد یہ اس چیمپئن شپ میں ہندوستان کا تیسرا میڈل ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستانی کھلاڑیوں نے 2021 کے انڈر 20 ورلڈ اتھلیٹکس چیمپئن شپ میں اپنی اب تک کی بہترین کارکردگی (کل 3 میڈلز) کی برابری کر لی ہے۔ ایونٹ ختم ہونے میں ابھی ایک دن باقی ہے اور ہندوستان کے پاس ٹورنامنٹ کی تاریخ میں سب سے زیادہ میڈلز جیتنے کا ریکارڈ قائم کرنے کا سنہری موقع ہے۔ اس سے پہلے ہندوستان کی خواتین کی 400×4 میٹر ریلے ٹیم۔ جس میں بھومیکا مہیتے، طہورا خاتون، تنو چودھری اور تھیا اروملگم شامل تھیں۔ ان لوگوں نے اپنی ہیٹ میں ٹاپ 3 میں جگہ بنا کر فائنل کے لیے کوالیفائی کیا۔ انہوں نے (3:39.53) کا وقت لیا، جبکہ امریکہ (3:32.66) اور آسٹریلیا (3:33.68۔ سیزن کا بہترین وقت) ان سے آگے رہے۔ بھومیکا نے بے خوف ہو کر شاندار شروعات (55.81) کی۔ طہورا نے ہندوستان کی امیدیں برقرار رکھیں (54.54)، جبکہ تنو نے تیسرے مرحلے میں زبردست دوڑ (53.87) لگا کر ٹیم کو آگے بڑھایا اور تھیا اروملگم نے دباؤ کے باوجود ریس مکمل کی (55.31)۔ ہفتے کے روز آشیش نے جیولن تھرو ایونٹ میں سلور میڈل جیت کر ہندوستان کے لیے میڈل کا کھاتا کھولا تھا۔ اتر پردیش کے 19 سالہ آشیش یادو 2016 میں نیرج چوپڑا کے بعد اس چیمپئن شپ میں میڈل جیتنے والے ہندوستان کے پہلے تھرو ور بن گئے۔ عالمی اتھلیٹکس انڈر-20 چیمپئن شپ 2026 میں بھارت کے بسنت کمار میگھوال نے ہائی جمپ (اونچی چھلانگ) میں چاندی کا تمغہ (سلور میڈل) اور شاہنواز خان نے لانگ جمپ (لمبی چھلانگ) میں کانسی کا تمغہ (برونز میڈل) جیت کر تاریخ رقم کر دی ہے۔ اعزاز: راجستھان کے رہنے والے 19 سالہ بسنت کسی بھی عالمی سطح کے ایونٹ میں ہائی جمپ میں میڈل جیتنے والے پہلے ہندوستانی ایتھلیٹ بن گئے ہیں۔ اعزاز: اتر پردیش کے 18 سالہ شاہنواز خان اس چیمپئن شپ کی تاریخ میں لانگ جمپ کے زمرے میں تمغہ جیتنے والے پہلے ہندوستانی مرد ایتھلیٹ بن گئے ہیں۔

کرگل وجے دیوس پر پاکستانی باکسر کے خلاف فتح کو یاد کرتے ہوئے جذباتی ہوئے جادومنی سنگھ، وزیر اعظم مودی سے ملاقات میں کیا تذکرہ

وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو نئی دہلی میں اپنی رہائش گاہ پر دولتِ مشترکہ کھیل 2026 کے بھارتی تمغہ جیتنے والے کھلاڑیوں سے ملاقات کی، جہاں کھلاڑیوں نے کھیلوں سے وابستہ یادگار لمحات وزیر اعظم کے ساتھ شیئر کیے۔ دولت مشترکہ کھیل 2026 میں مردوں کے 55 کلوگرام زمرے میں چاندی کا تمغہ جیتنے والے بھارتی باکسر جادومنی سنگھ نے وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ ملاقات کے

دوران کرگل وجے دیوس کے موقع پر پاکستانی حریف کے خلاف اپنی جذباتی فتح کو یاد کیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو نئی دہلی میں اپنی رہائش گاہ پر دولت مشترکہ کھیل 2026 کے بھارتی تمغہ جیتنے والے کھلاڑیوں سے ملاقات کی، جہاں کھلاڑیوں نے کھیلوں سے وابستہ یادگار لمحات وزیر اعظم کے ساتھ شیئر کیے۔ ملاقات کے دوران وزیر اعظم مودی نے جادومنی سے کرگل وجے دیوس کے دن حاصل ہونے والی ان کی فتح کے بارے میں سوال کیا۔ پیر کو یوٹیوب پر شیئر کی گئی ایک ویڈیو میں وزیر اعظم نے پوچھا، ''کرگل وجے دیوس پر کون جیتا؟'' مقابلے کو یاد کرتے ہوئے جادومنی نے کہا کہ یہ دن ان کے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ ان کا تعلق بھارتی فوج سے ہے۔ جادومنی نے کہا، ''یہ کرگل ڈے تھا۔ جس دن میرا پاکستان کے خلاف مقابلہ ہوا، وہ بھی یہی دن تھا۔ بھارتی فوج سے وابستہ ہونے کی وجہ سے میں پوری طرح پرعزم تھا کہ مجھے پاکستان کو شکست دینی ہے۔ میں نے انہیں پانچ-صفر سے شکست دی اور یہ فتح بھارتی فوج کے ہیروز کے نام وقف کی۔'' جادومنی نے کھیلوں کے راؤنڈ آف 16 کے مقابلے میں پاکستان کے ثمامہ رحمان کو متفقہ فیصلے سے پانچ-صفر سے شکست دی تھی۔ وزیر اعظم مودی نے بھارتی باکسر کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ کرگل کے ہیروز کے نام فتح وقف کرنے سے ان کی کامیابی کی اہمیت مزید بڑھ گئی۔ پی ایم مودی نے کہا ''اسے یاد کرنا، خاص طور پر اس لیے کہ آپ خود بھی افواج سے وابستہ ہیں۔ میرا واقعی ماننا ہے کہ آپ نے اپنے تمغے کو کرگل کے فاتحین کے نام وقف کرنے کا جو جذبہ ظاہر کیا، اس نے اس فتح کو مزید عظمت عطا کی۔ اور آپ نے اسی کو شکست دی جسے شکست دینا آپ کے لیے ضروری تھا!'' ملاقات کے دوران وزیر اعظم مودی نے میرابائی چانو کے تمغہ جیتنے کے جذباتی لمحے کی بھی تعریف کی۔

ہندوستانی ٹیم میں واپسی کرنے کیلئے سرفراز خان نے کشمیر میں کی سخت محنت

سرفراز خان کو ۱۵؍اگست سے سری لنکا کے خلاف ۲؍ٹیسٹ میچوں کی سیریز کیلئے زخمی سائی سدرشن کی جگہ ٹیم میں جگہ ملی ہے۔

سرفراز خان کو 15 اگست سے سری لنکا کے خلاف 2 ٹیسٹ میچوں کی سیریز کے لیے زخمی سائی سدرشن کی جگہ ٹیم میں جگہ ملی ہے۔ انہوں نے اپنا آخری ٹیسٹ میچ 2024 کے نومبر میں کھیلا تھا۔ ہندوستان کے اسٹار کرکٹر سرفراز خان کو 15 اگست سے سری لنکا کے خلاف 2 ٹیسٹ میچوں کی سیریز کے لیے زخمی سائی سدرشن کی جگہ ٹیم میں جگہ ملی ہے۔ انہوں نے اپنا آخری ٹیسٹ میچ 2024 کے نومبر میں کھیلا تھا۔ حالانکہ سرفراز خان کے لیے ہندوستانی ٹیم میں واپسی کا سفر آسان نہیں رہا ہے۔ انہوں نے اس کے لیے کشمیر میں جم کر محنت کی اور اپنا 17 کلوگرام وزن بھی کم کیا۔ ہندی نیوز پورٹل 'امر اجالا' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق کچھ روز قبل سرفراز خان نے سوشل میڈیا پر لکھا تھا کہ ''ہوسکتا ہے کہ میں ٹیم میں فٹ نہ بیٹھوں، لیکن میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا۔'' اس سے ان کے پختہ عزم کا پتہ چلتا ہے، لیکن وہ اس وقت کے حالات سے بھی اچھی طرح سے واقف تھے۔ اب قسمت نے پھر سے ان کا ساتھ دیا اور وہ ایک بار پھر ہندوستانی ٹیم کا حصہ بن گئے جو ایک طرح سے ان کے عزم مصمم کی بھی جیت ہے۔ ممبئی کے رہنے والے اس کھلاڑی کے لیے یہ واپسی اس سے بہتر وقت پر نہیں ہوسکتی تھی، کیونکہ انہوں نے فٹ ہونے کے لیے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی تھی۔ واضح رہے کہ رنجی ٹرافی میں ٹرپل سنچری بنانے کے باوجود سرفراز کو بین الاقوامی کرکٹ کے لیے زیادہ وزنی جسم والا کھلاڑی مانا جاتا تھا، لیکن اب وہ زیادہ چست اور فٹ نظر آتے ہیں، جس سے یقینی طور پر ان کے ٹی-20 کھیل میں بہتری آئی ہے۔ ممبئی میں بے موسم کی بارش کی وجہ سے پریکٹس کرنا ممکن نہیں تھا، اس لیے سرفراز کشمیر چلے گئے تھے جہاں انہوں نے اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے شیر کشمیر اسٹیڈیم میں گھنٹوں وقت گزارا۔ اس لیے ان کی واپسی کافی اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ 2024 میں نیوزی لینڈ کے خلاف 4 بار ناکام رہنے کے بعد ٹیم سے باہر کیے جانے کی تکلیف کو برداشت کرنا کافی مشکل تھا۔ یہ ایک ایسی سیریز تھی جس میں تقریباً تمام ہندوستانی کھلاڑی ناکام رہے تھے۔ قابل ذکر ہے اس کے بعد سرفراز انگلینڈ گئے جہاں انہوں نے بیکنہم میں ایک انٹرا اسکواڈ میچ (ہندوستان بمقابلہ ہندوستان اے) میں سنچری بنانے کے علاوہ انگلینڈ لائنز کے خلاف ایک 'اَن آفیشیل ٹیسٹ' میں ہندوستان اے کی طرف سے 92 رن بنائے۔ اب دیکھنے والی بات یہ ہوگی کہ سری لنکا کے خلاف 15 اگست سے شروع ہونے والی 2 ٹیسٹ میچوں کی سیریز کے پہلے مقابلے میں سرفراز خان کو پلیئنگ الیون میں جگہ ملتی ہے یا نہیں؟۔ ہندوستانی مڈل آرڈر بلے باز سرفراز خان نے کشمیر کے شیر کشمیر اسٹیڈیم میں سخت ٹریننگ سیشنز کا حصہ بن کر ہندوستانی ٹیسٹ ٹیم میں کامیاب واپسی کر لی ہے۔ انہیں سری لنکا کے خلاف 15 اگست 2026 سے شروع ہونے والی دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز کے لیے زخمی کھلاڑی سائی سدھرشن کے متبادل کے طور پر ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔

سری لنکا میں کیسا ہے ٹیم انڈیا کا ریکارڈ؟ ۱۵؍اگست سے شروع ہوگی دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز

آخری بار وراٹ کوہلی کی کپتانی میں ملی تھی شاندار جیت

ٹیسٹ کرکٹ کے مجموعی ریکارڈ کی بات کی جائے تو بھارت اور سری لنکا کے درمیان اب تک 46 ٹیسٹ میچ کھیلے جا چکے ہیں۔ ان میں بھارتی ٹیم نے 22 مقابلوں میں کامیابی حاصل کی ہے، جبکہ سری لنکا کو صرف 7 میچوں میں جیت نصیب ہوئی ہے۔ دونوں ٹیموں کے درمیان آخری مرتبہ 2022 میں ٹیسٹ سیریز کھیلی گئی تھی۔ نئی دہلی: بھارت اور سری لنکا کے درمیان دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز 15 اگست سے شروع ہونے جا رہی ہے۔ شبھمن گل کی قیادت میں بھارتی ٹیم اس سیریز میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے ارادے سے میدان میں اترے گی۔ سیریز کے آغاز سے قبل شائقین کی نظریں اس بات پر بھی ہیں کہ سری لنکا کی سرزمین پر بھارتی ٹیم کا ریکارڈ کیسا رہا ہے۔ بھارت نے سری لنکا کی سرزمین پر اب تک مجموعی طور پر 24 ٹیسٹ میچ کھیلے ہیں۔ ان میں بھارتی ٹیم نے 9 میچوں میں کامیابی حاصل کی، جبکہ 7 مقابلوں میں اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے علاوہ 8 میچ ڈرا رہے ہیں۔ بھارتی ٹیم نے آخری مرتبہ 2017 میں سری لنکا کا دورہ کیا تھا۔ اس دورے میں وراٹ کوہلی کی قیادت میں ٹیم انڈیا نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور سری لنکا کو ٹیسٹ سیریز میں 3-0 سے شکست دے کر کلین سویپ کیا تھا۔ ٹیسٹ کرکٹ کے مجموعی ریکارڈ کی بات کی جائے تو بھارت اور سری لنکا کے درمیان اب تک 46 ٹیسٹ میچ کھیلے جا چکے ہیں۔ ان میں بھارتی ٹیم نے 22 مقابلوں میں کامیابی حاصل کی ہے، جبکہ سری لنکا کو صرف 7 میچوں میں جیت نصیب ہوئی ہے۔ دونوں ٹیموں کے درمیان آخری مرتبہ 2022 میں ٹیسٹ سیریز کھیلی گئی تھی۔ اس وقت روہت شرما کی قیادت میں بھارتی ٹیم نے سری لنکا کو 2-0 سے شکست دی تھی۔ اس طرح گزشتہ کئی برسوں سے ٹیسٹ کرکٹ میں سری لنکا کے خلاف بھارت کا پلڑا بھاری رہا ہے۔ اب بھارتی ٹیم کے نئے ٹیسٹ کپتان شبھمن گل کے سامنے اس مضبوط ریکارڈ کو برقرار رکھنے کا بڑا چیلنج ہوگا۔ ٹیم انڈیا سیریز سے قبل تیاریوں میں بھی مصروف ہے اور اس نے تین روزہ وارم اپ میچ میں سری لنکا کرکٹ الیون کو 6 وکٹ سے شکست دے کر اپنی تیاریوں کا مضبوط ثبوت دیا ہے۔ وارم اپ میچ میں بھارتی بلے بازوں نے بھی اچھی فارم کا مظاہرہ کیا۔ یشسوی جیسوال، دیودت پڈیکل، رویندر جڈیجہ اور خود کپتان شبھمن گل اچھی تال میں نظر آئے۔ دیودت پڈیکل نے پہلی اننگز میں شاندار بلے بازی کرتے ہوئے سنچری بنائی اور 142 رنز پر ناٹ آؤٹ رہے۔ ان کی اس اننگز نے سری لنکا کے خلاف ٹیسٹ سیریز سے قبل بھارتی ٹیم کی بیٹنگ کی مضبوطی کا اشارہ دے دیا ہے۔ اب نظریں 15 اگست سے شروع ہونے والی ٹیسٹ سیریز پر ہیں، جہاں شبھمن گل کی قیادت میں بھارتی ٹیم سری لنکا کے خلاف اپنے شاندار ریکارڈ کو مزید مضبوط کرنے کی کوشش کرے گی۔

طلبہ کے آنسو دیکھ کر رہا نہیں گیا

رانچی میں امیدواروں کی حمایت میں آئے پیوش مشرا

پیوش مشرا نے رانچی میں احتجاج کر رہے امیدواروں سے ملاقات کی اور ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو اپنے مطالبات کے لیے سڑکوں پر جدوجہد کرتے دیکھنا اور ان کی آنکھوں میں آنسو دیکھنا ان کے لیے تکلیف دہ تھا۔ جھارکھنڈ کے رانچی میں بھرتی امتحانات سے متعلق جاری تنازع کے درمیان اداکار پیوش مشرا بھی امیدواروں کی حمایت میں سامنے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ کے آنسو دیکھ کر وہ خود کو روک نہیں سکے اور اسی وجہ سے ان کے درمیان پہنچے۔ پیوش مشرا نے اس دوران اداکار نصیرالدین شاہ کے ایک بیان پر بھی ردعمل ظاہر کیا۔ پیوش مشرا نے رانچی میں احتجاج کر رہے امیدواروں سے ملاقات کی اور ان کے مسائل کو سمجھنے کی کوشش کی۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو اپنے مطالبات کے لیے سڑکوں پر جدوجہد کرتے دیکھنا اور ان کی آنکھوں میں آنسو دیکھنا ان کے لیے تکلیف دہ تھا۔ اداکار کے مطابق وہ کسی سیاسی مقصد کے تحت امیدواروں کے درمیان نہیں آئے، بلکہ ان کی حالت دیکھ کر ان سے ملنے اور ان کی آواز سننے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے نوجوانوں کے مطالبات کو سنجیدگی سے لینے کی اپیل کی۔ پیوش مشرا نے اس موقع پر نصیرالدین شاہ کے ایک بیان پر بھی جوابی ردعمل دیا۔ دونوں اداکاروں کے درمیان اختلافِ رائے نے اس معاملے کو مزید توجہ کا مرکز بنا دیا ہے۔ پیوش مشرا نے کہا کہ فنکاروں اور عوامی شخصیات کی ذمہ داری ہے کہ وہ نوجوانوں کے مسائل کو سمجھیں اور ضرورت پڑنے پر ان کے ساتھ کھڑے ہوں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ طلبہ اور امیدواروں کے جذبات کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔ رانچی میں بھرتی امتحانات سے متعلق امیدواروں کا احتجاج جاری ہے۔ مظاہرین امتحانی عمل میں شفافیت اور مبینہ بے ضابطگیوں کی غیر جانب دارانہ جانچ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس معاملے کو لے کر سیاسی رہنما بھی اپنے اپنے موقف سامنے رکھ رہے ہیں۔ حالیہ دنوں میں جھارکھنڈ کی بھرتی امتحانات کا معاملہ سیاسی اور سماجی سطح پر بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ امیدواروں کا کہنا ہے کہ ان کے مستقبل سے جڑے معاملے میں حکومت کو واضح اور قابل اعتماد کارروائی کرنی چاہیے۔ پیوش مشرا کی امیدواروں سے ملاقات کے بعد احتجاج کو ایک نئی توجہ ملی ہے۔ اب سب کی نظریں حکومت کے اگلے قدم اور امیدواروں کے مطالبات پر ہونے والی کارروائی پر مرکوز ہیں۔

آج ہماری پوری زندگی اسکرین تک محدود ہو کر رہ گئی ہے: پنکج ترپاٹھی

فلم اور ویب سیریز کے معروف اداکار پنکج ترپاٹھی کا کہنا ہے کہ کتابیں اور اخبار پڑھنے اپنا ایک الگ ہی مزہ ہے، اسی لئے میں پرنٹ میڈیا کو زیادہ پسند کرتا ہوں

پنکج ترپاٹھی ہندوستانی سنیما کا ایک معروف نام ہے۔ انہیں اب کسی تعارف کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ فلم اور ویب سیریز کی دنیا کے معروف اور باصلاحیت اداکار ہیں، جو اپنی فطری اداکاری، سادہ انداز اور مضبوط کردار نگاری کیلئے جانے جاتے ہیں۔ وہ بالی ووڈ کے ان چند اداکاروں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے اپنی محنت اور صلاحیت کے بل بوتے پر انڈسٹری میں منفرد مقام حاصل کیا ہے۔ پنکج ترپاٹھی نے ابتدائی تعلیم بہار میں حاصل کی۔ وہیں پٹنہ میں تعلیم کے دوران تھیٹر سے وابستہ ہوئے۔ اس کے بعد انہوں نے دہلی کے معروف نیشنل اسکول آف ڈراما (این ایس ڈی) میں داخلہ لیا اور ۲۰۰۴ء میں اداکاری کی تربیت مکمل کی۔ وہ اپنی سادہ زندگی، عاجزی اور زمین سے جڑے ہوئے مزاج کیلئے مشہور ہیں۔ فلموں میں آنے سے پہلے وہ پٹنہ میں تھیٹر کیا کرتے تھے۔ این ایس ڈی میں داخلہ حاصل کرنے کیلئے کئی برس محنت کی۔ وہ اکثر کہتے ہیں کہ وہ آج بھی خود کو ''اداکاری کا طالب علم'' سمجھتے ہیں۔ ان کی گفتگو، لہجہ اور حقیقت سے قریب اداکاری نے انہیں ہندوستان کے مقبول ترین اداکاروں میں شامل کر دیا ہے۔ جلد ہی پنکج ترپاٹھی کی نئی فلم 'مرزاپور: دی مووی' ریلیز ہونے والی ہے۔ نمائندہ انقلاب نے پنکج ترپاٹھی سے گفتگو کی جسے یہاں پیش کیا جا رہا ہے: ۱۹۹۱ء میں جب میں اپنے گاؤں سے نکلا تھا تو میری صرف اتنی ہی خواہش تھی کہ آس پاس کے گاؤں کے لوگ میرا نام جانیں، کچھ ایسا کروں کہ لوگ مجھے پہچانیں۔ پھر جب پٹنہ میں تھیٹر کرنا شروع کیا تو خواہش ہوئی کہ پورے بہار کے لوگ مجھے اس حوالے سے جاننے لگیں کہ میں ایک فنکار ہوں، تھیٹر کرتا ہوں۔ آج جس اداکاری کے فن (کرافٹ) کا میں طالب علم تھا اور آج بھی خود کو طالب علم ہی سمجھتا ہوں، اگر اس فن کو سات سمندر پار بھی پہچان ملے اور دنیا بھر میں اس کی قدر کی جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ اوپر والے نے بہت کچھ عطا کر دیا۔ جس بچے کی خواہش صرف اپنے گاؤں تک محدود تھی، اگر آج اسے پوری دنیا جانتی ہے تو یہ بہت بڑی خوشی کی بات ہے۔ اصل میں یہ میرے نام کا نہیں بلکہ میرے فنِ اداکاری کا احترام ہے۔ میں گزشتہ بیس پچیس برسوں سے پوری لگن کے ساتھ اداکاری کر رہا ہوں۔ آج اگر اسی فن کو بین الاقوامی سطح پر سراہا جا رہا ہے تو اس سے بڑھ کر خوشی اور کیا ہوسکتی ہے۔ ج: مجھے یاد ہے، ۱۹۹۹ء یا ۲۰۰۰ء کی بات ہوگی۔ میں دہلی میں تھا اور وہاں کے 'بھارت رنگ مہوتسو' میں ہم نے ایک ڈراما پیش کیا تھا۔ پورے فیسٹیول کا جائزہ ایک بڑے اخبار میں شائع ہوا، جس میں پانچ بہترین ڈراموں اور پانچ بہترین اداکاروں کا ذکر تھا، اور ان میں میرا نام بھی شامل تھا۔ اس زمانے میں اخبار میں نام آنا بہت بڑی بات ہوتی تھی۔ وہ جائزہ پڑھ کر لگا کہ شاید میں صحیح راستے پر چل رہا ہوں۔ اس سے پہلے بھی پٹنہ کے ہندوستان اخبار نے میرے بارے میں لکھا تھا کہ ''اس اداکار میں بے پناہ صلاحیت موجود ہے۔

گلاسگو کے ریستوراں میں بھارت کا غلط نقشہ دیکھ کر اعتراض کرنے پر وزیر اعظم مودی نے کی باکسر لولینا بورگوہین کی تعریف

دولت مشترکہ کھیلوں میں بھارتی باکسرز کی شاندار کارکردگی کی تعریف کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا، "اب دنیا بھر کے کھلاڑی ان باکسرز سے ڈرنے لگے ہیں!

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کو بھارتی باکسر لولینا بورگوہین کی تعریف کی، جنہوں نے دولت مشترکہ کھیل 2026 کے دوران گلاسگو کے ایک ریستوران میں بھارت کا غلط نقشہ آویزاں کیے جانے پر اعتراض کیا تھا۔ لولینا نے وزیر اعظم کی رہائش گاہ پر دولتِ مشترکہ کھیلوں کے تمغہ جیتنے والے بھارتی کھلاڑیوں کے ساتھ ملاقات کے دوران گلاسگو کھیلوں کے اپنے تجربات بھی شیئر کیے اور باکسنگ میں بھارت کی تاریخی کارکردگی پر بات کی۔ پیر کو اپنے یوٹیوب چینل پر شیئر کی گئی ایک ویڈیو میں وزیر اعظم مودی نے لولینا کے جذبۂ حب الوطنی کی تعریف کی اور کھیلوں کے دوران پیش آئے اس واقعے کو یاد کیا۔ پی ایم مودی نے لولینا سے پوچھا، ''کیا ہوا تھا؟ کیا آپ کی ریستوراں والوں سے لڑائی ہوگئی تھی؟'' لولینا نے بتایا کہ مقابلوں کے آخری دن بھارتی کھلاڑیوں کی شاندار کارکردگی کے بعد وہ جذباتی تھیں اور انہوں نے ریستوراں کے عملے سے نقشہ تبدیل کرنے کی درخواست کی۔ لولینا نے کہا ''ہماری کارکردگی بہت اچھی تھی اور وہ آخری دن تھا۔ سبھی نے کامیابی حاصل کی تھی اور وہاں بہت سے بھارتی موجود تھے۔ مجھے اس صورت حال سے تھوڑا برا لگا، اس لیے میں نے ان سے مضبوطی سے بات کی اور درخواست کی۔ انہوں نے میری بات مان لی اور اب صورت حال بدل گئی ہے۔'' وزیر اعظم مودی نے اس واقعے کو بھارتی کھلاڑیوں کے اندر موجود گہرے حب الوطنی کے جذبے کی عکاسی قرار دیا۔ انہوں نے کہا ''فتح کے اس لمحے میں، خوشی، مسرت اور کھیل ختم ہونے کے بعد ساتھی کھلاڑیوں کے ساتھ ہنسی مذاق کے ماحول میں بھی اس نقشے کو دیکھنا اور اس پر توجہ دینا...... ملک کے لیے جذبہ صرف تمغہ حاصل کرتے وقت اوپر سے ظاہر نہیں ہوتا، بلکہ یہ دل کی گہرائی میں موجود ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں، آپ کی یہ ویڈیو غیر معمولی ہے۔ لوگ اسے طویل عرصے تک یاد رکھیں گے۔'' دولتِ مشترکہ کھیلوں میں بھارتی باکسرز کی شاندار کارکردگی کی تعریف کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا، ''اب دنیا بھر کے کھلاڑی ان باکسرز سے ڈرنے لگے ہیں!'' اس پر لولینا نے کہا کہ بھارتی باکسرز نے مسلسل شاندار کارکردگی کے ذریعے زبردست اثر قائم کیا ہے۔ انہوں نے کہا ''یقینی طور پر، سب ڈر رہے تھے۔ ایک کے بعد ایک طلائی تمغہ آ رہا تھا۔ آخر میں تو یہ مکمل دھما کے جیسا تھا۔ ہمیں ملنے والی حمایت اور مسلسل ہونے والے مقابلے بھی اس کی بڑی وجوہات ہیں۔'' اولمپک تمغہ جیتنے والی لولینا نے نوجوان کھلاڑیوں کے ابھرنے اور بھارت کے کھیلوں کے نظام کو مضبوط بنانے میں 'کھیلو انڈیا' اسکیم کے کردار کو بھی سراہا۔ انہوں نے کہا، ''ہمارے بہت سے نوجوان کھلاڑی کھیلو انڈیا اسکیم کے ذریعے سامنے آئے ہیں اور اس سے تمام کھیلوں میں بہت بڑی تبدیلی آرہی ہے۔'' دولتِ مشترکہ کھیل 2026 میں بھارت نے باکسنگ میں تاریخ رقم کرتے ہوئے سات طلائی اور تین چاندی کے تمغوں کے ساتھ تمغوں کی فہرست میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ 10 تمغوں کی یہ کارکردگی دولتِ مشترکہ کھیلوں میں باکسنگ کے میدان میں بھارت کی اب تک کی بہترین کارکردگی ہے۔ اس نے انگلینڈ (1934 اور 2018) اور کینیڈا (1986) کے چھ طلائی تمغوں کے سابقہ مشترکہ ریکارڈ کو پیچھے چھوڑ دیا۔ بھارت نے گلاسگو دولتِ مشترکہ کھیلوں کی مہم 39 تمغوں کے ساتھ مکمل کی، جن میں 13 طلائی، 17 چاندی اور 9 کانسے کے تمغے شامل ہیں۔ بھارت مجموعی تمغوں کی فہرست میں چوتھے مقام پر رہا۔ گلاسگو کھیل 11 روزہ مقابلوں کے بعد اختتام پذیر ہوئے۔ اختتامی تقریب میں اسکاٹ لینڈ نے دولتِ مشترکہ کھیلوں کا پرچم اور رسمی بیٹن بھارت کے حوالے کیا۔ بھارت 2030 میں احمد آباد میں دولتِ مشترکہ کھیلوں کے تاریخی صد سالہ ایڈیشن کی میزبانی کرے گا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ہندوستانی باکسر لولینا بورگوہین کی گلاسگو کے ایک ریستوراں میں بھارت کا غلط نقشہ دکھانے پر احتجاج کرنے اور اسے درست کروانے پر شدید ستائش کی ہے۔ 10 اگست 2026 کو نئی دہلی میں کامن ویلتھ گیمز 2026 (CWG) کے تمغہ جیتنے والے کھلاڑیوں سے ملاقات کے دوران انہوں نے لولینا کی اس بیداری کو گہرے حب الوطنی کے جذبے کا عکاس قرار دیا۔ کامن ویلتھ گیمز 2026 کے اختتام پر ہندوستانی باکسنگ ٹیم وہاں ایک جشنِ فتح کی تقریب کے لیے جمع ہوئی تھی۔ لولینا بورگوہین (جو خود ریاست آسام سے تعلق رکھتی ہیں) نے دیکھا کہ ریستوراں کے لوگو، مینو کارڈ اور نیپکنز پر بنے بھارت کے نقشے سے شمال مشرقی ریاستیں اور کشمیر کا کچھ حصہ غائب تھا۔ انہوں نے غصہ کرنے کے بجائے انتہائی شائستگی سے ریستوران کے عملے کو اس غلطی سے آگاہ کیا اور کہا کہ شمال مشرق کے بغیر بھارت کا نقشہ دیکھ کر انہیں دکھ ہوا ہے۔ ریستوراں انتظامیہ نے اپنی غلطی تسلیم کرتے ہوئے فوری معافی مانگی اور نقشے کو درست کر دیا۔ پی ایم مودی نے لولینا سے ہنستے ہوئے پوچھا، کیا ہوا، تم ریستوراں والے سے جھگڑا کر رہی تھیں؟۔ لولینا نے جواب دیا، سر، وہ خوشی کا دن تھا اور ہم سب جیت کر گئے تھے۔ لیکن مجھے نقشہ دیکھ کر برا لگا، اس لیے میں نے اچھے سے بول کر ان سے ریکویسٹ کی اور انہوں نے نقشہ بدل دیا۔ پی ایم مودی نے لولینا کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ جیت، خوشی اور ہنسی مذاق کے اس ماحول میں بھی نقشے کی اس غلطی پر نظر جانا اور اسے رجسٹر کرنا معمولی بات نہیں ہے۔ یہ دل کے اندر موجود حب الوطنی کے گہرے جذبے کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ ویڈیو معمولی نہیں ہے، لوگ اسے طویل عرصے تک یاد رکھیں گے۔